تفصیل	مولوی فاضل		مولوی عالم		مولوی		منشی فاضل		منشی عالم		منشی		[illegible]	[illegible]	[illegible]
	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
سنہ ۱۳۰۱ف	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۰	۰	۰	۳	۰	۴	۰	۱۴	۰
سنہ ۱۳۰۲ف	۰	۰	۰	۲	۰	۲	۰	۱	۰	۱	۰	۶	۰	۱۶	۰
سنہ ۱۳۰۳ف	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۰	۱	۰	۰	۰	۹	۰	۱۷	۰
سنہ ۱۳۰۴ف	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۷	۱۴	۱۰	۴
سنہ ۱۳۰۵ف	۰	۰	۰	۳	۰	۲	۰	۱	۰	۴	۰	۷	۰	۱۷	۰
سنہ ۱۳۰۶ف	۰	۲	۰	۱	۰	۷	۰	۴	۰	۴	۰	۵	۰	۲۳	۰
سنہ ۱۳۰۷ف	۰	۱	۰	۲	۰	۳	۰	۱	۰	۳	۰	۲۰	۰	۳۰	۰
سنہ ۱۳۰۸ف	۳	۳	۳	۳	۱۶	۱۰	۱	۱	۵	۲	۳۰	۱۸	۵۸	۳۷	۳۱
سنہ ۱۳۰۹ف	۲	۱	۴	۴	۱۷	۱۰	۲	۱	۱۱	۶	۲۹	۱۳	۶۵	۳۵	۳۰
سنہ ۱۳۱۰ف	۴	۴	۴	۳	۱۴	۶	۶	۲	۱۴	۹	۲۱	۱۲	۶۳	۳۶	۲۷
سنہ ۱۳۱۱ف	۲	۲	۸	۶	۱۶	۱۳	۸	۴	۷	۴	۴۴	۱۸	۸۵	۴۷	۳۸
سنہ ۱۳۱۲ف	۳	۱	۴	۱	۲۴	۱۷	۱۳	۸	۶	۶	۵۰	۲۵	۱۰۰	۵۸	۴۲
سنہ ۱۳۱۳ف	۵	۳	۷	۶	۳۰	۲۴	۱۷	۱۲	۲۰	۲۰	۷۷	۴۷	۱۵۶	۱۱۲	۴۴
سنہ ۱۳۱۴ف	۰	۱	۰	۱۲	۰	۱۲	۰	۴	۰	۱۴	۰	۱۴	۰	۵۷	۰
سنہ ۱۳۱۵ف	۰	۱	۰	۱۲	۰	۱۲	۰	۸	۰	۱۸	۰	۴۹	۰	۱۰۰	۰
سنہ ۱۳۱۶ف	۰	۵	۰	۵	۰	۱۷	۰	۱۲	۰	۳	۰	۳۶	۰	۷۸	۰
سنہ ۱۳۱۷ف	۰	۶	۰	۲	۰	۱۱	۰	۴	۰	۸	۰	۴۰	۰	۷۱	۰
جملہ	۰	۳۰	۰	۶۵	۰	۱۶۱	۰	۶۴	۰	۱۰۸	۰	۳۳۸	۰	۷۵۶	۰

سنہ ۱۵ف اسمیں مدرسہ ورنگل کا نتیجہ بھی شامل ہے۔

فہرست تعطیلات سالانہ صیغہ تعلیمات ملک سرکار عالی - ۲۸- آذر سنہ ۱۳۱۶ف م ۱۴ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ

شمار	نام تعطیل	تعداد یوم	شمار	نام تعطیل	تعداد یوم	شمار	نام تعطیل	تعداد یوم
	عام							
۱	دسہرہ۔	۲	۱۳	سورج گرہن۔	۱	۲۳	یازدہم شریف	۱
۲	دیوالی۔	۱	۱۴	جنم اشٹمی	۱	۲۴	عرس اجمیر شریف	۱
۳	تل سنکرات۔	۱	۱۵	گنیش چوتھ	۱	۲۵	عرس کوہ مولا۔	۲
۴	بسنت پنچمی۔	۱	۱۶	اننت چودس	۱	۲۶	شب معراج۔	۱
۵	مہاشیوراتری۔	۱						
۶	سالگرہ ملکہ معظمہ مرحومہ	۱		اہل اسلام			موسمی	
۷	سالگرہ ایڈورڈ ہفتم	۱	۱۷	شب برات	۲	۲۷	گرما۔	۴۵
۸	سالگرہ اعلیحضرت قدر قدرت	۱	۱۸	شب قدر ماہ رمضان	۳	۲۸	سرما۔	۲۷
۹	ہولی و دہولینڈی	۱	۱۹	عیدالفطر	۴			
۱۰	اوگادی۔	۱	۲۰	عیدالضحیٰ	۵	عام	اسلام	موسمی
۱۱	راکھی پونم۔	۱	۲۱	عشرہ شریف	۸	۱۸	۲۹	۷۲
۱۲	چاند گرہن۔	۱	۲۲	دوازدہم شریف	۱	یوم	یوم	یوم

(از جریدہ مطبوعہ مورخہ ۷ا آذر سنہ ۱۳۱۶ف جلد ۳۸ نمبر ۳ صفحہ ۳۶ جز اول -)

تختۂ مندرجۂ بالا سنہ ۱۳۲۴ھ کا ہی جسکا عملدرآمد اسوقت تک تھا۔ لیکن حسب رزولیوشن ۲ بہمن سنہ ۱۳۱۷ف م ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ ان تعطیلات مین جو تغیر و تبدل ہوا ہی وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔

• تمام مدارس مین جہان جمعہ و یکشنبہ کو تعطیل ہوتی ہی یکشنبہ کی تعطیل موقوف کی جائے۔ جن مدارس مین

مدرسین عیسائی ہوں وہاں یکشنبہ کے روز صرف عیسائی مدرسین وطلبار کی حاضری کی ضرورت نہیں ہی۔ اُن کے لیے اُس روز تعطیل سمجھی جائے اور غیر حاضری کا عمل نہ ہو بقیہ دیگر مدرسین وطلبار حسب دستور حاضر رہیں۔ مدرسے کھلے رہیں اور کام جاری رہی۔ بروز یکشنبہ صدر مدرسین یا مدرسین عیسائی کی عدم موجودگی میں اُنکے مددگار اول و دوم یا سوم جو عیسائی نہوں کام کے ذمہ دار رہیں۔ دیگر تعطیلات موسمی وغیرہ جنکی سالانہ تعداد (۸۶) یوم ہی بعد ترمیم ۶۴ یوم کی تعطیل حسب ذیل تجویز کیجاتی ہی تابستان ۳۰ یوم۔ زمستان ۱۰ یوم۔ ماہ صیام و عید الفطر ۸ یوم۔ عید الضحیٰ ۶ یوم ہولی ۴ یوم دسہرہ ۳ یوم۔ دیوالی ۳ یوم۔ جملہ ۶۴ یوم۔ علاوہ تعطیلات مذکورۂ بالا کے دیگر تعطیلات میں چونکہ کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ہی۔ لہذا تعطیلات مذکور حسب معمول جاری رکھی جائیں۔ اس رزولیوشن کا کوئی اثر نظام کالج اور مدرسۂ عالیہ پر نہیں پڑیگا۔ فقط دستخط مولوی عزیز مرزا منصرم معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔

تختہ اخراجات تعلیمات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ فصلی۔

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم	نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
١	٢	١	٢	١	٢
دفتر نظامت ۳۵	[illegible]	درجۂ اوسط		بیدر ۱۳	[illegible]
دفتر نظارت مستقر بلدہ ۹	[illegible]	مدرسۂ عالیہ ۳۳	[illegible]	میزان ہائی اسکول اضلاع	[illegible]
دفتر مہتمان اہتمامات ۴۵	[illegible]	ہائی اسکول چادر گھاٹ ۳۳	[illegible]	میزان درجۂ اوسط	[illegible]
نظارت ۳۲	[illegible]	ہائی اسکول بلدہ ۳۰	[illegible]	درجۂ اول مڈل اسکول الف	
تعلیم درجۂ اعلیٰ		میزان ہائی اسکول بلدہ	[illegible]	مڈل اسکول درجۂ اول ۱۵۵	[illegible]
نظام کالج ۱۷	[illegible]	ہائی اسکول اضلاع		" " دوم ۲۰۶۷	[illegible]
مدرسۂ دار العلوم ۲۹	[illegible]	گلبرگہ ۱۸	[illegible]	میزان مڈل اسکول	[illegible]
اورنگ آباد کالج	[illegible]	ورنگل ۱۷	[illegible]	تعلیم ابتدائی	
میزان درجۂ اعلیٰ	[illegible]	اورنگ آباد ۱۷	[illegible]	تعلیم ابتدائی پرائمری الف ۱۷۸	[illegible]

نام الواب مع تعداد اشخاص	رقم	نام الواب مع تعداد اشخاص	رقم	نام الواب مع تعداد اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
لوور پرائمری ۱۲ ب	[illegible]	مدارس دینیات	[illegible]	وظائف طلباء	
میزان تعلیم ابتدائی	[illegible]	میزان	[illegible]	کالج ہا۔	[illegible]
تعلیم المعلمین ۱۴۱	[illegible]	مدرسہ غیر ملکی		ہائی اسکول۔	[illegible]
مدارس صنعت وحرفت و		مدرسہ دیوبند	[illegible]	مڈل اسکول۔	[illegible]
انجنیری۔		علی گڈھ کالج	[illegible]	نارمل اسکول حیدرآباد	[illegible]
مدرسہ صنعت وحرفت حیدرآباد	[illegible]	میزان	[illegible]	مدارس صنعت وحرفت	[illegible]
" اورنگ آباد	[illegible]	میزان امدادی	[illegible]	تعلیم یابان ممالک غیر	[illegible]
انجنیرنگ اسکول بلدہ	[illegible]	امداد کتب خانہ جات وغیرہ	[illegible]	میزان	[illegible]
میزان	[illegible]	کتب خانہ نظام کالج	[illegible]	متفرقات	[illegible]
لا کلاس ۲	[illegible]	البرٹ ریڈنگ روم	[illegible]	جملہ میزان تعلیمات	[illegible]
مدارس امدادی		دائرۃ المعارف	[illegible]	خرچ خزانہ سے	
مدارس بلدہ		ہیوز ٹون لائبریری	[illegible]	ہوا ہے۔	
ہائی اسکول "	[illegible]	واقع باکوارم۔		مدارس بلدہ و اضلاع	
مڈل اسکول درجہ اول	[illegible]	گرامر اسکول لائبریری چادر گھاٹ	[illegible]	منجملہ سرمایہ فیس تعلیمات	
" دوم	[illegible]	کتب خانہ اسلامیہ سکندرآباد	[illegible]	اخراجات سرمایہ	[illegible]
مدارس اپر پرائمری	[illegible]	امداد تصانیف مولوی حسن زماں صاحب	[illegible]	فیس۔	
" لوور پرائمری	[illegible]	میزان۔	[illegible]	صدر میزان	[illegible]
نارمل اسکول	[illegible]	کتب خانہ آصفیہ	[illegible]		

طبابت

بلدۂ حیدرآباد مین بزمانہ محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۱۰۰۴ھ) مکان دار الشفا تعمیر ہوا - اس مین غربا کو مفت دوا فصل ۱۱
دیجاتی تھی اور حکما متقرر کیے گئے تھے مریضونکی کافی نگہداشت کی جاتی تھی اور مریضونکی سکونت کیلیئے متعدد کمرے
تعمیر ہوئے تھے چنانچہ اسوقت بھی مکان دار الشفا جو نہایت ہوچکا ہی اُس کے چند حجرے بحالت شکستہ موجود ہین - اور
مکان دار الشفا کے قریب ہی - ایک مسجد بھی محمد قلی قطب شاہ کے زمانہ کی موجود ہی اور یہہ محلہ دار الشفا ہی کے نام سے
مشہور ہی -

سنہ ۱۲۵۲ف ۱۲۵۷ھ مین بلدۂ فرخندہ بنیاد مین یہہ اطبا موجود تھے - ۱- غلام حسین خان - ۲- حکیم سید صاحب - ۳- حکیم مسیح الزمان خان
۴- احمد یار خان محی الدولہ - ۵- حکیم رضا علی خان - ۶- سید فضل علی المخاطب شفائی خان -

یہہ لوگ مقرب حضور پر نور تھے اور اپنے ہنر مین کامل تھے - اور باہر سے آکر انھون نے یہان رسوخ
اور شہرت پیدا کی تھی مگر ایسی بڑی آبادی کو جیسی کہ اس شہر کی ہی اسقدر اطبا غیر کافی تھے اور غربا وغیرہ کی
تو ان کے یہان رسائی بھی نہین ہوتی تھی اسوجہ سے اکثر غربا جھاڑ - پھونک اور منتر - جنتر تعویذ گنڈے
فتیلہ کرنے والون کے پاس رجوع ہوتے تھے - اسی زمانہ مین عبد القادر نامی شخص جو ترپ بازار مین
رہتا تھا اور ڈیٹن صاحب تعلقدار کے پاس چپراسیون مین ملازم تھا - کونین وغیرہ انگریزی ادویہ سے
واقف ہوکر علاج معالجہ کرنے لگا - اور بہت مشہور ہوکر مالدار ہوگیا تھا -

سنہ ۱۲۵۱ف ۱۲۵۷ھ مین نواب ناصر الدولہ مرحوم غفران منزل کا مزاج ناساز ہوا - اور حرقت البول کی شکایت ہوگئی
یونانی اطبا کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا - ایک روز فریزر صاحب بہادر رزیڈنٹ دربار مین
حاضر ہوئے حضرت کا مزاج علیل دیکھکر کیفیت دریافت فرمائی - غفران منزل نے بیماری کی
وجہ ظاہر کی اور ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹری علاج کی بڑی تعریف سنی جاتی ہی - صاحب عالیشان بہادر نے
کہا کہ ایما ہو تو ڈاکٹر حاضر کیا جائے - حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹری علاج اس شرط پر کیا جائیگا
کہ دوا کا استعمال نکیا جائے صرف بیرونی علاج کیا جایئے جیسا کہ حکیم علوی خان نے نادر شاہ کے درد
سر کا علاج کیا تھا - رزیڈنٹ صاحب نے ڈاکٹر مکلین رزیڈنسی سرجن کو پیش کیا اور ڈاکٹر مذکور نے

صرف غذا کا انتظام کر کے تین مہینے میں مرض کو زائل کر دیا۔ حضرت خوش ہوئے اور ملک سرکار عالی میں ڈاکٹری کے مدرسہ کھولنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ ۱۸۴۶ء / ۱۲۶۱ھ میں توپ کے سانچہ کے قریب ایک اسکول قایم کیا گیا۔ اور یہہ حیدرآباد میڈیکل اسکول تھا جس میں حیدرآباد کے صیغہ طبابت کے اعلیٰ اور ادنیٰ افسران اور برار کے ہاسپٹل اسٹیٹونکی عمدہ تربیت ہوتی تھی پہلے اردو میں تعلیم ہوتی تھی جس میں اسماء ذیل نے تعلیم پائی اور کامیاب ہوئے۔ رسالہ طبابت حیدرآباد سنہ ۱۲۷۷ھ میں اس اسکول سے جاری ہوا تھا۔

۱۔ محمد یعقوب۔ ۲۔ محمد باقر علی۔ ۳۔ غلام حسین۔ ۴۔ برہنہ شریف۔ ۵۔ خواجہ اشرف۔ ۶ محمد حسین۔ ۷۔ غلام جیلانی۔ ۸۔ سید عمر۔ ۹ غلام محمد۔ ۱۰۔ عین خان۔ ۱۱۔ ببر خان۔ ۱۲ فیض اللہ خان۔ ۱۳۔ محمد مولانا۔ ۱۴۔ فقیر صاحب۔ ۱۵۔ وزیر علی۔ ۱۶۔ شفائی خان۔ ۱۷۔ امرز علی۔ ۱۸۔ محمد اشرف۔ ۱۹ شمس الدین۔ آٹھ سال میں۔ ۱۹۔ طالب العلم کامیاب ہوئے۔ سب سے پہلے بلدہ میں محمد اشرف اور فیض اللہ خان نے مطب جاری کیا۔ نواب مختار الملک اول کے زمانہ سے اس میں روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ اور سنہ ۱۸۸۴ء میں اسکی زبان بھی انگریزی کر دی گئی۔ سنہ ۱۸۸۵ء تک امتحان بذریعہ سکندرآباد میڈیکل بورڈ کے ہوتا تھا۔ مگر اُس کے بعد سے تحریری امتحان کے پرچے مدراس یا بمبئی کے میڈیکل کالجوں سے آتے ہیں اور زبانی امتحان کے لیے سکندرآباد سے ایک بورڈ مقرر ہوتا ہی۔ نصاب تعلیم مدارس کے ال۔ ایم۔ اس کے برابر ہے۔

سنہ ۱۸۴۶ء / ۱۲۵۵ف سے لیکر آج تک شفاخانہ افضل گنج میں جو افسران طبی مقرر کیے گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر	نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر
۱	ڈاکٹر ٹمپلٹن	سنہ ۱۸۴۶ء / ۱۲۵۵ف	۵	ڈاکٹر وِنڈو ثانی	سنہ ۱۸۷۲ء / ۱۲۸۱ف
۲	ڈاکٹر ریڈ۔ منصرم۔	سنہ ۱۸۶۷ء / ۱۲۷۷ف	۶	سلطان الحکما وزیر علی	•
۳	ڈاکٹر وِنڈو	سنہ ۱۸۶۷ء / ۱۲۷۷ف	۷	حکیم الممالک مرزا علی خان	•
۴	ڈاکٹر لا۔ منصرم	سنہ ۱۸۷۰ء / ۱۲۸۰ف	۸	ڈاکٹر لوینٹ۔	سنہ ۱۸۸۱ء / ۱۲۹۱ف

سلہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء کو آپ رخصت بیماری لیکر ولایت گئے اور آنکی جگہہ مسٹر جانسٹن صاحب مدرسہ طبابت کو انجام دیتے رہے۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر	نمبر	نام ڈاکٹر	سنہ تقرر
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۹	ڈاکٹر لفٹنٹ کرنل بی۔ اے۔ لائنگ ۱؎	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء ۱۲۹۴ف	۱۱	ڈاکٹر لفٹنٹ کرنل ایس۔ آر۔ شوریم۔ ڈی۔ ای۔ ایم ایس	۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء ۱۳۱۷ف
۱۰	ڈاکٹر لفٹنٹ کرنل۔ جی۔ ایچ۔ بی۔ ڈی۔ گملیٹ ۲؎	۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۱ء ۱۳۱۰ف			

پہلے دونون شفاخانے یعنی رزیڈنسی اور افضل گنج ایک ہی سرجن کے تحت مین رہا کرتے تھے لیکن یکم نومبر سنہ ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ سے افضل گنج کا سرجن جدا کیا گیا۔ اور رزیڈنسی ہاسپٹل پر ڈاکٹر کیاپٹن ہل کا تقرر ہوا۔ بعد ازان اس جگہہ پر بتاریخ ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء کو ڈاکٹر لمسڈن مقرر ہوئے۔ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء مین بجائے ڈاکٹر عبد الحسین صاحب ہوس سرجن۔ ڈاکٹر گرٹن ہوس سرجن مقرر ہوئے۔

مدرسہ طبابت بہ سرپرستی ڈاکٹر سیکفن ۹ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ء کو جاری ہوا۔ چیچک برآری کا کام ممالک محروسہ سرکار عالی مین سنہ ۱۸۵۴ء ۱۲۶۳ف مین آغاز ہوا۔

سنہ ۱۸۵۴ء ۱۲۶۳ف مین بلوارم مین میڈیکل اسکول قایم ہوا۔ سنہ ۱۸۵۶ء ۱۲۶۵ف مین شفاخانہ رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی اور سنہ ۱۸۵۷و۵۸ء ۱۲۶۶و۶۷ف کے اثنا مین شفاخانہ رزیڈنسی کہولا گیا۔ سنہ ۱۸۶۰ء ۱۲۷۰ف مین افضل گنج کا شفاخانہ تعمیر ہونا شروع ہوا اور ۱۱۔ اگسٹ م ۲۷ شہریور سنہ ۱۸۶۶ء ۱۲۷۶ف کو دواخانہ افضل گنج کی عمارت مکمل ہوئی۔ یکم رمضان سنہ ۱۳۲۶ روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسی کی وجہ سے اس کے اندر پانی بہر گیا اور تمام حصے اسکے گر گئے۔ اور کل ادویات وسامان خراب ہوگیا۔ چند مریض بھی ضایع ہوئے۔ اوائل دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ مین یہہ شفاخانہ بالکل خالی کردیا گیا اور رزیڈنسی ہاسپٹل مین منتقل ہوا۔

۱؎ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء کو تین ماہ کی رخصت پر بہ ہمراہی ڈاکٹر لٹل صاحب ولایت روانہ ہوئے اور ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو واپس آنکر اپنی خدمت کا جائزہ لیا ۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو بعد وظیفہ یابی ولایت روانہ ہوئے۔

۲؎ ۲۷ خورداد سنہ ۱۳۱۱ف کو ڈاکٹر مذکور ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت گئے اُن کی جگہہ پر ڈاکٹر بروک من منصرمانہ طور پر کام کو انجام دیتے رہے۔ اور ۱۴ مارچ ۱۷ سنہ ۱۹۰۸ء ۱۳۱۷ف کو ڈاکٹر تہامسن مددگار کو اپنی خدمت کا جایزہ دیکر ولایت چلے گئے۔

۱۷ امر تیر سنہ ۱۲۸۳ف م ۲۹ مے ۔ ۷ استمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو رزیڈنسی سرجن ڈاکٹر بیم برٹن زہر کھا کر مر گیا ۔

پردہ نشین مستورات کے لیے بلدہ حیدرآباد مین طبی امداد کا آغاز سنہ ۱۸۸۰ء ۱۲۸۹ف مین افضلگنج ہاسپیتال مین بسر کردگی مسز فیلوز (جو سابق مین مس وہائٹ تھین) ایک زنانہ ڈپارٹمنٹ قایم کیا گیا ۔ اس ڈپارٹمنٹ مین ۱۱ ۔ چھوٹے کمرے ہین جنمین سے ہر ایک مین ایک ایک مریضہ اور ایک کمرے مین ۵ مریضہ مستورات کے رہنے کی گنجایش ہی ۔ کچھ کمرے اوٹ پیشینٹ پردہ نشین عورتون کے لیے مخصوص کیے گئے ہین مسز فیلوز اور انکی مددگار لیڈیان شفاخانہ افضلگنج مین ۲۵ سال سے خدمات انجام دی رہی ہین ۔ اس عرصہ مین غریب طبقہ کے پردہ نشین عورتون کو بہت کچھ طبی مدد و اعانت ملی ۔ اور لیڈی ڈاکٹرون کی تعداد بڑہتے بڑہتے ۱۲ تک پہنچ گئی ہی جن مین باستثناء مس لبورڈ من جنکا تقرر سنہ ۱۸۹۱ء ۱۳۰۰ف مین ہوا ۔ اور مس ایوانس کے جو ولایت کی تعلیم یافتہ ہین باقی سب حیدرآباد میڈیکل اسکول کی تعلیم یافتہ ہین اور ۷ بلدہ مین اور ۵ اضلاع کے بڑے بڑے دواخانون مین ہین ۔

سنہ ۱۸۸۳ء ۱۲۹۳ف سے رزیڈنسی میڈیکل اسکول مین طلبا کو اردو زبان مین تعلیم دینا موقوف ہوئی اور انگریزی زبان مین فن ڈاکٹری کی تعلیم شروع ہوئی ۔

پہلے سررشتہ طبابت ماتحت معتمد متفرقات تھا ۔ بعد تخفیف دفتر مذکور حسب جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف معتمد دفتر انگریزی کے تحت ہوا ۔

سنہ ۱۸۸۷ء ۱۲۹۶ف کو سررشتہ طبابت زیر نگرانی میجر گاف ہوا ۔ ۲۳ مے سنہ ۱۸۹۱ء ۱۵ تیر سنہ ۱۳۰۰ف کو ۱۔ مطب یونانی اور ایک مدرسہ یونانی سرکار کے جانب سے بلدہ مین قایم ہوا ۔ ۱۔ حکیم احمد سعید افسر الاطبا ۔ ۲۔ حکیم مرزا اسحاق علی ۔ ۳۔ حکیم نواب مرزا ۔ اطبا مقرر ہوئے ۔ اور مدرسہ زیر نگرانی حکیم احمد سعید صاحب رہا ۔

۱۵ امرداد سنہ ۱۳۰۰ف ابتدائے افتتاح مطب یونانی سے اسکا عام انتظام ایک خاص مجلس کے سپرد تھا جو مجلس انتظام مطب یونانی کے نام سے موسوم تھی اور یہہ مجلس سنہ ۱۳۰۶ف تک اپنے فرائض کو ادا کرتی رہی اسکے بعد سرکار نے مجلس کو توڑ کر بجائے اسکے بورڈ آف ڈیریکٹر مقرر فرمایا جس نے ۹ خورداد سنہ ۱۳۰۶ف لغایت ۱۶ امہر سنہ ۱۳۰۶ف تک مستعدی کے ساتھ کام کیا ۔ بعد ازان بورڈ نے استعفا دیدیا ۔ جو منظور کیا گیا ۔ بورڈ کے

برخاست سے فیمابین محکمہ سرکار و افسر الاطبا یونانی جو واسطہ درمیانی تھا وہ باقی نہ رہا۔ لہذا افسر الاطبا یونانی نے محکمہ سرکار سے راست کارروائی کرنا شروع کی اور افسر الاطبا کی کارروائی پر محکمہ طبابت کی نگرانی رہی۔ اور شفاخانوں کی تنقیح بذریعہ معتمد سرکار یا مددگاران معتمد ہوا کی۔ بلدہ کے علاوہ اضلاع پر بھی یونانی شفاخانے ہیں۔ اور ان کے اخراجات لوکل فنڈ سے ادا ہوتے ہیں۔ اور ان شفاخانوں پر اکثر مدرسہ طبیہ یونانی کے پاس شدہ مقرر ہیں۔

جولائی ۱۸۹۱ء ۱۳۰۰ف سے مہتمم دواخانہ جات کے عہدہ کا نام ناظم دواخانہ جات سرکار عالی رکھا گیا اور ماہ ستمبر ۱۸۹۱ء ۱۳۰۰ف و اکتوبر و نومبر میں کلوروفام کمیشن بلدہ میں آیا تھا۔ اور میڈیکل اسکول میں بندر۔ کتوں۔ اور گھوڑوں پر کلوروفام کا تجربہ کیا گیا تھا۔

۲۵ اردی بہشت ۔۳ مارچ ۱۸۹۲ء ۱۳۰۱ف کو سررشتہ طبابت ہوم آفس کے تحت میں کیا گیا۔

۱۸ خورداد ۱۳۰۵ف کو بوجہ انتقال حکیم احمد سعید صاحب افسر الاطبا ان کی جگہ پر ڈاکٹر محبوب حسین صاحب نیل سوف جنگ کا تقرر ہوا۔ اور ۱۴ بہمن ۱۳۱۷ف کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی جگہ حکیم الطاف حسین صاحب حاذق جنگ مقرر ہوئے۔

۱۰ فروردی م ۱۱ فروری ۱۸۹۷ء ۱۳۰۶ف سے بوجہ شیوع مرض طاعون مسافروں کے لیے بمقام اسٹیشن واڑی اور چند مقامات پر بھی قرنطینہ قائم کیا گیا۔

۲ دے م ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء ۱۳۱۱ف کو پلیگ ڈپٹی کمشنر کی خدمت تخفیف ہوئی اور مسٹر اسٹیونس اصلی خدمت مہتمم صفائی پر واپس ہوئے۔

۲۹ فروردی م ۲ مارچ ۱۹۰۲ء ۱۳۱۱ف سے حکما اور ڈریسروں کا لقب حسب ذیل تبدیل ہوا۔

حکما		ڈریسران	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
۱	۲	۱	۲
حکیم درجہ سوم	اسسٹنٹ سرجن	ڈریسر درجہ سوم	ہاسپٹل اسسٹنٹ سرجن سوم

حکما		ڈریسران	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
۱	۲	۱	۲
حکیم درجۂ دوم	سینیر اسسٹنٹ سرجن	ڈریسر درجۂ دوم	ہاسپٹل اسسٹنٹ سرجن درجۂ دوم
حکیم درجۂ اول	سرجن	" " اول	" " اول

۲۳ آبان م ۲۹ ستمبر ۱۹۰۱ء / ۱۳۱۱ف کو دیسی دائیون کے واسطے ایک ٹریننگ اسکول کھولا گیا اس مدرسہ کے اخراجات وکٹوریہ میموریل فنڈ سے ادا کیے گئے۔ اس مدرسہ سے ۵ دیسی دائیان کامیاب ہوئین۔

یکم آذر م ۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء / ۱۳۱۳ف کو بیرون بلدہ قریب کنٹہ گوشہ محل کرایہ کے مکان مین عارضی زچگی خانہ قایم ہوا جس مین ۱۲ مریضون کے رہنے کی گنجایش تھی۔ اس مین جنوری ۱۹۰۶ء تک ۸۸۱ زچگیان ہوئین اکثر کا نتیجہ قابل اطمینان ہوا۔

۹ فروردی م ۹ فروری ۱۹۰۶ء / ۱۳۱۵ف روز جمعہ مغرب کے ۵ بجے شہزادی ذیلم کے دست مبارک سے امین باغ مین وکٹوریہ زنانہ ہاسپتال کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ اعلحضرت قدر قدرت بوجہ انتقال پر ملال صاحبزادی صاحبہ جلسہ مین شریک نہ ہو سکے۔ یکم رمضان ۱۳۲۶ھ روز دوشنبہ کو طغیانی رود موسی کیوجہ سے اسکے اکثر حصے ٹوٹ کر بہہ گئے۔ کیونکہ اس کے کمرون کے اوپر سے پانی بہا تھا۔ درمیانی حصہ کسیقدر محفوظ رہا۔ اسمین جسقدر مریض تھے وہ سب ضائع ہوئے۔

ماہ فروردی م اوائل ماہ مارچ ۱۹۰۷ء / ۱۳۱۶ف سے میڈیکل اسکول مین جمعہ کی تعطیل قرار پائی۔

متی بائی ہاسپٹل

اسکو خان بہادر مسٹر شاہ پورجی ایڈل جی چینائی نے اپنی بی بی کے یادگار مین قریب شاہ پور رمنا ۱۸۹۷ء مین تعمیر کرایا۔ اور اس مین غربا کو مفت دوا دیجاتی تھی۔ بعد ازان اس دواخانہ کے مکان کو سرکار عالی نے خرید لیا۔ اور ریتہ تالاب سکندرآباد ۱۹۰۱ء مین دواخانہ کے لیے جدید عمارت تعمیر کرائی گئی۔ اس مین اب دواخانہ ہے۔

صدر تختہ اخراجات طبابت بابتہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب مع تعداد اسمار	رقم	نمبر	نام ابواب مع تعداد اسمار	رقم	نمبر	نام ابواب مع تعداد اسمار	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۱	۲	۳
	ناظم دواخانہ جات		۱۵	ابواب مشترکہ	[illegible]	۲۸	صادر بموجب تقرر	[illegible]
۱	مددگار ناظم - ۱	[illegible]		میزان نظارت ۱۴	[illegible]	۲۹	ابواب مختصہ	[illegible]
۲	اہلکاران وغیرہ - ۱۴	[illegible]		مدرسہ طبابت			میزان مخزن ادویہ ۱۹	[illegible]
۳	ڈریسر زائد - ۲	[illegible]	۱۶	لکچرار ۱	[illegible]	۳۰	دواخانہ جات بلدہ - دواخانہ افضل گنج ۷	[illegible]
۴	چپراسیان - ۱۱	[illegible]	۱۷	اہلکاران وغیرہ - ۲	[illegible]	۳۱	سول سپنسری - ۱۵	[illegible]
۵	الونس -	[illegible]	۱۸	چپراسیان ۶	[illegible]	۳۲	دواخانہ کوتوالی ۷	
۶	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۱۹	وظیفہ -	[illegible]		اندرون و بیرون بلدہ ۵ ۱۲	[illegible]
۷	ابواب مشترکہ	[illegible]	۲۰	الونس	[illegible]	۳۳	دواخانہ کاروان ۹	[illegible]
۸	ابواب مختصہ	[illegible]	۲۱	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۳۴	دواخانہ بیرون بلدہ ۱۷	[illegible]
	میزان دواخانہ جات ۳۲	[illegible]	۲۲	ابواب مشترکہ	[illegible]	۳۵	دواخانہ علی آباد - ۱۰	[illegible]
	نظارت			میزان مدرسہ طبابت - ۹	[illegible]	۳۶	دواخانہ دودباولی ۸	[illegible]
۹	ناظم دواخانہ جات - ۲	[illegible]		مخزن ادویہ		۳۷	دواخانہ سلطان شاہی ۹	[illegible]
۱۰	اہلکاران - ۲	[illegible]	۲۳	مددگار اسٹور کیپر ۱	[illegible]	۳۸	دواخانہ یاقوت پورہ ۷	[illegible]
۱۱	چپراسیان - ۲	[illegible]	۲۴	اہلکاران وغیرہ ۶	[illegible]		میزان دواخانہ جات	[illegible]
۱۲	خلاصیان - ۴	[illegible]	۲۵	دواسازان - ۶	[illegible]		بلدہ و بیرون بلدہ - ۱۵۴	
۱۳	الونس	[illegible]	۲۶	چپراسیان ۴	[illegible]		دواخانجات اضلاع	
۱۴	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۲۷	الونس	[illegible]	۳۹	حکیمان ۵۷	[illegible]

نمبر	نام ابواب مع تعداد اسامی	رقم	نمبر	نام ابواب مع تعداد اسامی	رقم	نمبر	نام ابواب مع تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳	۱	۲	۳
۴۰	ناظران چیچک برآرش	[illegible]	۵۰	اخراجات انسداد مرض طاعون	[illegible]	۵۸	ابواب مشترکہ	[illegible]
۴۱	ہاسپٹل اسسٹنٹ ۱۳	[illegible]					میزان دواخانجات ۴۳	[illegible]
۴۲	سینیر کمپونڈران ۶	[illegible]	۵۱	متفرقات	[illegible]		مدرسہ یونانی	
۴۳	کمپونڈر ۶۷	[illegible]		میزان مطب انگریزی ۶۸۹	[illegible]	۵۹	مدرس - ۱	[illegible]
۴۴	محرران ناظر چیچک برآر	[illegible]		مطب یونانی		۶۰	چپراسی - ۱	[illegible]
۴۵	ملازمین - ۳۰۴	[illegible]		دواخانجات			میزان مدرسہ یونانی ۲	[illegible]
۴۶	الونس حکمار	[illegible]	۵۲	حکمار ۳	[illegible]		مخزن ادویہ	
۴۷	صادر بموجب تقرر	[illegible]	۵۳	مددگاران - ۵	[illegible]	۶۱	داروغہ - ۱	[illegible]
۴۸	ابواب مشترکہ	[illegible]	۵۴	اہلکاران - ۱۵	[illegible]	۶۲	عملہ ملازمین - ۴	[illegible]
۴۹	ابواب مختصہ	[illegible]	۵۵	چپراسیان وغیرہ - ۱۸	[illegible]	۶۳	ابواب مختصہ	[illegible]
	میزان دواخانجات اضلاع ۴۶۳	[illegible]	۵۶	الونس - ۲	[illegible]		میزان مخزن ادویہ ۵	[illegible]
			۵۷	صادر بموجب تقرر	[illegible]		میزان مطب یونانی ۵۰	[illegible]
							صدر میزان طبابت [illegible]	[illegible]

باب ۴

مالگزاری

فصل ا

بزمانہ سابق عموماً دکن اور خاصکر ممالک محروسہ سرکار عالی مین مالگزاری کا انتظام مستاجرون کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ مستاجر لوگ تعلقدار کہلاتے تھے لیکن سرکار سے تنخواہ نہین پاتے تھے۔ اُن کے قبضہ داری کی کوئی مدت معین نہ تھی۔ اکثر اوقات باقی داری کی باعث یہہ لوگ خدمت سے موقوف بھی ہوجاتے تھے۔

مستاجری کی دو صورتین تھین ایک تعہد سرشتہ بالمقطعہ اور دوسرے امانی۔

تعہد کا قول کل پرگنہ کے جمع پر تعہددار کو دیا جاتا تھا۔ اور امانی کی صورت یہہ تھی کہ جسکو کوئی پرگنہ تفویض ہوتا تھا وہ رقم مالگذاری بعنوان تحصیل خام سرکار مین داخل کرتا تھا۔ انتظام فوجداری پرگنہ بھی اُس کے تفویض ہوتا تھا۔ اگر امانت دار عملہ اپنی طرف سے رکھتا تھا تو اسکو حق السعی کی رقم معہ خرچہ عملہ فی روپیہ ۲ ملتی تھی۔ اور اگر عملہ سرکار کے جانب سے مقرر ہوتا تھا۔ تو اس کو صرف ۳ پائی یا کچھہ کم و بیش حق السعی کی رقم دیجاتی تھی۔ اُن مستاجرون کے رقم تعہد کے مقرر کرنے مین اول تو پرگنہ یا گانون کی حیثیت کا کچھ خیال نہین ہوتا تھا۔ اور دوسری رعایا پر تعہددار یا امانت دار کا ظلم نہایت ہی نامواجب تھا۔ کاشتکارون کو زراعت کی ترغیب دلانے کی غرض سے مستطان دیہہ پہلے تو زمینات کا قول نرم و ملایم دہارہ سے دیتے تھے۔ مگر قول شکنی کا ارادہ ضرور ہمیشہ دل مین رکھتے تھے۔ اور جب فصل تیار ہو جاتی تھی تو خلاف شرائط قول جو کچھہ جبر یا فریب سے زیادہ مل جائے اُسکو حاصل کرلنے کی فکر کرتے تھے۔

مستاجرون کے ذریعہ سے مالگذاری اراضی کا انتظام خصوصاً جبکہ اختیارات عدالتی (دیوانی فوجداری) بھی اُن کے تفویض تھے۔ نہایت مضرت بخش تھا۔ رعایا کو زیادہ ستانے کی دادرسی کا موقع نہین ملتا تھا۔ ہان البتہ جب کبھی کسی موضع کی رعایا اپنے گانون کو چھوڑ کر بلدہ آکر شکایت کرتی تھی تو شاکی رعایا کی دادرسی اسی طرح کی جاتی تھی کہ اُن کو کچھہ اخراجات دیکر رخصت کیا جاتا تھا۔ اور تعہد فسخ ہوتا تھا جب رعایا پر سے رقم وصول طلب رہجاتی تھی۔ تو اُس کے وصول کی تعہددار یا مقطعہ دار کو کوئی قانونی سبیل نہین تھی۔ اور جب تعہددار خود با اقتدار رہتا تھا۔ تو اُس سے رقم مذکور بذریعہ جمعیت متعینہ وصول کرائی جاتی تھی۔

اضلاع مرہٹواڑی مین بلا تعین رقبہ آراضی مزروعہ و غیر مزروعہ تعہد کی رقم بطور اندازہ قرار دیجاتی تھی۔ اور تلنگانہ مین شالی زار کے لیے بٹائی کا دستور جاری تھا۔ اور فصل خریف کی رقم نقد وصول کی جاتی تھی کاغذات مین بیگھون کی تعداد بطور اندازہ لکھی جاتی تھی۔ بہرحال یہہ سب ایسے امور تھے جو مالگذاری کی

خلاف تھے۔

عہد حکمرانی نواب سکندر جاہ مغفرت منزل

۱۸۳۱ء ۱۲۴۳ھ کے شروع مین بزمانہ پیشکار راجہ چندو لعل بمشورہ صاحب عالیشان بہادر (رزیڈنٹ) یہہ تجویز ہوئی کہ ممالک حضور نظام کا بندوبست میعادی کردیا جائے اور نوعیت بندوبست موضع واری اختیار کیجاوے اور ہر ایک گانون کے اہالی موالی سے اقرار نامہ نسبت ادائے رقم زر مالگزاری لیا جاوے۔ یہہ امر اُسوقت سرکار مین تسلیم کر لیا گیا تھا کہ ملک کی بہبودی و سرسبزی۔ رعایا کی خوشحالی اور فارغ البالی پر منحصر ہے اور اسی کا بندوبست ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہی۔ اور یقین کر لیا گیا تھا کہ رعایا کو مستاجرون اور تعلقدارون کی زیادہ ستانی اور ایذا رسانی سے بچانیکا یہی بہتر علاج ہے کہ موضع سے اراضی کی پیمایش کر کے جمع کی تشخیص کی جاوے اور اس تدبیر سے مستاجری اور تعہدداری کی سب خرابیان اچھی طرح رفع دفع کیے جاوین کیونکہ مستاجری مین سرکار اور رعایا دونون کا نقصان عظیم تھا۔ ہر مستاجر اپنی اپنی دور مین نہایت بے رحمی اور بدمعاملگی سے جہانتک ممکن ہو رعایا کو لوٹ مار کر نادار بنا دیا کرتا تھا اور یہہ امر رعایا کی پریشانی و تنگ حالی۔ سرکار کا نقصان اور ملک کی ابتری کا باعث تھا۔ اس لیے قرار دیا گیا تھا کہ سرکار عالی کے اضلاع شمالی مین متصل برار کے رزیڈنٹ بہادر کے اہتمام اور انگریزی افسرون کے ذریعہ سے بندوبست کیا جاوے اور اضلاع جنوبی کا بندوبست راجہ چندو لعل کی نگرانی مین رکھا جاوے۔

اس بندوبست مین پیمایش اور بیرت بندی نہین ہوئی صرف ادائی جمع سرکار کا تعہد بطور قول بندی دیا گیا۔ ہر موضع کی جمع مقرر ہو کر وصول مالگذاری کا بندوبست وہان کے پٹیل پٹواریون سے کیا گیا اور وہ کل اہالی موالی دیہہ کے طرف سے وصول رقم کے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مگر بعض بعض اضلاع مین مقدمون اور پٹیلون کے ذریعہ سے انتظام اس لیے نہین ہوا کہ وہان دیسمکھہ دیسپانڈیہ یعنی زمیندارون کا دخل تصرف بہت زیادہ تھا۔ لہذا اُنھین کو مالگذاری کا قول دیا گیا اور اُن کو اس بات کی ہدایت کیگئی کہ وہ اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دیکر کاشتکارون کو زیادہ ستانے سے پریشان نکرین۔ بہرحال

یہہ انتظام ایسا تھا کہ معمولی طور پر مواضع کی جمع مشخص ہو کر اراضی کا پٹہ دیا گیا تھا - اور قبولیت لی گئی تھی لیکن کوئی خاص مدت مقرر نہین کی گئی تھی بلکہ سالانہ رقم مالگذاری مین کم و بیش ہوتی تھی جسکو جمعبندی کہتے تھے - اور تمام ملک پٹھانون عربون جمعدار پیشیون ساہوکارون اور معزز امراء سلطنت کے ہاتھ مین پھنسا ہوا تھا - جب کبھی سرکار کو رقم کی ضرورت ہوتی تھی تو وقت بوقت اُن سے رقم کا مطالبہ ہوتا تھا - اور یہہ لوگ سرکار مین سالانہ حساب داخل کرتے تھے جس مین بہت کچھہ کارسازی ہوا کرتی تھی -

سالار جنگ اول

سالار جنگ اول نے اپنے زمانہ وزارت مین بڑی مشکلون اور عمدہ تدابیر و خوبیون سے کل تعلقات کو ان کے قبضہ سے آہستہ آہستہ نکالا اور ماہ آبان م اکتوبر ۱۸۶۱ع مین ضلعبندی کی بنیاد ڈالی جسکا نتیجہ ہوا کہ سنہ ۱۲۷۶ف مین ملک سرکار عالی کو ۵ - اسمات اور (۱۷) ضلعون پر تقسیم کیا - پہلے صرف ہر ایک ضلع کیلیے تعلقداران اول - دوم - سوم کا اور بعدہ ہر ایک سمت کے لیے ایک ایک صدر تعلقدار کا تقرر فرمایا - جمعبندی کے اصول قرار دیکر گشتی نشانات کے ذریعہ سے مفید ہدایات صادر فرمائین -

حسب اظہار جمعبندی تعلقات مفوضہ کے دورہ کے لیے سالانہ مواضع مین بذات خود جا کر بہ فراہمی رعایا فصل کی جانچ پرتال کر کے جمع کی تشخیص کرتے تھے - تاہم جو سہولت کہ بندوبست پختہ سے رعایا اور سرکار کو حاصل ہے وہ نہ تھی - اس لیے سنہ ۱۲۹۲ف مین باہتمام مولوی سید مہدی علیخان (محسن الملک) ناظم بندوبست اور مسٹر فریدونجی (فریدون جنگ) مہتمم بندوبست حال پرائیوٹ و پولیٹیکل سکرٹری ضلع اورنگ آباد مین مثل بمبئی پریزیڈنسی و ملک اماتی برار کے اراضی کی پیمائش و پرت بندی کر کے رعیت واری انتظام کیا گیا - بعدہ بتدریج کل اضلاع مین پیمائش کا کام شروع ہوا - بغرض انتظام کارروائی و نگرانی عہدہ داران مال مامورہ اضلاع و صوبہ وقت بوقت جو کچھہ تغیر و تبدل ہوا ہے اُسکی کیفیت ذیل مین درج کی جاتی ہے -

ماہ اگسٹ م ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ع مین مجلس مالگذاری بندوبست تعلقات سرکار عالی قایم ہوئی جسکے ارکان سید محی الدین علوی مرحوم و مسٹر چارلس وغیرہ اور اننتد راؤ سررشتہ دار تھے جو شل ایک رکن مقتدر کے کارگذار تھے - بعد ازان یہ مجلس برخاست ہوئی اور صدر محکمہ مال قایم ہوا -

۶؍ رجب ۱۲۸۶ھ کو جبکہ ایک علاقہ کے لیے جداگانہ صدر المہاموں کا تقرر ہوا تو تاریخ مذکور کو دفتر معتمدی مدار المہام مالگزاری کے تحت مین محکمہ صدر المہامی مال قایم ہوا اور نواب مکرم الدولہ مرحوم صدر المہام مال اور مسٹر جیو بجی پستن جی معتمد صدر المہام مال اور مولوی احمد حسین درفعت یار جنگ مرحوم مددگار معتمد مقرر ہوئے۔ بوجہ ناسازی مزاج مکرم الدولہ مرحوم ۱۰؍ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ سے چند روز تک محکمۂ مذکور کا عارضی انتظام رہا۔ اور ۲۶؍ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو دوبارہ مجلس مالگزاری قایم ہوئی جو معتمدی مال کے تحت مین تھی اور جسکے ارکان ذیل تھے۔

۱۔ مولوی دلیل الدین احمد احترام جنگ مرحوم۔ ۲۔ مولوی اکرام اللہ خان نواب یار جنگ مرحوم۔ ۳۔ مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ اسکے بعد ان کی جگہہ مولوی مشتاق حسین وقار الملک مقرر ہوئے۔

سالار جنگ ثانی

نواب میر لائق علیخان بہادر مدار المہام کے زمانہ مین ۷؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو نواب سعادت علیخان منیر الملک مرحوم معین المہام مال و فوج مقرر ہوئے۔

حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۹؍ بہمن ۱۲۹۴ف مجلس مالگزاری کا دفتر تخفیف ہوا۔ اور بجائے صدر تعلقداران کے صوبہ داروں کا تقرر ہوا۔ اور ایک جدید محکمہ انسپکٹر جنرل مال قایم ہوا جسپر مسٹر ڈنلاپ کا تقرر ہوا۔

سر آسمانجاه بہادر

نواب آسمانجاہ بہادر کی مدار المہامی کے زمانہ مین بعد انتقال نواب منیر الملک ۱۴؍ رجب ۱۳۰۲ھ کو نواب وقار الامرا مرحوم عہدۂ معین المہامی مال و فوج سے سرفراز ہوئے۔

حسب جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۱۸؍ اسفندار ۱۳۰۲ف نواب وقار الامرا مرحوم صرف معین المہام مال ہوئے اور صیغۂ فوج آپ کی نگرانی سے علحدہ ہوا۔

سر وقار الامرا

نواب[1] اقبال الدولہ بہادر مدار المہام کے عہد مین حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۱۵؍ بہمن ۱۳۰۳ف دفتر معتمدی مال معتمدی فینانس مین ضم ہوا۔ اور بغرض انتظام مالگزاری معتمدی فینانس کے تحت مین مجلس مالگزاری قایم ہوئی جسکے لیے پہلے دو ارکان مقرر ہوئے۔ ۱۔ مسٹر ڈنلاپ۔ ۲۔ نواب مقتدر جنگ۔

صوبہ داران مجلس کے تحت مین ہوئے۔ یہہ تیسری مجلس تھی جو قایم ہوئی تھی۔ چندے مولوی یوسف اللہ صاحب

[1] نواب اقبال الدولہ۔

معتمد مجلس رہے۔ اور بعدہ مولوی سید غلام رسول مرحوم معتمد مجلس ہوئے۔ مجلس کے جلسہ منعقدہ کو معین المہامی کے اقتدارات دئے گئے۔ ارکان مجلس مین اسطرح کام کی تقسیم ہوئی۔ رکن اول کے مفوضہ صیغہ جات مال۔ بندوبست۔ آبکاری۔ جنگلات۔ زراعت۔ تجارت۔ رکن دوم کے مفوضہ صیغہ جات۔ انعام کرور گری۔ لوکلفنڈ۔ (دفتر انسپکٹر جنرل مال تخفیف ہوا)۔

صیغہ مال کا کام جو معتمدی فینانس مین ضم کیا گیا تھا ۲ رمضان سنہ ۱۳۱۳ھ سے حسب سابق علحدہ کیا گیا۔ اور صیغہ مال کی کل کارروائی مجلس مالگذاری سے راست سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہونے لگی۔ اور مجلس مذکور مین ایک رکن سوم کا تقرر ہوا۔ جس پر رائے مرلیدھر صاحب مقرر ہوئے۔ وقار نواز جنگ (وحید الزمان) بھی بحیثیت رکن زائد چندے مجلس مین کار گذار رہے۔

مہاراجہ یمین السلطنت بہادر در

بعہد وزارت مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت بہادر حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ (از جریدہ مورخہ ۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۰ف) مجلس مالگذاری برخاست ہوئی اور مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال مقرر ہوئے سررشتہ جات مال کی عام نگرانی اور صیغہ جات بندوبست و اسٹیٹ سالار جنگ اُن کے تفویض ہوئے۔ مولوی سید غلام رسول مرحوم منصرم معتمد مال مقرر ہوئے۔

۱۹ دی سنہ ۱۳۱۱ف کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ محکمہ انسپکٹر جنرل مال برخاست ہوا اور مسٹر ڈنلاپ معتمد مال ہوئے۔ اور مولوی سید غلام رسول مرحوم شریک معتمد مال ہوئے۔ اور صیغہ بندوبست معتمدی مال مین ضم ہوا۔

اسمائے معتمد مال

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
مولوی سید سعید الدین صاحب	.	.	مولوی مہدی علیخان محسن الملک	سنہ ۱۲۸۴ف	سنہ ۱۲۹۴ف
سید عبدالرزاق آصف نواز الملک	سنہ ۱۲۸۶ف	.	مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ	سنہ ۱۲۹۴ف	۱۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ف

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
مولوی مشتاق حسین وقار الملک	۱۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۷ ف	۱۴ آذر سنہ ۱۳۰۲ ف	مولوی سید علی حسن صاحب	سنہ ۱۳۰۴ ف	"
مقتدر جنگ	۱۷ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ ف	مولوی سید غلام رسول صاحب	۲۷ آبان سنہ ۱۳۱۰ ف	دی سنہ ۱۳۱۱ ف
اعظم یار جنگ	۱۵ بہمن سنہ ۱۳۰۳ ف	سنہ ۱۳۰۴ ف	مسٹر ڈنلاپ۔	دی سنہ ۱۳۱۱ ف	موجود

شریک معتمد مال

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
مولوی سید اقبال علی صاحب	۱۱ مہر سنہ ۱۳۰۰ ف	سنہ ۱۳۰۲ ف	مولوی عبدالرحیم صاحب	۲۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۳ ف	موجود
مولوی سید غلام رسول صاحب	بہمن سنہ ۱۳۱۱ ف	۴ بہمن سنہ ۱۳۱۳ ف	"	"	"

اخراجات مالگزار دفتر معتمدی مال بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نام ابواب معہ تعداد اسامی		رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی		رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
۱		۲	۱		۲	۱	۲
معتمد۔	۱	[illegible]	وکیل سرکاری۔	۱	[illegible]	صادر بموجب تقسیم	[illegible]
شریک معتمد۔	۱	[illegible]	اہلکاران۔	۸۱	[illegible]	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
مددگاران۔	۳	[illegible]	عملہ انعام۔	۷	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]
نائب مددگار ہنگامی۔	۱	[illegible]	عملہ رجسٹریشن۔	۱۱	[illegible]	میزان۔ ۱۶۸	[illegible]
منتظم	۱	[illegible]	چپراسیان۔	۵۲	[illegible]		
کار آموزان۔	۳	[illegible]	الونس۔		[illegible]		

اخراجات مال انتظام اضلاع بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نام ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نام ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد رقم
اول تعلقدار ۱۵	[illegible]	اہلکاران دفتر اول تعلقدار ۴۷۹	[illegible]	چپراسیان دفتر نائب تحصیلدار ۱۱	[illegible]
دوم تعلقدار ۲۳	[illegible]	” ” دوم ” ۸۰	[illegible]	ملازمان دیہات زیر ضبطی -	[illegible]
سوم تعلقدار ۲۳	[illegible]	” ” سوم ” ۴۶	[illegible]	میزان عملہ - ۳۵۳۴ -	[illegible]
اٹاچیان و دیگر کار اموزان	[illegible]	” تحصیلداران ۱۰۱۴	[illegible]	الونس -	[illegible]
وغیرہ - ۴		” نائب تحصیلداران	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
تحصیلدار - ۹۰	[illegible]	کارکنان دیہات زیر ضبطی ۳۷	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]
نائب تحصیلدار - ۵	[illegible]	چپراسیان دفتر اول تعلقدار - ۳۴۱	[illegible]	ابواب مختصہ -	[illegible]
میزان عہدہ داران - ۱۵۵	[illegible]	” ” دوم ” ۱۳۸	[illegible]		
		” ” سوم ” ۷۲	[illegible]	صدر میزان انتظام اضلاع	[illegible]
عملہ		” تحصیلدار ۲۱۳۸	[illegible]		

کرور گیری

فصل ۲ زمانہ سابق مین سررشتہ کرور گیری کا کام راجہ نانک بخش متوفی کے تفویض تھا - ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۶ھ مین نانک بخش کرور گیری کے کام سے موقوف ہوئی - اور سررشتہ مذکور بالمکند کے تفویض ہوا - اور ۱۱ شوال سنہ ۱۲۸۶ھ کو پھر راجہ نانک بخش خدمت کرور گری سے سرفراز کیے گئے - اس کے بعد سرکار عالی نے سنہ ۱۲۹۳ف مین آمدنی کرور گیری و نمک وغیرہ کا ٹھیکہ دیا - لیکن سنہ ۱۲۹۵ف مین امانی طور پر انتظام کیا گیا جو اب تک ہی - ابتدا ئہ بابو جی تعلقدار کرور گری مقرر کیے گئے اونکی بعد داراب جی اور ان کے بعد عماد نواز جنگ اور اُن کے بعد پیستن جی کمشنر کرور گیری مقرر ہوئے - اور اب مولوی امجد علیخان مفخر جنگ کمشنر کرور گیری ہین -

۵ ا۔جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تعلقدار کرورگیری کے عہدہ کا نام کمشنر اور مددگاران تعلقدار کروڑگیری کے عہدہ کا نام ڈپٹی کمشنران کرورگیری تجویز کیا گیا۔

۱۳۰۴ف سنہ سے افیین چاندی کا محصول کرورگیری فیصدی ۵/ مقرر رہا تھا۔ اور ۱۵ ا شہریور ۱۳۱۳ف کو فیصدی ۵/ محصول تجویز ہوا۔ اب فیصدی پانچ روپیہ چاندی پر محصول لیا جاتا ہے جن اشیاء کا محصول معاف ہے وہ یہہ ہین ۔

۱۔ سکہ جاریہ سرکار عالی و انگریزی ۔ ۲۔ زیورات جو جسم پر ہون ۳ ظروف مستعملہ۔

۶۔ شہریور م ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ ۱۳۱۱ف سے مسافرین و بیوپاریان ممالک غیر سے سرحد پر محصول کرورگیری کی رقم بصورت موجود نہ ہونے سکہ حالی کے سکہ صورتی مین وصول ہونیکا حکم ہوا۔

۲۷ خوردادی ۱۳۱۳ف حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲ محرم ۱۳۲۲ھ عہدہ داران کرورگیری کے تقررات کی سکیم حسب ذیل قرار پائی۔

۱	کمشنر۔	الـ/ا/ـ	۳	ڈپٹی۔		لله/ـ
۲	اسسٹنٹ کمشنر۔	اسما/ـ	۴	"		لـلـ/ـ

اور عہدہ کمشنری پر محمد امجد علیخان صاحب ۔ اور ڈپٹی کمشنری اول پر حفیظ الدین صاحب کا تقرر منصرمانہ ہوا۔

تعلقداران ۔ کمشنران کرورگیری

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	داراب جی ۔[۵۱]	غرہ مہر ۱۲۸۵ف	۱۷ آذر ۱۳۰۴ف	۳	پیستن جی	۱۰ سنہ ۱۳۱۰ف ۱۳۱۳ف	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۳ف
۲	عماد نواز جنگ	سنہ ۱۳۰۵ف	سنہ ۱۳۱۰ف	۴	نواب امجد علیخان منظور جنگ[۵۲]	۱۷ اردی بہشت ۱۳۱۳ف	۔

۵۱ بعد چند روز تک پیستن جی کمشنری کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔
۵۲۔ حسب فرمان اعلیحضرت ۱۴ شہر شوال ۱۳۲۳ھ مستقل کمشنر ہوئے۔

تختہ اخراجات علاقہ کروڑگیری بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲
(الف) دفتر کمشنری۔	
کمشنر ۱	[illegible]
اسسٹنٹ کمشنر۔ ۱	[illegible]
اہلکاران۔ ۳۴	[illegible]
چپراسیان وغیرہ۔ ۳۸	[illegible]
الونس۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
ابواب مشترکہ۔	[illegible]
ابواب مختصہ۔	[illegible]
میزان (الف) دفتر کمشنری۔ ۷۴	[illegible]
(ب) ڈپٹی کمشنران۔	
ڈپٹی کمشنر درجہ اول ۱	[illegible]
ڈپٹی کمشنر درجہ دوم ۱	[illegible]
اہلکاران۔ ۲۴	[illegible]
چپراسیان۔ ۱۲	[illegible]
الونس۔	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
ابواب مشترکہ۔	[illegible]
(ب) میزان ڈپٹی۔ کمشنران۔ ۴۲	[illegible]
میزان (الف) و (ب) کمشنران و ڈپٹی کمشنران ۱۱۶	[illegible]
(۲) محصولخانجات ضلاع	
مہتمان۔ ۸	[illegible]
امینان۔ ۲۵	[illegible]
صدر داروغان۔ ۹	[illegible]
داروغان۔ ۴۵	[illegible]
اہلکاران دفاتر مہتمان و جوانان ۲۶۳	[illegible]
اہلکاران امینان و جوانان ۷۸۴	[illegible]
اہلکاران صدر داروغان و جوانان۔ ۴۴	[illegible]
ل داروغہ۔ ۸۲	[illegible]
اہلکاران چوکیات و ناکہ جات و جوانان ایضاً ۷۴۴	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد اشخاص	رقم
۱	۲
الونس۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
ابواب مشترکہ۔	[illegible]
ابواب مختصہ۔	[illegible]
میزان (۲) محصولخانجات اضلاع ۴۴۲۷	[illegible]
محصولخانات چھاونیات۔	
مہتمم۔ ۱	[illegible]
امین۔ ۱	[illegible]
داروغان۔ ۲	[illegible]
اہلکاران و جوانان۔ ۲۳۰	[illegible]
الونس۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
ابواب مشترکہ۔	[illegible]
ابواب مختصہ۔	[illegible]
میزان چھاونیات ۲۳۴	[illegible]
صدر میزان کروڑگیری ۴۷۷۶	[illegible]

فصل ۳ مالگزاری

کورٹ آف وارڈس

۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ کو محکمۂ تباہی متقرر ہوا - اور اس کام کا تعلق ابتداً دستور رتن جی صاحب معتمد صدر المہام کیا گیا تھا مگر اس سر رشتہ کی کارروائی کا آغاز کامل طور پر نہین ہوا علی ہذا اسکے بعد بہ ماتحتی ہوم آفس اس سر رشتہ کے کام کے لیے ایک مہتمم کا تقرر بھی ہوا تھا تاہم زیادہ تر انتظام کے ساتھ کارروائی نہین ہوتی تھی - ۲۷ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ کو مولوی محمود علیصاحب سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس متقرر ہوئی اور اسوقت سے کورٹ کے صیغہ کا انتظام نمایان طور پر ہوا - اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ ماتحت ہوم آفس تھا - بعدہ معتمد مالگزاری کے ماتحت ہوا - سنہ ۱۳۰۲ف مین چندے کورٹ کا صیغہ زیر نگرانی نواب سرور جنگ بہادر رہا اسکے بعد حسب حکم مصدرہ ۶ تیر سنہ ۱۳۰۲ف خاص فخر الملک بہادر معین المہام عدالت و امور عامہ کے تفویض ہوا - اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ کل کاغذات نواب ممدوح کے ملاحظہ مین پیش کر کے حکم جاری کرتے تھے یعنے اُس زمانہ سے سر رشتہ کے کاغذات مدار المہام کے ملاحظہ مین پیش نہین ہوتے تھے - بعدہ حکم ہوا کہ جبکہ کل نظم و نسق ریاست اور محکمہ جات و سر رشتہ جات مدار المہام کے ماتحت ہین یہہ سر رشتہ بھی رہے - ۱۵ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف مین دفتر سپرنٹنڈنٹی شکست کر کے دفتر معتمدی عدالت کوتوالی امور عامہ مین ضم کیا گیا - اسکے بعد سنہ ۱۳۱۱ف مین حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ (جریدہ مورخہ ۹ اسفندارمذ سنہ ۱۳۱۱ف) معتمد عدالت کوتوالی و امور عامہ سے علحدہ ہو کر معتمد مال مین ضم کیا گیا جو اتبک ہی -

۶ تیر سنہ ۱۳۰۲ف کو کورٹ آف وارڈز کا صیغہ قایم ہوا -

تختۂ اسماء سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس

نام	تقرر	علحدگی	نام	تقرر	علحدگی	نام	تقرر	علحدگی
مولوی محمود علیصاحب	یکم آذر سنہ ۱۳۰۱ف	۱۴ ادی سنہ ۱۳۰۳ف	رائی بالمکند صاحب	۸ آبان سنہ ۱۳۰۹ف	۱۴ امرداد سنہ ۱۳۱۰ف	گوبند نانک صاحب	۲۰ شہریور سنہ ۱۳۱۵ف	۴ خورداد سنہ ۱۳۱۷ف
مولوی بشیرالدین احمد صاحب	۱۵ ادی سنہ ۱۳۰۳ف	۵ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف	مولوی صفی الدین صاحب	۱۴ امرداد سنہ ۱۳۱۰ف	۲۱ ادی سنہ ۱۳۱۱ف	سید اعجاز حسین صاحب	۸ خورداد سنہ ۱۳۱۷ف	موجود
مولوی عزیز مرزا صاحب	۶ فروردی سنہ ۱۳۰۶ف	۸ آبان سنہ ۱۳۰۹ف	راجہ اندر کرن بہادر	۱۰ اتیر سنہ ۱۳۱۳ف	۹ شہریور سنہ ۱۳۱۵ف			

فصل ۴

سر رشتۂ انعام

سالار جنگ اول مدار المہام -

نواب سر سالار جنگ اول مدار المہام کے زمانہ سے پیشتر انعام کا کوئی محکمہ نہین تھا -

مرحوم کو خیال ہوا کہ اس امر کے دریافت ہونی چاہیے کہ معاشداروں کی مقبوضہ معاش جائز ہے یا غاصبانہ لہذا ۱۲۷۵ف سے معاشہائے عطیہ سلطانی کی دریافت آغاز ہوئی اور اسکے متعلق کل کارروائی سررشتہ مال کے تفویض کی گئی اور کوئی خاص محکمہ اسکے لیے علحدہ قایم نہین کیا گیا۔ لیکن اس سررشتہ کا کام اسقدر بڑھ گیا کہ اُس کے لئے علحدہ محکمہ قایم کرنا پڑا۔ چنانچہ ۱۲۸۵ف مین ایک خاص محکمہ زیر نگرانی محکمہ مہتمم دریافت انعامات قایم ہوا۔ اور مسٹر چارلس مہتمم مقرر ہوئے۔ یہہ محکمہ ۱۹ اردی بہشت ۱۲۸۵ف سے ۱۵ اسفندار ۱۲۹۱ف تک قایم رہا۔ محکمہ مذکور صدر المہام مالگزاری کے تحت مین تھا ہر ایک ضلع کے لیے کچھہ مختصر عملہ کارروائی انعام کے لیے مقرر تھا۔ تعلقداران اضلاع معاشہائے موقوعہ اضلاع کی دریافت کرکے تختہ جات معاش اپنی رائے کے ساتھہ۔ بہ توسط صدر تعلقداران محکمہ مہتممی انعام مین روانہ کرتے تھے۔ اور محکمہ مذکور سے بعد تنقیح و تکمیل جملہ امور و اظہار رائے۔ بہ توسط صدر المہام مال سرکار مین پیش ہو کر بعد منظوری سرکار انعامی فیصلون کے منتخبات محکمہ مہتممی انعام سے جاری ہوا کرتے تھے۔

تعلقداران اضلاع جن کے دفاتر مین انعامی مقدمات کی ابتدائی دریافت ہوا کرتی۔ اور نیز صدر تعلقداروں سے لیکر صدر المہام مال تک کہ جن کے توسط سے سرکار مین فیصلہ جات انعام بغرض منظوری پیش ہوتے تھے۔ کوئی اقتدارات حاصل نہ تھے اور چھوٹے چھوٹے معاشون کی بحالی بھی بحصول منظوری سرکار ہوا کرتی تھی۔ اسوجہ سے نہ صرف مدار المہام کے اوپر کام کا زیادہ بار پڑ گیا تھا۔ بلکہ ختم دریافت مقدمات انعام کے لیے بھی زیادہ مدت کی ضرورت تھی اسلیے سالار جنگ اول نے ایک مجلس موسوم دریافت انعامات قایم فرمائے جسکا آغاز غرہ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو ہوا جسمین مسٹر چارلس رکن اول اور مولوی سید زین العابدین رکن دوم اور سید اسد اللہ (عرف میر نواب) رکن سوم مقرر ہوئے اور مجلس کو بحیثیت منفردہ و مشترکہ مناسب اقتدارات عطا کیے گئے۔ یہہ مجلس ۱۶ اسفندار ۱۲۹۱ف سے ۳۱ اردی بہشت ۱۲۹۴ف تک قایم رہی جو پہلے صدر المہام مال اور بعہدہ مجلس مالگزاری اور بعد برخاست مجلس مالگزاری معتمد مال کے

ماتحت رہی اور فیصلہ جات اقتداری مجلس کے منتخبات مجلس سے اور نیز غیر اقتداری مجلس کے بحصول منظوری سرکار مجلس مذکور ہی سے جاری ہوا کرتے تھے۔

عہد سالار جنگ ثانی مدار المہام

عماد السلطنت کے زمانہ میں مجلس انعام برخاست ہو کر سنہ ۱۲۹۵ف میں کمشنری انعام کا محکمہ قایم ہوا۔ اور مسٹر ڈنلاپ اسپشل کمشنر مقرر ہوئے اُن کی ماتحتی میں مولوی سید سراج الحسن صاحب اور رائے مرلیدہر صاحب اور وشنو پنڈت ڈپٹی کمشنران مقرر ہوئے۔ اسکے بعد دریافت انعام کا کام جلد انجام پانے کی غرض سے سنہ ۱۲۹۶ف میں بمقام بلدہ محکمہ کمشنر انعام اور ہر ایک صوبہ کے لیے ایک ایک ڈپٹی کمشنر انعام کا تقرر اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کو حسب مناسب اقتدارات عطا کیے گئے۔ جملہ مقدمات انعام میں نواب منیر الملک مرحوم معین المہام وقت اقتدارات مدار المہامی اور کمشنر انعام اقتدارات معین المہامی کا استعمال فرماتے تھے۔ ڈپٹی کمشنران مقدمات اقتداری کے منتخبات با اقتدار خود اور مقدمات غیر اقتداری کے منتخبات بحصول منظوری مجاز ڈپٹی کمشنری ہی سے جاری کیا کرتے تھے۔

عہد نواب سر آسمانجاہ مدار المہام۔

آسمانجاہی وزارت میں محکمہ جات انعام میں کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ سنہ ۱۲۹۷ف میں ایک گشتی نشان ۲۰ جاری ہوئی جس سے انعامداروں کو بہت فائدہ ہوا۔ یعنی گشتی مذکور کے ذریعہ سے حکم دیا گیا تھا کہ جو اراضیات انعام بوجہ نہ ہونے سند کے خالصہ ہوئے ہیں اُن پر نظر ثانی کی جاوے۔ اور مدت قبضہ اور بھگوٹ کے لحاظ سے اُن کی بحالی کی جاوے۔ اس حکم سے کام بڑھ گیا۔

عہد نواب سر وقار الامرا مدار المہام۔

جو شرایط کہ گشتی نشان (۲۰) بابتہ سنہ ۱۲۹۷ف میں درج تھی اونپر عہدہ داران انعام نے زیادہ توجہ نہیں فرمائی اور کارروائی نظر ثانی میں اسقدر اراضیات انعام بحال ہوئے جس سے سرکار کا بہت نقصان ہونے لگا۔ لہذا گشتی نشان ۶۴ بابتہ سنہ ۱۳۰۴ف کے ذریعہ سے گشتی نشان ۲۰ بابتہ سنہ ۱۲۹۷ف کی ترمیم ہوئی۔ اور جو اقتدارات معین المہامی کمشنر انعام کو دیے گئے تھے بوجہ قیام مجلس مالگزاری واپس لیے گئے۔

صوبہ ورنگل اور صوبہ اورنگ آباد کے مقدمات دریافت انعام کا کام باقی رہنے کے باعث سنہ ۱۳۰۵ف میں

اِن ہر دو صوبون کے محکمہ جات ڈپٹی کمشنری تخفیف کیے گئے اور عملہ ڈپٹی کمشنری تعلقداران اضلاع صوبہ جات مذکور کے دفاتر مین متعین کر کے اول تعلقداران اضلاع مذکور کو اقتدارات ڈپٹی کمشنری عطا کیے گئے۔ علی ہذا ۱۷ ۱۳۱۳ ف مین ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ گلبرگہ کا دفتر بھی تخفیف ہوا۔ حسب مرقوم الصدر انتظام ہوا۔ ڈپٹی کمشنرون کے دفتر سے تنخواہات جاری کرنیکا طریقہ موقوف ہوا اور محکمہ کمشنری انعام سے کل تنخواہات جاری ہونے لگے۔

۱۶ مہر ۱۳۰۵ف کو ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ بیدر کا مستقر اسٹیشن لنگم پلی سے بلدہ کو منتقل ہوا۔ محکمہ کمشنر انعام و دفتر ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر ۲۳ مہر ۱۳۱۲ف کو تخفیف کر دئے گئے۔ کمشنر انعام کا دفتر فیصل طلب دفاتر صوبہ داریون مین اور ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بیدر کا دفتر دفاتر تعلقداران اضلاع صوبہ مذکور مین عملہ انعام کے ساتھ منتقل ہوا۔ اول تعلقداران اضلاع کو ڈپٹی کمشنری کے اور صوبہ دارون کو کمشنری کے اقتدارات دئے گئے۔

رجسٹر فیصلہ جات انعام و اجرائے تنخواہات فیصلہ جات انعام کا عملہ دفتر معتمد مالگذاری مین رکھا گیا اور فیصلہ جات انعام کے تنخواہات خواہ اقتداری ڈپٹی کمشنران ہون یا کمشنران اب دفتر معتمدی مال سے جاری ہوا کرتے ہین اور بضمن کارروائی اجرائے تنخواہات فیصلہ جات تحت کی دفتر معتمدی مال مین جانچ پڑتال بھی ہوتی ہے۔

جاگیردارون کی وراثت کے تختہ جات جو پہلے رست معتمدی مال سے بغرض منظوری سرکار مین پیش ہوتے تھے۔ اب معتمدی مال سے دفتر فینانس پر روانہ ہوتے ہین اور وہان سے سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہوا کرتے ہین۔ اور نقدی معاش یومیہ اور معمول وغیرہ کی وراثت کا تعلق دفتر معتمدی مال اور صوبہ دارون سے علحدہ کر کے صدر مجلس اور فینانس سے متعلق کیا گیا۔ تعلقداران اضلاع اور صوبہ دارون کو منظوری وراثت کے متعلق پہلے کچھ اقتدارات نہ تھے اب کچھ اقتدارات دئے گئے ہین۔

تختہ عہدہ داران انعام

السلطنت
یمین
عہدہ مہاراجہ
مدار المہام

نام معہ عہدہ وغیرہ	کیفیت	نام معہ عہدہ وغیرہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴
محکمہ مہتمم دریافت انعام۔		۲۔ رائے مرلیدہر صاحب	
مسٹر چارلس مہتمم۔	یکم خورداد ۱۲۸۵ف کو تقرر ہوا	۳۔ وشنو پنڈت۔	۲۳ اردی بہشت ۱۲۹۵ف کو تقرر ہوا
مجلس دریافت انعام۔		کمشنر۔	
۱۔ مسٹر چارلس۔ رکن اول	نمبر ۱ سے ۳ تک یہ لوگ	۱۔ رفعت یار جنگ۔	۲۵ خورداد ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۲۔ مولوی سید زین العابدین رکن دوم	بھی مجلس انعام میں کچھ بعد	۲۔ اقبال یار جنگ۔	۲۱ بہمن ۱۳۰۳ف کو تقرر ہوا
۳۔ مولوی سید اسد اللہ صاحب رکن سوم	دیگرے ارکان ہوئے ہیں	ڈپٹی کمشنر صوبہ۔	
۴۔ مولوی بدرالدین صاحب		مسٹر جارج نندی اورنگ آباد۔	
۵۔ مولوی منصور علی صاحب		عنایت الرحمن صاحب ورنگل۔	
۶۔ مولوی حسن رضا صاحب۔		دین شاہ جی صاحب بیدر	۲۱ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۷۔ مولوی احمد حسین رفعت یار جنگ		ملا عبدالقیوم صاحب۔ گلبرگہ۔	۱۳ بہمن ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا
۱۔ اسپشل کمشنر۔		پستن جی صاحب بیدر	دین شاہ کے بعد مقرر ہوئے
مسٹر اے جی ڈنلاپ اسپشل کمشنر		مولوی بشیر الدین احمد صاحب۔ بیدر	پستن جی کے بعد مقرر ہوئے
ڈپٹی کمشنر۔		مولوی غلام علی صاحب قریشی۔ "	مولوی بشیر الدین احمد صاحب
۱۔ مولوی سراج الحسن امیر یار جنگ			کے بعد ہوئے۔

اخراجات حقیقی انعام از نہ بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
اہلکاران انعام ماسوا و ناظر اضلاع وصوبہ داری ما ۳۷	ع سالہ عہ	بہتہ مامورہ اضلاع۔	سیہ
مدد خرچ گرانی غلہ۔	عہ	جملہ میزان سالانہ۔	سالہ عہ

پیمائش و بندوبست

فصل ۵ سالار جنگ اول کے زمانہ سے پہلے انتظام مالگزاری و نوعیت حقوق اراضی جیسی کچھہ تھی وہ سرکاری کے نظم و نسق سالانہ و رپورٹ ہائے مرتبہ عہدہ داران متعلقہ سے ظاہر ہے۔ مرحوم نے جو انتظامات کہ بتدریج اپنی عہدہ مدار المہامی مین کیے تھے اُن مین سے بھی یہہ ایک بڑا اہم بالشان انتظام تھا۔ جس سے تحصیل مالگزاری کے متعلق رعایا اور سرکار کے درمیان ایک ایسا بندوبست ہو گیا کہ تشخیص مالگزاری اور جمعبندی سالانہ کی وہ تمام دقتین رفع ہو گئین جو زمانہ سابق مین نظام جمعبندی کو اور نیز کاشتکارون کو سالانہ اراضی کے لگان مین اضافہ وغیرہ ہونے سے ہوتی رہی تھین۔

پہلے پہل اس کام کا آغاز ۱۲۹۴ھ ۱۲۸۶ف مین ہوا اور ملک سرکار عالی مین تعلقہ پٹن ضلع اورنگ آباد پہلا تعلقہ ہے جس مین بندوبست کی جمعبندی ہوئی اور یہہ کام مسٹر فریڈرونجی صاحب (حال پرائیوٹ سکریٹری سرکار عالی) کے ہاتھون انجام پایا۔ جو اُس زمانہ مین مہتمم بندوبست اورنگ آباد تھے اور نیز ممالک محروسۂ سرکار عالی مین اس کام کا آغاز مولوی سید مہدی علی خان محسن الملک کے نیک ارادون اور عمدہ کوششون سے ہوا۔ اور ابتدائی زمانہ مین نواب ممدوح ہی ناظم بندوبست مقرر ہوئے اور آپ نے اسوقت تک اس خدمت کو پوری ذمہ داری سے علاوہ خدمت معتمدی مال کے انجام دیا۔ جب تک کہ جنرل گلاسفرڈ بلدۂ حیدرآباد مین نہین آئے تھے۔ گلاسفرڈ صاحب کے آنے کے بعد ۲۰ شوال ۱۲۹۹ھ کو ناظم بندوبست مقرر ہوئے۔ اور نواب محسن الملک اس کام سے سبکدوش ہوئے تاہم بہ حیثیت معتمدی مال دفتر نظامت بندوبست آپ ہی کے تحت مین رہا۔ مسٹر گلاسفرڈ کے بعد نظامت بندوبست پر نواب فریدون جنگ بہادر کا تقرر ہوا اور جب آپ پرائیوٹ سکریٹری ہوئے تو بندوبست کے کام پر ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو نواب عماد نواز جنگ مرحوم صدر محاسب مقرر ہوئے۔ اور چند دنون کے بعد مسٹر ڈنلاپ کو چارج دیا۔ جب مسٹر ڈنلاپ رکن اول مجلس مال ہوئے تو نظامت مذکور کا جائزہ مولوی سید علی حسن صاحب تعلقدار محبوب نگر نے ۱۴ شوال ۱۳۱۲ھ کو لیا۔ مولوی صاحب موصوف معتمدی فینانس کا کام انجام دیا کیے اسوجہ سے مسٹر یہ زوجی تعلقدار اندور نظامت بندوبست کا کام انجام دیتے رہے۔ بعد ازان

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ کو سید علی حسن صاحب معتمدی فینانس سے نظامت بند و بست پر واپس ہوئے اور رجب آپ کو وظیفہ ہوا تو محکمہ نظامت بند و بست تخفیف ہوا۔ اور ۱۰ امرداد ۱۳۱۰ف کو دفتر مالگزاری میں ضم ہو گیا۔

حسب فرمان اعلیٰحضرت مصدرہ ۱۷ شوال ۱۳۲۳ھ قواعد بند و بست اضلاع ورنگل کریم نگر۔ نلگنڈہ محبوب نگر۔ پیشگاہ خسروی سے منظور ہو کر تاریخ مذکور سے نفاذ پذیر ہوئے۔

تختہ اخراجات پیمائش و بند و بست بابتہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	ابواب معہ تعداد اسمار	رقم
۱	۲	۳	۴	۴	۴
الف۔ انبار خانہ۔		مددگاران درجۂ اول ۲	[illegible]	چپراسیان وغیرہ۔ ۲۸	[illegible]
مینیجر۔ ۱	[illegible]	مددگار درجۂ دوم۔ ۵	[illegible]	الونس۔	[illegible]
عملہ انبار خانہ۔ ۶	[illegible]	مددگار درجۂ سوم۔ ۴	[illegible]	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
نقشہ نویسان۔ ۳۷	[illegible]	نائب مددگار درجۂ اول۔ ۱	[illegible]	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
دار الطبع۔ ۲۰	[illegible]	؍؍ دوم۔ ۳	[illegible]	ابواب مختصہ۔	[illegible]
الونس۔	[illegible]	؍؍ ؍؍ سوم۔ ۲	[illegible]	میزان کل پیمائش اضلاع۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	؍؍ ؍؍ چہارم۔ ۲	[illegible]	بابتہ تجویز معاوضہ اراضی و آم	[illegible]
میزان۔ الف ۶۴	[illegible]	صدر دفتر دوامی۔ ۳۶	[illegible]	ریلوے۔	
ب۔ پیمائش اضلاع		صدر دفتر ہنگامی۔ ۵۵	[illegible]	صدر میزان پیمائش و	[illegible]
مہتمان۔ ۲	[illegible]	ایضاً پیمائش و ترتیب بندی۔	[illegible]	بند و بست۔ ۲۰۴	۰

جنگلات

فصل ممالک محروسہ سرکار عالی مین تقریباً چوبینہ کے اقسام یہہ ہین - صندل - ساگوان شیشم - آبنوس ساٹین - ایپا وھوہ - نلامدی - بیجا - سال - بٹاگونم - سومی - دہاوڑا - یاترمن کرڈشا - گہیر بھنڈرا موکاب - اور خنگی وغیرہ - یہہ کل اقسام چوبینہ چہہ قسمون مین منقسم ہین یعنی ورنگل - اندور - نرمل - محبوب نگر - اورنگ آباد - گلبرگہ - اور کل رقبہ جنگلات تقریباً ۱۸۰۰۰ مربع میل ہی - اور یہہ تین جلقون مین منقسم ہی - محصورہ - ۱۵۸۴۴ مربع میل محفوظہ - ۸۰۴۴ مربع میل - غیر محفوظہ ۸۳۸۷ مربع میل محفوظہ و محصورہ جنگلون کا چوبینہ سررشتہ جنگلات کے تحت مین ہی -

سنہ ۱۲۷۶ف مین محکمہ جنگلات قائم ہوا - جو ایک ناظم کے تحت مین ہی - اور اسامات کا انتظام مددگارون کے تفویض ہی - اس صیغہ کا انتظام سنہ ۱۸۹۹ع کے ایکٹ کے مطابق کیا گیا ہی - خریدارون کو چوبینہ قیمت مقررہ پر دیا جاتا ہی - اور کاشتکارون کو تعمیر و سامان زراعتی کی تیاری کے لیے مفت ملتا ہی -

تعلق سررشتہ جنگلات پہلے معتمدی مال کے تحت مین تھا لیکن ہوم آفس قایم ہونیکے بعد اسکا تعلق اُس سے کر دیا گیا - یہہ تعلق تھوڑے ہی زمانہ تک رہا - اور پھر مالگزاری سے متعلق ہو گیا -

پہلے افسر اعلی محکمہ جنگلات کے عہدہ کا نام صدر مہتمم چوبینہ تھا - ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو ناظم چوبینہ (کنسر ویٹو) تجویز ہوا - اور ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ھ سے ناظم جنگلات قرار پایا صیغہ فارسٹ کی تعلیم کے لیے طالب علمون کو ڈیرہ دون بھیجنے کی تجویز مسٹر بیاٹمن ٹایمن ناظم جنگلات کے زمانہ مین ہوئی - اور اُسوقت سے اسوقت تک بہت سے اشخاص تعلیم پاکر آئے - جو اسوقت عہدہ ہائے مددگاری و نائب مددگاری پر مامور ہین - اور خاص بلدۂ حیدرآباد مین بھی سنہ ۱۳۱۳ف مین مدرسہ قایم کیا گیا تھا - لیکن صرف ایک سال قایم رہا - اور سنہ ۱۳۱۴ف مین برخاست ہوا - ذیل مین ناظمون کا نقشہ اور اخراجات درج کیے جاتے ہین -

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱ - بہرام جی مانک جی صاحب	.	۲ - مسٹر بالمورہ	.

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱	۲	۳	۴
۳- مسٹر کپتان ڈابس		۵- مسٹر لبسکو -	۲ امرداد ۱۳۰۳ف کو آپ نے جائزہ لیا -
۴- مسٹر بیالن ٹامین	۹ شہریور ۱۲۹۶ف کو تقرر ہوا۔ بر آپ مستعار آئے تھے	۶- مسٹر سہراب جی -	۲۲ آذر ۱۳۱۴ف کو تقرر ہوا -

تختہ اخراجات محکمہ جنگلات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفتر ناظم جنگلات		مددگاران - ۸	[illegible]	اضلاع - اینمان - ۲۱	[illegible]
ناظم - ۱	[illegible]	نائب مددگاران - ۵	[illegible]	صحرادواران - ۵۴	[illegible]
پرسنل اسسٹنٹ ۱	[illegible]	انسپکٹر - ۱	[illegible]	اہلکاران وغیرہ - ۹۵	[illegible]
اہلکاران - ۱۷	[illegible]	اہلکاران وغیرہ - ۴۰	[illegible]	جوانان وغیرہ - ۴۲۲	[illegible]
چپراسیان - ۱۵	[illegible]	چپراسیان - ۶۷	[illegible]	الونس -	[illegible]
الونس -	[illegible]	الونس -	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
صادر بموجب تقرر -	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]
ابواب مشترکہ -	[illegible]	ابواب مشترکہ -	[illegible]	ابواب مختصہ -	[illegible]
ابواب مختصہ -	[illegible]	ابواب مختصہ -	[illegible]	میزان اضلاع - ۶۹۲	[illegible]
میزان ناظم جنگلات اسامات - ۳۴	[illegible]	میزان اسامات - ۱۳۱	[illegible]	متفرق -	[illegible]
				صدر میزان - ۸۴۷	[illegible]

آبکاری

پہلے آبکاری کے محکمہ کو بدعت کی کچہری کہتے تھے اور کاغذات و مہر وغیرہ مین بھی یہی نام لکھا جاتا تھا - فصل ۷

لیکن جب اسکا انتظام ہوا ہی تو نام بھی تبدیل کر کے محکمۂ آبکاری رکھا گیا - اسوقت سے اسوقت تک اسی نام سے موسوم ہی - اس مین جملہ مسکرات شامل ہین -

سلخ جمادی الثانی م ۳۰ خورداد ۱۲۹۲ف ۱۳۰۰ھ کو مسٹر پریر و خدمت اول تعلقداری سے بدعت آبکاری بلدہ مقرر ہوئے - ۵ شعبان م ۲۲ خورداد ۱۲۹۶ف ۱۳۰۴ھ کو عماد نواز جنگ کا تقرر کمشنری آبکاری و افیون بلدہ و اضلاع پر ہوا - اور تنخواہ بشمول الونس الـ[illegible] مقرر ہوئے -

۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو حکم ہوا کہ فروشندگان شراب و اشیاء مسکرات یورپین سولجرون اور انکے یوریشین یا یورپین ازدواج کے ہاتھ ہرگز فروخت نہ کیا کرین - ۲۹ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ کو دفتر مہتممی آبکاری قایم ہوا - اور مہتممی پر میر ناصر علی صاحب کا تقرر ہوا -

۲۹ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ کو معاملہ آبکاری بلدہ و سکندرآباد و بلوارم کا ٹھیکہ دیا گیا حسب فرمان اعلیٰحضرت (مصدرۂ جریدۂ اعلامیہ ۲۰ امرداد ۱۳۱۵ف ۱۳۲۴ھ جلد ۳ صفحہ ۵۵) جملہ جاگیرات و مقطعہ جات و پائیگاہ و سمستان وغیرہ کی آبکاری علاقۂ دیوانی مین شامل کی گئی اور علاقہ جات مذکور کو نقد معاوضہ دینا منظور ہوا - اسکی تحقیقات کے لیے بماتحتی مالگزاری دو سال کے لیے تین ارکان - ۱ - ویسلی یوراؤ صاحب بی - اے سینیر مددگار مال - ۲ - مولوی سید احمد صاحب مددگار محاسب سرکار عالی - ۳ - مولوی میر ہدایت علی صاحب ڈپٹی کمشنر کروڑگیری کا تقرر منظور ہوا -

تختۂ اخراجات آبکاری بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب مع تعداد اسامی	تعداد رقم	نام ابواب مع تعداد اسامی	تعداد رقم	نام ابواب مع تعداد اسامی	تعداد رقم
بلدہ		چوکیداران وجوانان	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
تعلقدار ۱	[illegible]	وغیرہ ۱۸۹ -		ابواب مختصہ	[illegible]
انسپکٹر ۱	[illegible]	الونس	[illegible]	میزان بلدہ - ۲۲۸ -	[illegible]
اہلکاران وغیرہ - ۲۷	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	سکندرآباد	

نام ابواب معہ تعداد اسمار		رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار		رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار		رقم
انسپکٹر	۱	[illegible]	میزان سکندر آباد	۱۵	[illegible]	الونس		[illegible]
کارکنان	۲	[illegible]				صادر بموجب تقرر		[illegible]
جوانان	۱۲	[illegible]	بلوارم			کرایہ مکان		[illegible]
الونس		[illegible]	انسپکٹر	۱	[illegible]	میزان بلوارم	۸	[illegible]
صادر بموجب تقرر		[illegible]	محرر	۱	[illegible]			
کرایہ مکان		[illegible]	چپراسیان	۶	[illegible]	جملہ میزان -	۲۵۱	[illegible]

افیون

فصل ۸

ملک سرکار عالی مین افیون کی پیداوار کثرت سے تھی خصوصاً بعض تعلقات جیسے سیلوڑ و بہوکر و مین اور علاقہ پاگاہ مین چنگوپہ اور ہمنا باد جو حال مین داخل صرف خاص ہوا ہی خشخاش کی کاشت خوب ہوتی تھی اور افیون بھی بہت تیار ہوتی تھی حسب تحریک صاحب عالیشان بہادر ۲۷ شوال ۱۲۹۷؁ کو دفتر مالگزاری سے ممالک محروسہ سرکار عالی مین دستور العمل موقوفی زراعت و تیاری افیون جاری کیا گیا جسکی رو سے کاشت افیون کی سخت ممانعت کی گئی - اسوقت سے مالوہ - اندور سے - افیون ملک سرکار عالی مین آیا کی جاتی ہی - اور منجانب سرکار در آمد و فروخت افیون کا ٹھیکہ دیا جایا کرتا ہی - اس مد سے آمدنی کی رقم تختہ مداخل و مخارج سے واضح ہو گی -

یکم آذر سنہ ۱۳۰۳ف کو افیون کے تحصیلون کی تنقیح کا تعلق جو سابق مین کوتوالی بلدہ سے علیحدہ کر کے تعلقدار ابکاری بلدہ کے تفویض کیا گیا -

تختہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد اسمار		رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسمار		رقم
اہلکاران -	۳	[illegible]	الونس -	[illegible]	ابواب متفرقہ -		[illegible]
ملازمان -	۳	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]	صدر میزان -	۶	[illegible]

باب ۵

فوج

فصل ۱

۱- دفتر معتمدی فوج ۱۲۷۰ سنہ ہجری مین قایم ہوا - ۲- حسب جریدہ - ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ سنہ ف معتمدی فوج بیقاعدہ کا دفتر معتمدی فوج باقاعدہ مین ضم ہوا - اور سررشتہ منصب جو زیر نگرانی معتمد فوج تھا - زیر نگرانی دفتر صدر محاسبی کیا گیا - ۱۳ محرم ۱۳۰۳ سنہ ہجری کو دفتر باقاعدہ بیقاعدہ سے علحدہ ہوا - اور پھر ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۰۹ سنہ ہجری کو بیقاعدہ مین ضم ہوا - اسکی بعد فوج باقاعدہ کے دفتر کا تعلق ۳- ربیع الثانی ۱۳۱۲ سنہ ہجری کو پرائیوٹ سکرٹری سرکار عالی سے ہوا - اسکی بعد ۱۲ جمادی الاول ۱۳۱۶ سنہ ہجری کو حسب سابق دفتر ملکی وزیر افواج [۱] تحت مین ہوا - جو ہنوز تک ہی - ۳- ۱۲۹۶ سنہ ف سے ملازمان فوج متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ دست بدست تقسیم ہونا شروع ہوئی اور جو طریقہ سرگروہ لوگ سربستہ تنخواہ اٹھاتے تھے وہ موقوف ہوا - ۴- سابق مین یہہ دستور تھا کہ فوج باقاعدہ کے تنخواہ کی رقم سررشتہ داران فوج خزانہ عامرہ سے حاصل کرتے تھے - اور رفوجی گارڈ سررشتہ دارون سے رقم لیکر اپنی اپنی رجمنٹون کو لیجاتے تھے - ماہ خورداد ۱۲۹۶ سنہ ف سے یہہ طریقہ موقوف ہوا - اور اب راست خزانہ عامرہ سے (رقم) رجمنٹون کو روانہ ہوتی ہی - ۵- حسب جریدہ ۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ سنہ ف عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کا تقرر پیشکاری پر ہوا - اور فوج بیقاعدہ اور باقاعدہ کا صیغہ جناب ممدوح کے تفویض ہوا - [۲] ۶- ۱۳۱۲ سنہ ہجری مین حسب الحکم نواب وقار الامرا مرحوم (مدار المہام) حاضر گیاٹ قایم ہوا - ۷- یکم فروردی ۱۳۱۵ سنہ ف سے اختیار زبان متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ کی تقسیم خزانہ عامرہ سرکار عالی مین منتقل ہوئی - ۸- ۱۲۷۴ سنہ ف مین راجہ گردہاری پرشاد عرف بنسی راجہ کی نگرانی مین بارود کا سرکاری کارخانہ قایم ہوا -

۱۳۱۶ سنہ ف مین نظم جمعیت مین تخفیف کا عمل ہوا - اور سواران و جوانان جملہ ۱۲۰۰۰- کا رکھنا قرار پایا - اور تخفیف شدہ لوگ جو قابل ملازمت تھے فوج باقاعدہ و پولیس اضلاع - اور پولیس بلدہ مین شریک کیے گئے اور معذورین کو وظیفہ دیا گیا -

---

[۱] جسوقت دفتر فوج باقاعدہ پرائیوٹ سکرٹری (مدار المہام) کے دفتر مین تھا - فوج باقاعدہ کی کارروائی معین المہام فوج کے ملاحظہ مین پیش نہین ہوتی تھی - حسب جریدہ ۱۰ اسفندار ۱۳۰۲ سنہ ف نواب مرحوم العمدہ امرا آنند شاہ (مستعد جنگ) جائینٹ سکرٹری فوج مقرر ہوئے اور سررشتہ فوج کی کارروائی مدار المہام کے ملاحظہ مین بتوسط معتمد فینانس پیش ہونیکا حکم ہوا -

امپریل سرویس ٹروپس

امپریل سرویس ٹروپس سے وہ فوج مراد ہی - جو کسی ریاست کی جانب سے اعلیحضرت ملک معظم شاہنشاہ ہند کے جان ومال کی حفاظت کرے - ہندوستان مین مشکل کوئی ریاست ایسی ہوگی جس مین اس نام کی فوج قایم نہو - اعلیحضرت بندگانعالی نے سرحدی حفاظت کے لیے گورنمنٹ برطانیہ کو ساٹھہ لاکھہ روپیہ دینے یا فوج قایم کرنیکا وعدہ فرمایا تھا - اس بنا پر کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج سرکار عالی کی نگرانی مین ۱۸ ذیقعدہ م ۴ جون ۱۸۹۳ع ۱۳۱۰ھ کو امپریل سرویس ٹروپس کے دو رسالے قایم کرنیکا حکم ہوا - ۴ صفر م ۱۷ اگست ۱۸۹۳ع ۱۳۱۱ھ کو فوج باقاعدہ گوشہ محل کے ۳ رسالون اور گولکنڈہ برگیڈ سے سوارون کا انتخاب ہوا - اور چار چار سو سوار کے دو رسالے قایم ہوئے - سرکار عالی کی فوج مین یہہ رسالے خاص طور پر ممتاز ہین - اکثر جنگ مصنوعی اور مردانہ کھیلون مین اپنے حریفون پر نمایان فتح حاصل کرچکے ہین - کرنل نواب افسر الملک بہادر ان پر خاص توجہ فرماتے ہین اور ہر طرح سے انکی درستی کا خیال ہی - ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو حسب گشتی دفتر نظم جمعیت علاقہ نظم جمعیت سے ۸۰۰ سوار کا امپریل سرویس ٹروپس مین شریک ہونیکے لیے حکم ہوا ۱۳۱۵ف کے حقیقی اخراجات اور تعداد کا موازنہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	
افسران - ۲	[illegible]	میزان - ۸	[illegible]	کرایہ آفیس وغیرہ	[illegible]	اسٹاف کمانڈر
اہلکاران وغیرہ ۶	[illegible]	صادر بموجب تقرر سعہ مدد خرچ وگرانی غلہ	حالہ [illegible]	میزان ۸	[illegible]	
افسران	.	میزان افسران ۸۲	[illegible]	میزان ۴۷ ۴۴	[illegible]	فسٹ لانسر
کمیشنڈ افسران - ۶		سواران - ۳۲۵	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	
وارنٹ کمیشنڈ افسران ۴	[illegible]	ملازمین غیر جنگی ۴۰	[illegible]	میزان ۴۷ ۴۴	[illegible]	
سب کمیشنڈ افسران [illegible]		الونس	[illegible]			

	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	نام ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
سکنڈ لانسر	افسران-		میزان افسران- ٨٢	[illegible]	میزان ٤٤٧	[illegible]
	لفٹننٹ افسران- ٦		سواران- ٣٢٥	[illegible]	صادر بموجب تقرر-	[illegible]
	سب کپتنٹ افسران- ١٥	[illegible]	ملازمان غیر جنگی- ٤٠	[illegible]	میزان ٤٤٧	[illegible]
	ونن کمیشنڈ افسران- ٦١		الونس-	[illegible]		
حیدر تخت امپیریل سروس ٹروپس	اسٹاف کمانڈر ٨	[illegible]	چابک سواران-	[illegible]	ابواب مشترکہ-	[illegible]
	فسٹ لانسر ٤٤٧	[illegible]	گذکا مارکٹ الونس-	[illegible]	دیگر اخراجات اسپان باربرداری وغیرہ	[illegible]
	سکنڈ لانسر ٤٤٧	[illegible]	صادر بموجب تقرر-	[illegible]	صدر میزان- ٨٩٢	[illegible]

فوج باقاعدہ گوشہ محل

رسالہ حبوشش — عام طور پر لوگ اسے شدی کا رسالہ یا افریکن کیولری کہتے ہین۔ اس رسالہ کی تاریخ یہہ ہے کہ ١٢٧٤ھ ١٨٥٧ء مین راجہ صاحب ونپرتی کی ضلعداری کے زمانہ مین ان کے پاس سو ٣٠ آدمی سرکاری ملازمت مین منتقل ہوے۔ اسکے بعد غدر ١٢٧٥ھ ١٨٥٧ء مین ان سواروں مین ٥٠ سوار اور شریک کیے گئے۔ اور مجموعی حیثیت سے یہہ سب افغانون اور ڈاکوون کی سرکوبی کے لیے راجہ صاحب ونپرتی کی ماتحتی مین دیے گئے۔

سنہ ١٢٨٠ھ ١٨٦٣ء مین یہہ سوار ضلعبندی سے نکالکر گوشہ محل کی باقاعدہ فوج مین شریک کیے گئے ١٢٨٣ھ ١٨٦٦ء مین رسالہ حبوشش کی سلحداری راجہ صاحب ونپرتی سے سرکار عالی نے خریدلی اور ملکپتھل سے چھاونی اٹھاکر مہاراج گنج (بازار شیدی عنبر) واقع حیدرآباد مین قایم کی۔ ١٢٨٦ھ ١٨٦٩ء تک رسالہ مین سوار بڑہتے رہے اور رفتہ رفتہ ان کی تعداد ٢٥٠ ہوگئی۔ بعد ازان ١٢٨٨ھ ١٨٧١ء مین پچاس سوار بڑہاکر ان کی تعداد پورے ٣٠٠ کردی گئی۔

ماہ ذیقعدہ م فبروری ١٢٨٨ھ ١٨٧٢ء مین اس رسالہ کے لیے کیولری بیانڈ قایم ہوا۔ ١٢٩٠ھ ١٨٧٤ء مین رسالہ مذکور ملکپتھل سے خیریت آباد کو منتقل کیا گیا۔ اور اب تک وہین قایم ہے۔ اس عرصہ مین سوارون اور افسرون کی

بودوباش کے لیے بارکین تعمیر ہوئین - اور آفیس کے لیے عمارتین بنائی گئین - رسالہ کے اخراجات اور تعداد کی کیفیت سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ سے لیکر یہان درج کرتے ہین اسمین گھوڑون کی خریداری اور اُن کی خوراک شامل نہین ہی -

تعداد ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		سواران ۲۵۳	[illegible]	بموجب تقرر -	[illegible]
کمیشنڈ افسران - ۶	[illegible]	عملہ و ملازمین بیانڈ - ۷۵	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]
سب کمیشنڈ افسران - ۶	[illegible]	الونس	[illegible]	میزان صادر وغیرہ	[illegible]
نن کمیشنڈ افسران - ۳۴	[illegible]	میزان	[illegible]	صدر میزان رسالہ جوش	[illegible]
میزان افسران - ۴۶	[illegible]	صادر وغیرہ -		۳۷۴	

فرسٹ لانسر — سنہ ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۲ء مین قایم ہوا - ماہ ربیع الثانی م جولائی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء مین راجہ صاحب ونپرتی کے سوار اس رسالہ مین شامل ہوئے - انکی تعداد ۳۰۰ تک پائی جاتی ہی - سالانہ اخراجات کا ہمین حال معلوم نہین ہوا - جب آخر ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ مین امپریل سرویس ٹروپس قایم ہوئی تو اس رسالہ سے ۲۰۰ سوار اسکے لیے منتخب ہوئے - اور باقی سوار تھرڈ لانسر مین شریک کردیے گیے - اب گویا اُسکا نام ہی نام ہی -

سکنڈ لانسر — اس رسالہ کے قیام کا حال ہمین معلوم نہین مگر اتنا پتہ چلتا ہی کہ ابتدا مین ۴۲۱ سوار اور ۴۳ بینڈ نواز اس مین شریک تھے بعد ازآن سنہ ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء مین ان کی تعداد ۳۲۵ تک پہونچی - سنہ ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء مین بیانڈ نواز رسالہ جوش مین شامل کردیے گئے - امپریل سرویس ٹروپس قایم ہونے پر اس رسالہ سے بھی ۲۰۰ سوار اس کے لیے منتخب ہوئے - اور باقی سو سوار تھرڈ لانسر مین شریک کردیے گئے - فرسٹ لانسر کیطرح اب اسکا بھی نام ہی نام باقی ہی -

تھرڈ لانسر — یہہ رسالہ محرم - م فروری سنہ ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء مین قایم ہوا - اس مین راجہ شیوراو سررشتہ دار کے سوار بھی شریک کردیے گیے

نوٹ

سنہ ۱۳۱۱ میں جب امپیریل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اسمین سے ۲۰۰ سوار منتخب کیے گئے لیکن اس کمی کو فرسٹ اور سیکنڈ لانسر کے ۲۰۰ سوار شامل کر کے پورا کیا گیا ۔ اور گویا ۳۰۰ سوار دن کا پورا رسالہ ہو گیا ۔ اس موقع پر اسکے نام مین کسی قسم کا تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا ۔ اور سابق کیطرح تہرڈ لانسر ہی قایم رہا ۔ صفر م سنہ ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء مین بازار شاہی عنبر سے اس رسالہ کی چہاونی خیریت آباد مین منتقل ہوئی ۔ پہلے اسمین بیانڈ بہی تہا مگر اب نہین ہی حقیقی موازنہ کے رو سے اس رسالہ کی تعداد اور رسالانہ اخراجات بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف ذیل مین درج ہین ۔

نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم
افسران		سواران ۲۵۹	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
کمیشنڈ افسران ۔ ۵	[illegible]	عملہ و ملازمین ۔ ۳۷	[illegible]	میزان صادر وغیرہ	[illegible]
سب کمیشنڈ ۔ ۱۴	[illegible]	الوئنس	[illegible]		
نن کمیشنڈ ۔ ۲۱	[illegible]	میزان	[illegible]	صدر میزان ۔ ۳۳۶	[illegible]
میزان ۔ ۴۰	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]		

فرسٹ پلٹن

اس پلٹن کے قیام کی تاریخ کا کچھ پتہ نہ چلا مگر یہہ معلوم ہوا ہے کہ پہلے اسکا چہٹا نمبر تہا ۔ ۲۰ ربیع الاول م ۲۵ نومبر سنہ ۱۳۰۴ھ/۱۸۹۴ء سے اسکا نام بدلکر فرسٹ پلٹن رکھا گیا ۔ سنہ ۱۳۱۵ ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور رسالانہ اخراجات حسب ذیل ہین ۔

نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم
افسران		سب کمیشنڈ افسران ۱۶	[illegible]	میزان ۵۵	[illegible]
کمیشنڈ افسران ۵	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۳۴	[illegible]	جوانان ۔ ۶۰۵	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
عملہ و ملازمین ۵۴	[illegible]	باجہ نوازان ۔ ۲۳	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
الونس ۔	[illegible]	بیانڈ الوانس	۔	میزان صادر	[illegible]
میزان ۶۵۹	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	صدر میزان ۔ ۷۳۷	[illegible]

سکنڈ پلٹن

ہمین نہ تو اس کے قیام کا حال معلوم ہوا ۔ اور نہ کچھہ واقفیت ہوئی ۔ سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور سالانہ اخراجات یہہ ہین ۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
کمیشنڈ افسران ۔ ۵	[illegible]	ملازمین ۔ ۵۴	[illegible]	صادر وغیرہ	۔
نان کمیشنڈ افسران ۔ ۱۶	[illegible]	الونس ۔	[illegible]	بموجب تقرر	[illegible]
نن کمیشنڈ افسران ۔ ۲۴	[illegible]	میزان ۔ ۶۵۹	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
میزان ۔ ۵۵	[illegible]	باجہ نوازان ۔ ۳۷	[illegible]	میزان صادر	[illegible]
جوانان ۔ ۶۰۵	[illegible]	بیانڈ الونس ۔	۔	صدر میزان ۔ ۷۵۱	[illegible]

تہرڈ پلٹن

یہاں انفنٹری شعبان م ۱۲۸۳ھ سنہ ۱۸۶۶ء مین قایم ہوئی ۔ سنہ ۱۲۸۶ھ ۱۸۷۰ء مین سوائے یورپین افسروں کے اسکی تعداد ۷۰۰ سو تک پہونچگئی تھی ۔ اسکے سالانہ حقیقی اخراجات معہ تعداد بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف درج کئے جاتے ہین ۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
کمیشنڈ افسران ۔ ۵	[illegible]	سب کمیشنڈ افسران ۔ ۱۶	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۔ ۲۴	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
میزان - ۴۵	[illegible]	میزان ۶۶۷	[illegible]	بموجب تقرر	[illegible]
جوانان - ۶۰۵	[illegible]	باجہ نوازان ۳۳	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
عملہ وملازمین ۶۲	[illegible]	بیانٹہ الوانس	.	میزان صادر وغیرہ	[illegible]
الونس	[illegible]	صادر	.	صدر میزان - ۷۴۵	[illegible]

فوج تمہ پلٹن

اسکو راجہ پلٹن بھی کہتے ہین - ہمین اسکے قیام کا حال معلوم نہ ہوا - مگر یہہ پتہ ملا ہی کہ اس کے باقاعدہ ہونے اور نمبر ملنے کے پہلے ہی سے اس کے پہرہ جات پیشکار کی دیوڑہی پر قایم تھے - اور اب بھی بدستور قایم ہین ۱۸۸۵ء ۱۳۰۳ف مین گولی پورہ دروازہ کے قریب اس پلٹن کی پختہ چھاؤنی تعمیر ہوئی -

سالانہ اخراجات بابتہ ۱۳۱۵ف معہ تعداد درج کیے جاتے ہین -

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		جوانان - ۶۰۵	[illegible]	صادر وغیرہ بموجب تقرر	[illegible]
کمیشنڈ افسران - ۵	[illegible]	عملہ وملازمین ۵۹	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
سب کمیشنڈ افسران - ۱۶	[illegible]	الونس -	[illegible]		
نن کمیشنڈ افسران ۳۴	[illegible]	میزان - ۶۶۴	[illegible]	صدر میزان - ۷۵۲	[illegible]
میزان ۵۵	[illegible]	باجہ نوازان - ۳۳	[illegible]		

فتح انفنٹری

یہہ انفنٹری ۱۲۸۱ف ۱۸۶۵ء مین قایم ہوئی - اسکو کیپل رجمنٹ بھی کہتے ہین - اسکا تعلق سالار جنگ اسٹیٹ سے ہی فوج باقاعدہ گوشہ محل سے کوئی واسطہ نہین -

سکل انفنٹری

۱۲۷۹ف ۱۸۶۲ء مین قایم ہوئی مگر کسی انتظامی ضرورت کے لحاظ سے ۲۰ دے م ۲۵ نومبر ۱۸۹۴ء ۱۳۰۴ف کو توڑ دی گئی -

اور اسکے کارآمد جوان دوسرے پلٹنون مین شریک کیے گئے ۔

توپخانہ
محرم - م جولائی ۱۸۶۱؁ ۱۲۷۸؁ مین ۶ توپون کے چھکڑے - ۱۸ - بیل اور ۱۲ اسپاہی ایک یورپین کی ماتحتی مین دئے گئے - توپخانہ قایم ہونیکی گویا یہی ابتدا تھی - اسی سال جمادی الثانی ۱۲۷۸؁ مین ۶ توپون اور ۱۱۸ آدمیونکا اضافہ ہوا - جمادی الاول م نومبر ۱۸۶۲؁ ۱۲۷۹؁ مین راجہ صاحب ونپرتی کے علاقہ کی ۶ توپین اور ۴۰ - آدمی اور شریک کیے گئے - ربیع الاول م اگست ۱۸۶۴؁ ۱۲۸۱؁ مین ۱۸ - توپین اور آئین جن مین سے ۹ بکارآمد تھین - باقی بیکار بیکار توپین یون ہی ڈال دی گئین اور کارآمد توپون مین ہاتھی جوتے جانے لگے - اسی سنہ مین توپخانہ کا بھانڈ قایم ہوا - ربیع الاول م اگست ۱۸۶۵؁ ۱۲۸۲؁ مین ۱۲ - گزنال اور ۹ توپین سکندرآباد کے انگریزی توپخانہ سے آئین - اسکے بعد تمام توپون کو ترتیب دیکر ۲ بیٹریان قایم کی گئین - اور ہر بیٹری مین ۶ توپون کا ہونا لازمی قرار پایا - ربیع الاول م جولائی ۱۸۶۶؁ ۱۲۸۳؁ مین ان توپون مین گھوڑے جوتے گئے - اور فرسٹ نمبر بیٹری نام رکھا گیا - اسیطرح بیل جوتنے کی ۳ بیٹریان قایم ہوئین - لیکن چند روز کے بعد ان سب کی ایک مستقل بیٹری قایم کرکے بیلون کے بجائے گھوڑے استعمال کرنا شروع کیے - اسکا نام سیکنڈ بیٹری ہی ہے - گھوڑون اور بیلون کی خرید اور اُن کے خرچ خوراکی کے علاوہ ۱۳۱۵ف کے سالانہ اخراجات اور آدمیونکی تعداد ہم ذیل مین درج کرتے ہین ۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران کمیشنڈ افسران - ۸	[illegible]	ملازمین معہ بانڈ نوازان - ۲۰۶	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]
نن کمیشنڈ افسران - ۷	[illegible]	الونس	[illegible]		
نن کمیشنڈ افسران - ۱۳	[illegible]	میزان مشاہرہ - ۲۰۶	[illegible]	میزان صادر	[illegible]
میزان افسران - ۲۸	[illegible]	صادر	.	میزان میزان اخراجات توپخانہ -	[illegible]
گولندازان - ۱۸۷	[illegible]	صادر بموجب تقرر -	[illegible]	۴۲۱	

کمسریٹ
اسکے ابتدائی قیام کا حال معلوم نہین ہوا - اسکے ذریعہ سے رسد رسانی کا انتظام ہوتا ہے - اور باربرداری کیلیے

گاڑیاں ہر وقت موجود رہتی ہیں ۔ سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس سال ... روپے خرچ ہوئے جس میں رسالہ حبوش و توپخانہ کی خریدی اسپان و خوراک شامل ہے ۔

میڈیکل افسر — سنہ ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء میں فوج باقاعدہ گوشہ محل کے لیے میڈیکل افسر کا تقرر ہوا ۔ اور اسپر سرجن میک کالم انسپکٹر آف دی ہاسپٹل کے عہدہ پر مقرر کیے گئے حقیقی موازنہ سنہ ۱۳۱۵ف کے رو سے ... خرچ دواخانہ کا ہے ۔

وردیان — شوال م فروری سنہ ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۹ء میں فوج باقاعدہ گوشہ محل کے تمام رسالوں اور پلٹنوں کو ایک وضع کی وردیان تقسیم ہوئیں ۔

بندوقین — پہلے تمام پلٹنوں کو پھولدار بندوقین دی گئی تھیں اور انہیں سے کام لیا جاتا تھا ۔ بعد ازاں اوائل ماہ آذر سنہ ۱۳۱۵ف میں انگریزی فوج سے ہنری مارٹن تھرڈ ہینڈ بندوقین منگا دی گئیں ۔ پہلے صرف فرسٹ ۔ سیکنڈ اور تھرڈ انفنٹری کو بندوقین ملی تھیں لیکن چند ماہ بعد فورتھ انفنٹری کو بھی اسی قسم کی بندوقین دی گئیں ۔ اور رسالہ حبوش کو بھی دی گئیں ۔

متفرق امور — ۱ ۔ ۲۶ ذیحجہ م ۲۵ جون سنہ ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۲ء کو میجر راک تمام فوج باقاعدہ پر انسپکٹر جنرل کے عہدہ سے مقرر ہوئے بعد ازاں ربیع الاول ۔ م ۔ اگسٹ سنہ ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء سے اس عہدہ کا نام کمانڈر کا لقب قرار دیا گیا ۔ ۲ ۔ مسٹر نیول عہدہ کپتنی سے عہدہ میجری پر ۱۷ ۔ دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو مقرر ہوئے ۔ ۳ ۔ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو کپتان ٹی ۔ ڈی جی ۔ مکارٹی کو میجر کا درجہ عطا ہوا ۔ ۴ ۔ بہ سبب انتقال کرنل نیول کمانڈر افواج باقاعدہ حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت ۱۲ صفر م ۱۴ جولائی سنہ ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء کو لفٹننٹ کرنل افسر الملک بہادر نے فوج باقاعدہ کمانڈری کا چارج لیا ۔

گولکنڈہ برگیڈ

توپخانہ — یہہ توپخانہ پہلے جبشی کے نام سے موسوم تھا ۔ بعد ازاں توڑ کر نظم جمعیت میں شریک کیا گیا ۔ اور اسکے سررشتہ دار راجہ درگا پرشاد مقرر ہوئے ۔ ۱۷ ذیقعدہ م ۲۹ اگسٹ سنہ ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء کو توپخانہ کرنل نواب افسر الملک بہادر کی ماتحتی میں دیا گیا ۔ اور گولکنڈہ برگیڈ میں شامل ہوا ۔ راجہ درگا پرشاد سررشتہ دار

اور چودھری بالکشن داس علاقہ رتھ خانہ سرکار عالی کی سعی اور کوشش سے باقاعدہ آراستہ کیا گیا۔ چودھری بالکشن داس پہلے صوبہ دار تھے پھر لفٹننٹ مقرر ہوئے۔ اس توپخانہ مین ۶ توپین اور ۶۰ بیل ہین حقیقی موازنہ کی روسے ۱۳۱۵ ف کے اخراجات کا نقشہ ذیل مین درج ہی۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران		گولندازان وغیرہ - ۱۳۹		خوراکی خرگاوان توپخانہ	[illegible]
کمیشنڈ افسران - ۳	[illegible]	الونس	[illegible]	و مد مختصہ	
نن کمیشنڈ افسران و سب	[illegible]	میزان - ۱۴۲	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
کمیشنڈ افسران و جوانان و		صادر بموجب تقرر -	[illegible]	میزان توپخانہ - ۱۴۲	[illegible]

رسالہ پہلے صاحب رزیڈنٹ بہادر سر رچرڈ میڈ کی سفارش سے کپتان قاسم علیخان رسالہ گولکنڈہ کے کمانڈر مقرر ہوئے تھے۔ جب انھون نے ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ کو ۶ ماہ کی رخصت لی تو رسالہ کی کمان کرنل نواب افسر الملک بہادر کے سپرد کی گئی۔ اسوقت رسالہ مین سوارونکی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ نہ تھی۔ آپ نے اپنے زمانہ مین رسالہ کو باقاعدہ طور پر آراستہ کیا اور انہین کے زمانہ مین کیولری مینٹ قایم ہوا۔ چند سال کے بعد نواب عالم علیخان مرحوم (دلاور نواز جنگ) علاقہ نظم جمعیت کے ۳۰۰ سوار لیکر اس رسالہ مین شریک کردیے گئے اور رسالہ کے سوارونکی تعداد ۶۰۰ تک پہونچ گئی۔ جب امپیریل سروس ٹروپس قایم ہوئی تو اس رسالہ کے ۳۰۰ سوار اسمین شریک کردیے گئے۔ اس رسالہ کے اخراجات کا تخمینہ ہم سنہ ۱۳۱۵ ف کے حقیقی موازنہ کی روسے ذیل مین درج کرتے ہین۔

نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم
افسران		کمیشنڈ افسران و کمیشنڈ افسران ۲۳	[illegible]	نن کمیشنڈ افسران ۴۳	[illegible]

نام الابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الابواب معہ تعداد نفری	رقم
میزان افسران - ۱۱	[illegible]	ملازمین غیر جنگی و پیادہ ۳۰	[illegible]	صادر معہ الابواب مختصہ	[illegible]
سواران - ۲۲۹	[illegible]	الونس -	[illegible]	صدر میزان - ۳۷۳	[illegible]

پلٹن

ابتدا مین مختلف لوگون کو علاقہ نظم جمعیت کے مختلف سررشتون سے انتخاب کیا - انکی تعداد ۰۰ ۸ تھی - اس جماعت کو رجمنٹ کے نام سے موسوم کیا - اور کپتان لوئیس ڈگلاس کمانڈر پیدل رجمنٹ چہارم باقاعدہ اسکے افسر مقرر کیے گئے - لیکن ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو کپتان صاحب کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اسکے افسر اعلی مقرر ہوئے -

نواب صاحب کو رجمنٹ کے پورے اختیارات دیے گئے - اور انہون نے ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو کمی دروازہ مین قلعہ گولکنڈہ کے اندر اس رجمنٹ کی چھاونی ڈالی - بعد ازان علاقہ نظم جمعیت سے بھولا ناتھ کمندان سررفتہ گوبند پرشاد اور علاقہ گلاب سنگھ کمندان کی لین کے سپاہی اس رجمنٹ مین شریک کیے گئے - اور افسر مقرر ہوئے - ابتدا مین نہ تو ہتیار درست تھے اور نہ وردیان ایک وضع کی تھین اس لیے سپاہیون کو ایک وضع کی وردیان دی گئین - اور بنسی راجہ کے کارخانہ کی تیار کی ہوئی بندوقین ملین - رجمنٹ مین شریک ہونے کے وقت پہلے سپاہیون کو ۷ ماہوار ملتی تھی مگر بعد کو ۸ کر دیے گئے - اسکے چند روز بعد جسطرح گوشہ محل کی باقاعدہ فوج کو تنخواہ ملا کرتی تھی اسیطرح انکی تنخواہ بھی مقرر ہوئی - سنہ ۱۳۱۵ف مین اس رجمنٹ کو تھرڈ ہنڈ ہنری مارٹن بندوقین دی گئین - اس رجمنٹ کے حقیقی اخراجات بابتہ موازنہ سنہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج ہین -

نام الابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام الابواب معہ تعداد نفری	رقم
افسران		نن کمیشنڈ افسران - ۷۷	[illegible]	جوانان - ۵۵۷	[illegible]
کمیشنڈ و سب کمیشنڈ افسران - ۲۳	[illegible]	میزان افسران - ۱۰۰	[illegible]	بیانڈ نوازان - ۳۷	[illegible]

نام ابواب معہ تعداد نفری	رقم	نام ابواب مع تعداد نفری	رقم	نام ابواب مع تعداد نفری	رقم
ملازمین (غیر جنگی) ۶۴ الونس	[illegible] / [illegible]	صادر بموجب تقرر و ابواب مشترکہ۔	[illegible]	صدر میزان - ۵۸،	[illegible]

۱۳۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ روز پنجشنبہ کو فوج گولکنڈہ نواب افسر الملک کی نگرانی مین دی گئی۔ اور جمعیت نظام محبوب (فوج میسرم) بھی نواب ممدوح کے ماتحت کردی گئی۔ مولوی محمود صاحب ناظم نظم جمعیت نے ہتیار بنانیکا کارخانہ قایم کیا تھا۔ اُسکو اُسی تاریخ نواب موصوف کے ماتحت کیا گیا۔ جو قلعہ گولکنڈہ مین موجود ہے

پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر

۲۶۔ شہر یور م ۱۲۹۹ف ۴ اگسٹ سنہ ۱۸۹۰ع کو رسالہ جوش جو اب پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر کے نام سے موسوم ہے۔ نواب سر آسمانجاہ مرحوم کے عہد وزارت مین قایم ہوا۔ اسکے ابتدائی حالات یون ہین کہ جمعداران علاقہ نظم جمعیت سے جوش منتخب ہوئے اور ضعیف سلحداروں کے گھوڑے لیکر ان کی سواری مین دئے گئے۔ اسوقت اس رسالہ کے سوارونکی تعداد ۰۰۰ اتھی۔ اور نواب صف افگن جنگ (نواب تاٹر بن) اسکے کمانڈر تھے۔ رسالہ کی چھاونی بھی تاٹر بن ہی مین قایم ہوئی تھی لیکن جب ۶ آذر م ۱۳۰۵ف ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۵ع کو صف افگن جنگ کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اس کے کمانڈر مقرر ہوئے تو انہون نے اسکی چھاونی ملک پیٹھہ مین قایم کی اور پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسر اسکا نام رکھا۔ یہہ رسالہ صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد کے بدرقہ کا کام دیتا ہے حقیقی مواز نہ کی رو سے سنہ ۱۳۱۵ف مین سوارونکی تعداد ۱۱۲۔ اور سالانہ خرچ [illegible] ہے۔

نظام محبوب اسکو فوج میسرم بھی کہتے ہین - ۱۶ - خورداد م ۱۲۸۰ف ۲۷ اپریل ۱۸۷۱ع کو بمقام محل تاراتی واقع قلعہ گولکنڈہ قایم ہوئی لیکن ۲۰ ماہ مذکور م یکم مئی کو وہان سے کیشوگری عرف چنارائی گٹہ کو منتقل کی گئی بعد ازان ۱۱ تیر م ۳ جون ۱۲۸۰ف ۱۸۷۱ع کو یہ جمعیت کیشوگری سے میسرم روانہ کی گئی اور وہان ۱۳ شہریور سنہ ۱۲۸۲ف کو اس جمعیت کے ۰۰۰ اجلان کردیے گئے۔ یکم مہر م ۱۲۸۳ف ۱۴ اگسٹ ۱۸۷۳ع کو کوتوالی سے افغانی جمعیت منتقل کرکے اس مین

شریک کی گئی۔ ۱۰ آبان ۱۲۹۶ف ۱۵ ستمبر ۱۸۸۶ء کو جمعیت کا ہیڈ کوارٹر بیسرم کے بجائے کیشوگری مقرر ہوا۔ اس جمعیت مین سواے عربون اور روہیلون کے اور کوئی قوم شریک نہین۔ جب گولکنڈہ برگیڈ نواب افسر الملک بہادر کے تحت مین ہوا تو اس جمعیت کے افسر بھی وہی مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۳۱۵ف کے حقیقی اخراجات کا تختہ موازنہ کی روسے ذیل مین درج ہے۔

نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر	رقم
افسران سرگروہ	•	حوالداران۔ ۴۲	[illegible]	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
عہدہ داران ماتحت۔ ۱۹	[illegible]	نایکان۔ ۸۰	[illegible]	ابواب مشترکہ	[illegible]
میزران افسران۔ ۱۹	[illegible]	بیوگلرس۔ ۱۰	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]
علمہ۔ ۱۰	[illegible]	جوانان۔ ۸۶۶	[illegible]	میزران جمعیت۔ ۱۲۲۸	[illegible]
صوبیداران ۱۱	[illegible]	بیانڈ نوازان۔ ۲۶	[illegible]	متعلقہ شفاخانہ۔ ۱۶	[illegible]
جمعداران ۲۱	[illegible]	زمرہ طفلان و ملازمان۔ ۱۳۳	[illegible]	صدر میزران جمعیت	[illegible]
کلرحوالداران ۱۰	[illegible]	الاونس	[illegible]	نظام محبوب۔ ۱۲۳۴	[illegible]

والنٹیر

نظام والنٹیر

جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ م اپریل ۱۸۸۵ء مین نواب سالارجنگ ثانی وزیر دکن نے صاحب رزیڈنٹ مسٹر کارڈری کی معرفت گورنمنٹ ہند سے تحریک کی کہ حیدر آباد مین ماؤنٹیڈ والنٹیر قائم ہونے کی اجازت دیجائے تو سرکار عظمت مدار نے نہایت خوشی کے ساتھ اسکی منظوری دی اور اسطرح ملک کی ایک متقدر جماعت کو فنون سپہ گری سیکھنے کا موقعہ ملا۔ ۳۔ رجب ۱۳۰۲ھ کو نواب صاحب نے حیدر آباد کے معززین اور جمعداروں کا ایک جلسہ منعقد فرمایا۔ اور حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ جن صاحبون کو ملک کی خدمت کرنی منظور ہو وہ اپنے ذاتی اخراجات سے والنٹیر کورس مین شریک ہون۔ آپ کی تحریک کچھ ایسی موثر تھی کہ اس جلسہ کے اندر ۹۸ معززین نے کورس کی فہرست مین نام درج کرائے۔ رفتہ رفتہ اسکو ترقی ہوئی اور بہت سے شرفا

اس مین شریک ہو گئے - مہر سنہ ۱۲۹۸ف مین شرکار کی تعداد ۱۲۵ تک پہونچ گئی - پہلے اس مین "دارالتفریح" کے نام سے ایک کلب تھا - مگر ۲۱ شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ / ۱۲۹۵ف کو اس کلب کا نام بدل کر والنٹیر کلب رکھا لیا - ابتدا مین صدر محبس کے پیچھے میدان مین قواعد ہوا کرتی تھی - پھر چند روز کے لیے باغ عامہ مین اسکا کیمپ قایم ہوا - اور فتح میدان مین قواعد ہوتی رہی - نواب منیر الملک اور راجہ مرلی منوہر بہادر اپنی ڈیوٹی پر تشریف لایا کرتے تھے - مسٹر ہارون قاسم کی شاپ سے اس کورس کے تمام شرکا کیلیے ایک ہی وردی تیار کرائی گئی - اور انکی قیمت ہر شخص سے دلائی گئی - ۱۶ رمضان سنہ ۱۳۰۲ھ کو جب اعلیحضرت قدر قدرت حضور بندگانعالی کوہ نیلگری سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے تو والنٹیر گارڈ اپنی خوش وضع وردیان پہنے ہوئے باقاعدہ اسٹیشن پر موجود تھا - اور اس نے اسٹیشن سے مبارک خلوت تک حضور انور کی سواری کے ساتھ بدرقہ کی ڈیوٹی ادا کی - بندگانعالی کو اس سے از حد مسرت ہوئی - اور حضور پرنور نے اپنی خوشی کا اظہار یون فرمایا کہ ۲۵ رمضان سنہ مذکور کو فتح میدان تشریف لے گئے اور والنٹیرون کی قواعد ملاحظہ فرمائی - اس روز بھی اس جماعت نے سواری مبارک کے بدرقہ کی خدمت انجام دی - بعد ازان نواب سالار جنگ ثانی اور نواب سر آسمانجاہ بہادر نے اسکی جانب توجہ کم کردی اس لیے اس کی پہلی سی حالت نہ رہی -

سنہ ۱۲۹۸ف مین سرکار عالی کی جانب سے اس کے خرچ کے لیے عہ للعہ ماہانہ مقرر ہوئے مگر اس پر عمل درآمد نہ ہوا - بعد ازان اس رقم مین ایک دم سے تخفیف کردی گئی اور للعہ مقرر ہوئی - یہہ رقم سنہ ۱۳۰۳ف تک خزانہ شاہی سے ملتی رہی - اور سنہ ۱۳۰۴ف مین اسکا ملنا موقوف ہوگیا - باوجود سرکاری امداد بند ہو جانے کے کورس کے ملازمین ماہوار رہا ب بلا تنخواہ ڈھائی سال تک اپنی خدمت بجالاتے رہے اور امدادی رقم کے لیے سرکار مین بہت کوشش کرنے کے بعد ۱۳ آبان سنہ ۱۳۰۶ف کو کبنٹ کونسل مین یہہ طے پایا کہ اس کورس کے لیے عہ ماہانہ روپیہ سالانہ بطور امداد سرکار سے ملا کرین - اسکے بموجب ابتک یہ رقم جاری ہے - ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۷ھ کو نواب نظام یار جنگ خان خانان بہادر (معین المہام فوج) سرکردہ نظم والنٹیر مقرر ہوئے - وسط ماہ صفر سنہ ۱۳۲۶ھ مین کپتان ممتاز یار الدولہ مگر انکا روالنٹیر بنائے گئے -

پہلے اسکی کپتان احمد صاحب اڈجوٹینٹ تھے۔ جب ۲۲ شوال ۱۳۱۸ھ کو انھون نے انتقال کیا تو انکی بجائے کپتان سوبہار او صاحب اسکے کمانڈر افسر مقرر ہوئے۔ (آپکا بھی انتقال ہوگیا)

برٹش والنٹیر شعبان م جولائی ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۲ء کو برٹش والنٹیر قایم ہوا۔ اسمین سکندر آباد اور چادرگھاٹ کے باشندون کے لیے ۲ جدا جدا کمپنیان بنائی گئین۔ والنٹیر کا کلب کئی بار قایم ہوا اور شکست ہوا۔ اب اسپریل پوسٹ آفس کے قریب اسکا ایک کلب موجود ہی۔

حالات فائر توپ فائر توپ روزانہ۔ ۱۰ شوال م ۱۲ ڈسمبر ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء سے صبح کے ۴ بجے۔ ۲ پہر کے ۱۲ بجے اور شب کے ۸ بجے ۹ پونڈ والی توپ مین ڈیڑہ پونڈ کی تھیلی ڈالکر توپخانہ گوشہ محل کی جانب سے حوض گوشہ محل پر روزانہ فیر ہونا شروع ہوا۔ بعد ازین آخر ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۸ء سے ۸ پونڈ کی توپ مین چار پونڈ کی تھیلی ڈالکر حسب معمول۔ ۳ مرتبہ گوشہ محل کے حوض پر فائر ہونا شروع ہوا۔ لیکن اسکی آواز زیادہ ہونے کے سوائے دھماکا بھی زیادہ ہوتا تھا۔ اور اندیشہ تھا کہ گوشہ محل کے قرب و جوار کے مکانات کو صدمہ نہ پہنچے۔ اس لیے ۲۹ ذیحجہ م ۱۸ اسپٹمبر ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء سے گوشہ محل کے بجائے خیریت آباد سے فیر ہونا شروع ہوا۔ اب بھی وہین سے فائر ہوتا ہی۔

فائر توپ چاندرات ۳۰ ذیقعدہ م ۱۷ ڈسمبر ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء سے چاندرات کی علامت ظاہر ہونیکی غرض سے ۳ فیر ہونیکا آغاز ہوا۔ اسکا سلسلہ ابتک جاری ہی۔

فائر توپ بعد نماز عیدین ۱۰ ذیحجہ ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء سے عید قربان کے خطبہ کے بعد توپ کا فیر ہونا آغاز ہوا اور ۱۲۹۰ھ سے عید رمضان کے روز بھی فیر ہونا شروع ہوا۔ اسکا سلسلہ بھی ابتک جاری ہی۔

فائر توپ بوقت آغاز لنگر ۵ محرم ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء سے بزمانہ میجر راک سرگروہ فوج باقاعدہ لنگر نکلنے کی علامت عام طور پر ظاہر ہونے کی غرض سے دہلی دروازہ کے قریب موسی ندی مین ایک توپ فیر ہونا شروع ہوئی۔ اور چند سال تک اسکا سلسلہ جاری رہا اسکے بند ہونیکا سنہ ہمین معلوم نہین ہوا۔

اعلیحضرت کے اعزاز مین فیر ۹ جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء سے گوشہ محل کے توپخانہ سے عند الضرورت اعلیحضرت بندگانعالی کے اعزاز مین ۲۱ توپین سر کی جاتی ہین مگر اس کے قبل جلسی کے توپخانہ سے سلامی ہوا کرتی تھی

سلامی صاحب رزیڈنٹ ۵ ذیقعدہ م ۱۴ ڈسمبر ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء سے توپخانہ گوشہ محل سے صاحب رزیڈنٹ کے

آمد و رفت کے موقع پر ۱۳ - توپین سر ہوتی ہین اور اسکے قبل جلسی کے توپخانہ سے سر ہوتی تھین -

فائر توپ از مقام حویلی قدیم - ابتدائے ماہ تیرم ماہ مئی ۱۸۸۴ء ۱۲۹۳ف سے صبح کے ۴ بجے دن کے ۱۲ بجے - اور حویلی قدیم
شب کے ۸ بجے حویلی قدیم سے روزانہ توپین فیر ہونا شروع ہوئین - فیر کے اخراجات کی نسبت اختلاف ہی
سرکار سے ماہ ماہانہ کی منظوری تھی مگر موجودہ اخراجات کے لحاظ سے ۵ سے ۶ تک بارود وغیرہ مین
صرف ہوتے تھے -

سنہ ۱۳۱۴ف سے اس فیر کے اخراجات کا تعلق علاقہ صرف خاص کے بجائے قلعہ گولکنڈہ سے ہوگیا - پہلے توپ کے
فیر کرنے کے لیے سوا سیر سے زیادہ بارود صرف ہوتی تھی لیکن اس سے دہما کا ہوتا تھا - اسوجہ سے حضرت بندگانعالی
کے ارشاد کے بموجب تین پاؤ کی تھیلی ڈالی شروع ہوئی - اب بھی اسی پر عملدر آمد ہے -

فائر توپ ماہ صیام - ماہ رمضان مین سحر اور افطار کے موقع پر جو توپ فیر ہوتی ہی اسکی ابتدا کا سنہ ہمین نہین ملا ماہ صیام
لیکن یہہ کہا جاسکتا ہو کہ حضور انور کی حکمرانی کے ۴-۵ سال کے بعد اسکا آغاز ہوا -

۲۸ رمضان م ۲۱ جون ۱۸۸۷ء ۱۳۰۴ف کو ملکہ سلطنہ قیصر ہند کے پنجاہ سالہ جشن جبلی کا جلسہ تمام ہندوستان مین منایا گیا سلامی سالگرہ
اُس تقریب مین سکندر آباد کے پریڈ گراؤنڈ پر برٹش فوج نے سلامی دی - اور اسمین فوج باقاعدہ سرکارعالی
بھی شریک تھی -

۶ ربیع الثانی م ۲۲ جنوری ۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ف سے نواب افسر الملک بہادر کمانڈر کے سرکردگی مین لنگر حوض کے
میدان مین اعلیحضرت قدر قدرت کے سالگرہ مبارک مین سلامی دینے کا طریقہ جاری ہوا - اور اسمین صرف
گولکنڈہ برگیڈ اور فوج بیسرم شریک ہوتی تھی لیکن فوج باقاعدہ گوشہ محل مین سالگرہ کی سلامی کا طریقہ
کس سنہ سے جاری ہوا - اسکا پتہ نہ چلا صرف اسقدر معلوم ہوا ہو کہ سالگرہ مبارک کے روز آصف نگر کے
میدان مین فوج باقاعدہ کی (صبح مین) سلامی ہو چکنے کے بعد نواب مدار المہام وغیرہ یہان سے
فارغ ہو کر لنگر حوض گولکنڈہ برگیڈ کی سلامی ملاحظہ کرنے کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے - چند سال کے بعد
دونون فوجون کی سالگرہ کی جداگانہ سلامی کا طریقہ موقوف ہوا - بزمانہ کرنل نیول سرکردہ فوج باقاعدہ
گوشہ محل لنگر حوض کے میدان مین دونو فوجون نے سلامی دینا شروع کی اور اب تک وہی طریقہ جاری ہی -

متفرق امور

۱۱ ذیقعدہ م ۲۷ ستمبر ۱۸۸۴ء ۱۳۰۱ف سے ایوان شاہی پر فوج میسرم کے پہرہ جات قایم ہوئے۔

ماہ ذیحجہ م ماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء ۱۳۰۳ف سے پلٹن صرف خاص نواب افسر الملک بہادر کے زیر نگرانی کردی گئی

اور ۱۳۰۵ھ مین پلٹن مذکور کی چھاونی ملک پیٹھہ مین تعمیر ہوئی۔

۱۴ شوال م ۲۹ مارچ ۱۸۹۶ء ۱۳۰۵ف سے فتح میدان مین بوقت شب ملٹری ٹورنمنٹ کا آغاز ہوا۔ اور

۵ روز تک شب مین فوجی کرتب ہوتے رہے۔

۵ رجب ۱۳۱۹ھ ۱۳۱۱ف کو کپتان نواب عثمان یار الدولہ متعلقہ رسالہ قلعہ گولکنڈہ عہدہ اعزازی کپتان اور

سب لفٹنٹ شاہ مرزا بیگ متعلقہ رسالہ فسٹ لانسرز امپیریل ٹروپس دحال اڈیکانگ مہاراجہ مدالمہام

کو عہدہ اعزازی لفٹنٹ علاقہ باڈی گارڈ کے عہدہ پر سرفرازی ہوئی۔ اور ۳ اسفندار م ۵ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۳۱۶ف کو

کپتان نواب عثمان یار الدولہ میجری کے رینک سے سرفراز فرمائے گئے۔

۲۰ رمضان ۱۳۲۰ھ اعلیحضرت نے بمراحم خسروانہ افسران مندرجہ ذیل کو بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء ۱۳۱۲ف

اپنی باڈی گارڈ کے آنریری کپتانی کا درجہ عطا فرمایا۔ کپتان ہاشم نواز جنگ بہادر۔ رسالہ دوم

حیدرآباد امپیریل ٹروپس کپتان ممتاز یار الدولہ بہادر سرکردہ پلٹن صرف خاص آنریری

کپتان گیسو دراز خان علاقہ رسالہ گولکنڈہ۔ ~~۱۹ رمضان ۱۳۲۲ھ کو مرض نمونیا سے~~

۱۹ رمضان ۱۳۲۲ھ کو مرض نمونیا سے عین عالم شباب مین انتقال ہوا۔ آپ

قلعہ گولکنڈہ کے قلعہ دار اور نواب افسر الملک بہادر کے داماد بھی تھے۔

۲۶ رمضان م ۲۳ ڈسمبر ۱۹۰۲ء ۱۳۱۲ف کو حضور شہنشاہ ہند نے میجر نواب

افسر الملک بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ کمانڈر فوج باقاعدہ سرکار عالی کو اپنی فوج مین اعزازی

لفٹننٹ کرنل کے عہدہ پر ترقی فرمائی۔

پیشگاہ اقدس سے بکمال مراحم خسروانہ کپتان ماہر الدولہ بہادر مستقل معتمد فوج کو ۱۳ اردی بہشت م

۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء ۱۳۱۵ف کو میجری کا رانک مرحمت ہوا۔

۱۸ رمضان ۱۳۲۴ھ کو عربون نے تنخواہ کے بارے مین وزیر یار الدولہ ناظم نظم جمعیت کو دفتر مین روک لیا تھا

جسپر ۲۱۲ عربون کو تنخواہ دیکر ۲۲ شوال ۱۳۲۴ھ روز یکشنبہ کو ٹرین مین بحفاظت گارڈ نظم جمعیت بمبئی روانہ کیے گئے۔

صدر تختہ اخراجات امپریل سروس ٹروپس بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۲	۶	کمانڈر اسٹاف	[illegible]			متفرق	[illegible]
۴۰۷	۴۰	اول لانسر	[illegible]	۸۱۶	۸۶	میزان	[illegible]
۴۰۷	۴۰	دوم لانسر	[illegible]	۰	۰	۰	۰

صدر تختہ حقیقی اخراجات فوج باقاعدہ بابتہ ۱۳۱۵ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۰	۵۱	دفتر معتمد فوج۔	[illegible]	۶۶۰	۹۲	چوتھی پلٹن	[illegible]
		جمعیت باقاعدہ گوشہ محل				خریدی اسپان وبرگاوان	
۴	۴۵	کمانڈر اسٹاف	[illegible]			برای رسالہ جبوش وغیرہ	[illegible]
۲۹۹	۲۲۹	رسالہ جبوش	[illegible]			خوراکی	[illegible]
۲۹۹	۳۷	تھرڈ لانسر	[illegible]			دواخانہ	[illegible]
۲۳۲	۲۲۲	توپخانہ	[illegible]			متفرقات	[illegible]
۶۶۰	۸۲	پہلی پلٹن	[illegible]			میزان فوج باقاعدہ	[illegible]
۶۶۰	۹۹	دوسری پلٹن	[illegible]				
۶۶۰	۹۵	تیسری پلٹن۔	[illegible]	۳۴۶۵	۱۱۹۷	صدر میزان۔	[illegible]

صدر تختہ حقیقی اخراجات گولکنڈہ بریگیڈ بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۲	۲۴	کمانڈر اسٹاف۔	[illegible]	۰	۸۰	ورکشاپ	[illegible]
۱۱۸	۲۱	توپخانہ۔	[illegible]			متفرقات	[illegible]
۳۰۰	۷۳	رسالہ۔	[illegible]				
۶۵۳	۱۱۲	پلٹن۔	[illegible]	۱۰۷۳	۳۱۰	میزان	[illegible]

صدر تختہ حقیقی اخراجات نظم جمعیت بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

تعداد نفری	نام ابواب	رقم	تعداد نفری	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
	الف				
۶۸	محکمہ نظم جمعیت۔	[illegible]		متفرق۔	[illegible]
۳۲۵۷	رسالہ خاص الف سواران۔	[illegible]		میزان الف و ب متفرق۔	[illegible]
	ب			ت	
	رسالہ خاص پیدل۔			امتیازیان۔	[illegible]
۵۲۶	بارگیران۔	[illegible]		اطفال کمسن	[illegible]
۵۷۴۰	عرب۔	[illegible]	۱۲۲۵	جمعیت نظام محبوب۔	[illegible]
۵۱۱۵	لین۔	[illegible]	۵۰۵	جوانان احتشام قلعہ جات۔	[illegible]
۸۲۹	سندیان۔	[illegible]	۵	والنٹیران	[illegible]
۳۸۸	برقندازان۔	[illegible]		میزان۔ ت	[illegible]
۱۱۳	راٹھور۔	[illegible]		میزان فوج بیقاعدہ	[illegible]
۷۷	کرناٹک۔	[illegible]		بارود خانہ	[illegible]
۹۵	ملازمین متفرق باندار ان وغیرہ۔	[illegible]	۱۷۹۴۰	میزان کل	[illegible]
۱۶۲۰۸	میزان پیدل۔ ب	[illegible]			

حاصل تختہ حقیقی اخراجات افواج سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ ف

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۳۴۶۵	۱۱۷۷	دفتر معتمدی فوج جمعیت باقاعدہ	[illegible]			محکمہ ناظم جمعیت بیقاعدہ جنگی و غیر جنگی ۔	[illegible]
۸۱۶	۸۶	امپیریل سرویس ٹروپس ۔	[illegible]				
۱۰۷۳	۳۱۰	گولکنڈہ بریگیڈ ۔	[illegible]	۵۳۵۴	۱۵۷۲	جملہ میزان افواج جنگی و غیر جنگی ۶۹۲۶	[illegible]
						۲۴۸۶۷	

تختہ وزرائے افواج علاقہ سرکار عالی

نمبر شمار	نام وزرا	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	منصرم یا مستقل	کیفیت
۱	نواب میر سعادت علیخان منیر الملک	۲۸ اردی بہشت ۱۲۹۳ ف	۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ ف	[illegible]	مستقل	تاریخ ۲۲ اسفندار ۱۲۹۹ ف کو آپ کا انتقال ہوا ۔
۲	نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ	۳۱ فروردی ۱۲۹۹ ف	۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ ف	[illegible]	"	آپ معین المہام فوج اور ریاست ایک ساتھ ہوئے لیکن آپ کی سرفرازی خدمت مدار المہامی معین المہامی فوج کا جائزہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کو دیا ۔
۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار	۱۸ اسفندار ۱۳۰۲ ف	۲۰ مہر ۱۳۱۰ ف	۔	"	مہاراجہ موصوف مدار المہامی کی خدمت سے سرفراز ہوئے معین المہامی فوج پر نواب ظفر جنگ کا تقرر ہوا ۔
۴	نواب ظفر جنگ شمس الملک	۲۰ مہر ۱۳۱۰ ف	۶ اسفندار ۱۳۱۶ ف	[illegible]	منصرم	تاریخ ۶ اسفندار کو آپ کا انتقال ہوا ۔
۵	نواب نظام یار جنگ خانخانان بہادر	۱۱ شہریور ۱۳۱۶ ف	۔	[illegible]	"	موجود

تختہ معتمد فوج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی ۔

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	تقرر تنخواہ	منصرم یا مستقل	کیفیت
۱	میجر پرسی گاف	۱۴ شہریور ۱۲۸۶ ف	۱۶ آذر ۱۲۹۵ ف	۔	۔	صاحب موصوف نے اس خدمت کا استعفا دیا ۔
۲	مسٹر برجن	۱۴ آذر ۱۲۹۵ ف	۱۶ خورداد ۱۲۹۸ ف	۔	۔	مسٹر مذکور کا انتقال ہوا ۔ اور معتمدی باقاعدہ کا دفتر معتمدی بیقاعدہ میں ضم ہوا ۔

نشان	نام معتمد	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	منفرم یا مستقل	کیفیت
۳	میجر پرسی گاف	۱۷ خورداد سنہ ۱۲۹۸ ف	۵ ردی سنہ ۱۳۱۲ ف	•	•	۵ ردی سنہ الیہ کو وظیفہ ہوا۔

تختہ معتمد فوج بیقاعدہ و باقاعدہ۔

نشان	نام معتمد	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	منفرم یا مستقل	کیفیت
۱	راگھوندر راؤ صاحب	•	•	•	•	تاریخ تقرر اور علحدگی معلوم نہوئی
۲	راجہ سری نواس راؤ بھنا صاحب	سنہ ۱۲۸۵ ف	آبان سنہ ۱۲۸۸ ف	•	•	″ ″
۳	نواب قدیر جنگ بہادر	آبان سنہ ۱۲۸۸ ف	اسفندار سنہ ۱۲۹۴ ف	•	•	″ ″
۴	میجر پرسی گاف	اسفندار سنہ ۱۲۹۴ ف	۵ ردی سنہ ۱۳۱۲ ف	•	•	″ ″
۵	نواب معتضد جنگ تہور یکساں معتمد	۲۰ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف	۲۱ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۲ ف			۵ جمادی دوم سنہ ۱۳۱۹ ف کو میجر پرسی گاف رخصت پر جانے سے تا واپسی آپ منفرم معتمد فوج رہے۔
۶	نواب ماہر الدولہ بہادر	۱۵ اسفندار سنہ ۱۳۱۲ ف	-	الصا	مستقل	حسب فرمان ۱۵ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مستقل ہوئے۔

تختہ ناظمان محکمہ نظم جمعیت علاقہ سرکار عالی

نشان		تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	مستقل یا منفرم	کیفیت
۱	مولوی محمود صاحب۔	یکم مہر سنہ ۱۲۸۵ ف	۱۴ امرداد سنہ ۱۲۸۸ ف	سما۔	•	
۲	مولوی میر فیاض حسین صاحب۔	۱۵ امرداد سنہ ۱۲۸۸ ف	اخر اسفندار سنہ ۱۲۹۱ ف	سما۔	منفرم	
۳	کپتان لیکن صاحب	یکم فروردی سنہ ۱۲۹۱ ف	۳۰ شہریور سنہ ۱۲۹۳ ف	[illegible]	مستقل	یکم مہر سنہ ۱۲۹۲ ف کو آپ کی تنخواہ میں دو سو روپیہ کا اضافہ ہوا۔
۴	سید امر اللہ شاہ صاحب معتضد جنگ	۳۱ شہریور سنہ ۱۲۹۳ ف	یکم شہریور سنہ ۱۲۹۴ ف	الـ	•	

نمبر شمار	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی	تقرر تنخواہ	منصرم یا مستقل	
۵	مولوی محمود صاحب -	۲ شہریور ۱۲۹۷ ف	۱۷ آبان ۱۲۹۸ ف	الست	۰	
۶	مولوی غلام مصطفی بیگ صاحب	۱۸ آبان ۱۲۹۸ ف	۱۳ دی ۱۳۱۱ ف	الست	۰	۱۳ دی ۱۳۱۱ ف ماہ مذکور کو ابکا استعفا ہوا
۷	مولوی بشیر الدین احمد صاحب	۱۲ بہمن ۱۳۱۱ ف	۲۷ مہر ۱۳۱۴ ف	للعہ	۰	
۸	نواب وزیر یار الدولہ بہادر -	۲۸ مہر ۱۳۱۴ ف	موجود	۰	مستقل	بطور منصرم مقرر ہوئے اور ۲۸ آبان ۱۳۱۴ ف کو مستقل کیے گئے -

دفتر ملکی دار الانشا منشی خانہ

فصل ۲

یہہ دفتر سرکار عالی کے دفترین مین بہت قدیم ہی - سالار جنگ اول مدار المہام کی ابتدائی عملداری مین اس دفتر کا کام مسٹر جمشید جی سے متعلق تھا - زمانہ سابق مین برٹش گورنمنٹ اور سرکار عالی مین اسی دفتر سے خط و کتابت ہوتی تھی - سرکارین کے عہدنامجات اسی دفتر مین محفوظ رکھے جاتے ہین - جیسے جیسے انگریزی زبان مین مراسلت ہونیکا رواج بڑہتا گیا ویسے ویسے اسدفتر کا کام گھٹتا گیا - اب صرف سرراہی وغیرہ افواج کے متعلق معمولی رقعات رزیڈنسی سے دفتر ملکی پر آتے ہین - سر سالار جنگ اول و دوم - سر آسمانجاہ - سر وقار الامرا - مدار المہامان سابق کے اسناد کے مسودات جو متعلق عطیات یعنی یومیہ معمول سالانہ - وجاگیر و انعام - وغیرہ ہین اسی دفتر مین محفوظ ہین - عرصہ دراز تک یہہ دفتر منشی محمد صدیق مرحوم المخاطب نواب صدیق یار جنگ کے متعلق رہا - ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو نواب ممدوح بجائے ناظم دفتر ملکی کے معتمد ہوئے -

۱۳۰۲ ف مین حسب جریدہ - ۸ اسفندار الیہ دفتر ملکی دفتر پرایوٹ سکرٹری مین ضم ہوا - صدیق یار جنگ مساوی المرتبہ پرایوٹ سکرٹری ہوئے - لیکن صدیق یار جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد وقار نواز جنگ (مولوی وحید الزمان) ان کے بعد حسن یار جنگ سے یہہ دفتر متعلق رہا - اب یہہ دفتر مطلقاً دفتر پرایوٹ سکرٹری مین ضم ہو گیا ہی -

ٹیلیفون

فصل ۳

جب ۱۲۹۳ف ۱۳۰۱ھ مین اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی بغرض ملاحظہ اگزبیشن (نمایش گاہ) کلکتہ رونق افروز ہوئے تھے اُسوقت بلدۂ حیدرآباد مین ٹیلیفون جاری ہوا - اور سب سے پہلے اعلیحضرت کی دیوڑھی مبارک سے مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار مصرم مدار المہام کی دیوڑہی تک اسکا سلسلہ قایم ہوا - بعدہٗ بتدریج اسمین توسیع ہوئی - اور اب اکثر دفاتر سرکار عالی اور امراء نامدار اور عہدہ داران جلیل القدر کے مکانون پر ٹیلیفون نصب ہین - ابتداءً بمبئی ٹیلیفون کمپنی کے ذریعہ سے اسکے قیام کا کام لیا گیا - اور کمپنی مذکور نے فروردی ۱۲۹۵ف تک کام کیا اسکے بعد یہہ کارخانہ سرکار عالی مین منتقل ہوا - اور زیر نگرانی سررشتہ تعمیرات کردیا گیا - ٹیلیفون کے لیے بلدہ مین دو چنگشن قرار پائے ہین - اندرون بلدہ کے لیے بارادری سالار جنگ اور بیرون بلدہ کے لیے ورک شاپ واقع نارایِن گوڑہ ہے - اسوقت ٹیلیفون کی تعداد ۱۴۴ ہے - لیکن جن امراء کے یہان متعدد مقامات پر ہین وہ اس تعداد مین شامل نہین ہین - اور یکم آذر ۱۳۰۳ف سے عـہ روپیہ ماہوار ہر جگہہ سے لی جاتی ہی - ۲۳ صفر م ۵ تیر ۱۳۱۳ف ۱۳۲۲ھ سے مسٹر گارڈن بجائے سپرنٹنڈنٹ ٹیلیفون کے افسر انچارج سررشتہ ٹیلیفون مقرر ہوئے -

تختہ اخراجات ٹیلیفون بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب معہ تعداد نفر		رقم	نام ابواب معہ تعداد نفر		رقم
اہلکاران و ملازمان -	۵۱	[illegible]	الواب مشترکہ -		[illegible]
الونس -		[illegible]			
صادر بموجب تقرر -		[illegible]	میزان -	۵۱	[illegible]

سنہ فصلی کا آغاز اور اُس کی تبدیلیان

فصل ۴

ہندوستان مین اس سنہ فصلی کا آغاز محمد جلال الدین اکبر[1] بادشاہ کے عہد حکومت مین ہوا - جبکہ آسوین (کنوار) کا

[1] اکبر ۵ رجب ۹۴۹ھ کو بمقام امرکوٹ پیدا ہوا - اور ۲ ربیع الثانی ۹۶۳ھ کو تخت پر بیٹھا - ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ کو دنیا سے رخصت ہوا -

مہینہ (اس مہندی مہینہ مین اعتدال لیل ونہار اور موسم فصل خریف ہوتا ہی۔ کیونکہ آفتاب برج سنبلہ مین تھا)
غرہ محرم سنہ ۹۷۱ کے مطابق ہوا۔ تو بمشورہ راجہ ٹوڈرمل دیوان اور میر فتح اللہ شیرازی[1] اس سال ہجری مین
سنہ فصلی مقرر ہوا۔ اسکو سنہ الٰہی بھی کہتے ہین (کیونکہ اکبر دین الٰہی کا موجد خیال کیا جاتا تھا) اور فارسی مروجہ
مہینے مقرر کردئے۔ سال کا آغاز ماہ فروردی سے ارکین سلطنت کے پاس اور تحصیل خراج کے لیے ماہ مہر سے
مانا گیا۔ ہر مہینہ کے دن اُسی قدیم قاعدہ مسلمہ پر مقرر کیے گئے۔ یعنی آفتاب کو اپنی گردش اور طے منازل مین
جسقدر ایام ہر برج کے اندر طے کرنے مین صرف ہوتے تھے۔ وہی ایام اُس مہینہ کے مقرر کردئے گئے تھے۔
جو ذیل کے دائرہ سے بخوبی ذہن نشین ہونگے۔



اس دائرہ مین پہلے برجون کے نام ہین اُن کے بعد سنہ فصلی کے مہینے ہین
اور آخر مین ہر ماہ کے دن مقررہ ہین۔ جو آفتاب کی
گردش سے لیے گئے ہین یعنی آفتاب انہین ایام
مقررہ مین ہر برج کو طے کرتا ہی۔ کسرات کا
حساب اور قاعدہ وہی ہی جو تقریباً تمام ملکون مین
رائج ہے۔ یہہ گردش آفتاب اور اس کے ایام
جو مقرر کیے گئے ہین۔ رومیون۔ یونانیون ہندیون۔ فرنگیون کے مسلمہ ہین اسیطرح یہہ سنہ فصلی
ممالک محروسہ سرکار عالی مین بھی رائج ہوا۔ اور اسکا بھی آغاز مہر سے۔ اور اختتام شہریور پر تھا۔ مگر سنہ ۱۲۷۱ف مین
نواب سر سالار جنگ اول مدار المہام نے حکم صادر فرمایا کہ آیندہ ماہ تیر سے سال شروع ہو۔ اور ماہ خورداد پر
ختم کیا جائے۔ چنانچہ سنہ ۱۲۷۲ف اور ۱۲۷۳ف مین اسیطرح عمل ہوا۔ لیکن سنہ ۱۲۷۴ف مین پہر سالار جنگ اول کے حکم سے
ماہ تیر مکرر کرکے ۱۳ ماہ کا سال قرار دیا گیا۔ اور سنہ ۱۲۷۵ف کا آغاز ماہ امرداد اور روز اختتام سال ماہ تیر پر مقرر ہوا۔
اسیطرح سنہ ۱۲۷۷ف مین دو ماہ یعنی ماہ امرداد اور ماہ شہریور مکرر کرکے ۱۴ مہینے کا سال کیا گیا۔ اور سال کا آغاز
ماہ مہر سے اور اختتام سال ماہ شہریور قرار دیا گیا۔ سنہ ۱۲۹۳ف مین بعہد سالار جنگ ثانی مدار المہام ماہ مہر و آبان

[1] ان لوگون کے حالات دیکھنا ہون تو دربار اکبری دیکھو۔

دو مہینے زائد کر کے سنہ ۱۲۹۳ف ۱۴ ماہ کا قرار دیا گیا - اور سنہ ۱۲۹۴ف کا آغاز ماہ آذر اور اختتام ماہ آبان قرار پایا - جو اس وقت تک رائج تھا[۱] - لیکن سنہ ۱۳۱۶ف مین بذریعہ جریدۂ غیر معمولی (جریدہ جلد ۴۳ - نمبر ۸ - ۲۴ مردی سنہ ۱۳۱۶ف) مہینے کے مقررہ دنون مین حسب فرمان اعلحضرت ... ۵ شوال سنہ ۱۳۲۴ھ تغیر و تبدل کیا گیا -

الف - سنہ ۱۳۱۶ف کا پہلا سال ہوگا جو سال کبیسہ کے نام سے موسوم کیا جائیگا - یعنی سنہ مذکور مین ماہ دے کے دن جو سب سے چھوٹا مہینہ ہے - بجائے ۲۹ - دن کے ۳۰ - دن ہونگے - اور آیندہ ہر چوتھے سال یعنی وہ سال جو چار کے عدد پر برابر منقسم ہو کبیسہ ہوگا - (سوائے صدی کے سال کے جو کبیسہ ہوگا تاوقتیکہ وہ چار سو کے عدد پر برابر منقسم نہو -

ب - سنہ ۱۳۱۷ف سے ہر سال ماہ خورداد کے دن بجائے ۳۲ - دن کے ۳۱ - دن ہونگے - اور ماہ آذر بجائے ۲۹ - دن کے ۳۰ - دن کا شمار کیا جائیگا - اور اس تغیر و تبدل کی صراحت ذیل کے تختہ سے ظاہر ہوگی[۲] -

نشان سلسلہ	نام ماہ	تعداد ایام بموجب عمل موجودہ	تعداد ایام بعمل بعد تغیر	تعداد ایام سال کبیسہ	نشان سلسلہ	نام ماہ	تعداد ایام بموجب عمل موجودہ	تعداد ایام بعمل بعد تغیر	تعداد ایام سال کبیسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
۱	آذر -	۲۹	۳۰	۳۰	۷	خورداد -	۳۲	۳۱	۳۱
۲	دے -	۲۹	۲۹	۳۰	۸	تیر -	۳۱	۳۱	۳۱
۳	بہمن -	۳۰	۳۰	۳۰	۹	امرداد -	۳۱	۳۱	۳۱
۴	اسفندار -	۳۰	۳۰	۳۰	۱۰	شہریور -	۳۱	۳۱	۳۱
۵	فروردی -	۳۱	۳۱	۳۱	۱۱	مہر -	۳۰	۳۰	۳۰
۶	اردی بہشت -	۳۱	۳۱	۳۱	۱۲	آبان -	۳۰	۳۰	۳۰

[۱] ہندوستان اور حیدرآباد کے مروجہ سنہ فصلی مین ایک سال کچھ ماہ کا فرق ہے - اور وہان ہندی مہینہ لکھے جاتے ہین اور حیدرآباد مین فارسی شلاً یکم اسفندار سنہ ۱۳۱۸ف م ۲۷ پوس سنہ ۱۳۱۶ف اور یہہ سنہ فصلی ہندوستان مین تمام مہاجنون کاشتکارون - اور دیہی کاغذات مین جاری ہے اور فصلون کا حساب بھی اسی ہندی مہینہ کے ساتھہ ہے - ہندوستان کا سنہ فصلی اور حیدرآباد کے سنہ فصلی مین فرق ہے - وہ بالخصوص گنتی بکیس سال مین غور کے لائق ہے - اکثر ان حضرات کو دھوکا ہوگا جو ہندوستان کے مروجہ سنہ فصلی سے حساب کرینگے -

[۲] اس تغیر و تبدل مین بھی بعض نقص ظاہر کئے جاتے ہین - چنانچہ مولوی محمد یوسف الدین صاحب حال صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے بھی ایک سالہ کی صورت مین شائع کیے ہین - جو مطبع قاسم پریس مین چھپے ہین -

اسوقت ممالک محروسہ سرکار عالی مین کئی سن مروج ہین - جو علاوہ بلدہ کے مختلف اضلاع مین بھی برابر لکھے
جاتے ہین چونکہ اس کتاب کا شیوع اعلیحضرت قدر قدرت کی سالگرہ مبارک سے شروع ہوگا - لہذا ہم کل سنہ
اسکی مطابقت سے بطور یادگار درج کرتے ہین - ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ م ۲۷ اپریل ۱۹۰۹ء
م ۲۱ خورداد ۱۳۱۹ف الہی مروجہ حیدرآباد - م ۲۲ بیساکھ ۱۳۱۹ف مروجہ ہندوستان م ۱۵ بیساکھ ۱۳۱۵ بنگلہ م ۱۶ بیساکھ
۱۹۶۵ پروشہ م ۸ بیساکھ سدی ۱۹۶۶ سمت بکرمی م ویشاکھ شودہ - ۷ سپتمی ۱۸۳۱ شکے - سوسیہ نام سنو چہر کے
مطابق ہے -

مردم شماری

فصل ۵ ۱۴ - ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ سے بلدہ حیدرآباد اور ممالک محروسہ سرکار عالی مین پہلے پہل خانہ شماری کا آغاز ہوا
اور نمبر اندازی کا کام بھی اسی کے ساتھ جاری ہوا - ۱۱ محرم ۱۲۹۸ھ سے مردم شماری کے کام کا آغاز ہوا -
اور ۱۷ - ربیع الاول ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء کو شب مین بڑی مردم شماری ہوئی - یہہ سب سے پہلے مردم شماری ہے اسکے ناظم
مولوی سید محی الدین علوی ناظم ٹپہ خانہ مقرر ہوئے بعد چند ماہ کے سوامی راؤ صاحب تعلقدار کا اس خدمت پر تقرر ہوا
چند ماہ کے بعد مولوی چراغ علی (اعظم یار جنگ) مقرر ہوئے - اور آپ ہی نے اس کام کو انجام دیا - اور مولوی
محمد ذکریا صاحب مددگار ناظم تھے -
۱۶ - رجب ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۱ء کو شب مین دوسری بڑی مردم شماری ہوئی جس کے ناظم مولوی مرزا مہدی خان کوکب نصرت جنگ
اور مددگار ناظم مولوی محمد ذکریا صاحب تھے - اس سن کی مردم شماری مین [illegible] روپیہ صرف ہوئے
۹ - ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء کو شب مین تیسری بڑی مردم شماری ہوئی - اسکے ناظم بھی مولوی محمد مرزا مہدی خان صاحب
اور مددگار ناظم مسٹر سرینواس جاری تھے - اور اس مین [illegible] روپے خرچ ہوئے -
ممالک محروسہ سرکار عالی کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے - اس رقبہ مذکور مین علاقہ جاگیر اور دیوانی
صرف خاص شامل ہین - اس ریاست مین جاگیرات بکثرت ہین جنکا مجموعی رقبہ ریاست کے کل رقبہ کے
ایک ربع سے کچھہ زائد ہے - یعنی ۱-۲۹ ہے - کل جاگیرات ایک ہی مقام یا ایک ہی ضلع اور
ایک ہی صوبہ مین واقع نہین ہین بلکہ کل حصہ ریاست مین پھیلی ہوئی ہین - جاگیرات کا صحیح بیان حسب ذیل

اندازہ نہ معلوم ہونے کے باعث ہم صرف جملہ اضلاع اور اطراف بلدہ کا رقبہ بتلاتے ہین ۔ ذیل مین مردم شماری کے تختہ بھی سلسلہ وار درج کیے جاتے ہین ۔

نام مقام	رقبہ بابتہ سنہ ۱۸۸۱ء	رقبہ بابتہ سنہ ۱۸۹۱ء	رقبہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء
۱	۲	۳	۴
اطراف بلدہ	۳۳۸۵	۳۳۲۸	۳۳۷۳
اضلاع	۷۹۳۱۳	۷۹۳۷۰	۷۹۳۲۵
جملہ	۸۲۶۹۸	۸۲۶۹۸	۸۲۶۹۸ مربع میل

صدر تخته مردم شماری علاقه سرکار عالی من ابتدای سنه ۱۸۸۱ع م سنه ۱۲۹۰ ف لغایت سنه ۱۹۰۱ع م سنه ۱۳۱۰ ف

نمبر شمار	سنه عیسوی و فصلی	جمله کل	جمله مرد	جمله عورت	هندو کل	هندو مرد	هندو عورت	جین کل	جین مرد	جین عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	سنه ۱۸۸۱ع م سنه ۱۲۹۰ ف	۹۸۴۵۵۹۴	۵۰۰۲۳۷۲	۴۸۴۳۲۲۲	۸۸۹۳۱۶۱	۴۵۱۷۸۱۲	۴۳۷۵۳۴۹	۸۵۳۱	۴۴۹۰	۴۰۴۱
۲	سنه ۱۸۹۱ع م سنه ۱۳۰۰ ف	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۶۳۱۲۹	۵۶۷۳۹۱۱	۱۰۳۱۵۲۴۹	۵۲۴۲۹۶۱	۵۰۷۲۲۸۸	۲۶۸۳۵	۱۳۹۶۶	۱۲۸۶۹
۳	سنه ۱۹۰۱ع م سنه ۱۳۱۰ ف	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۴۲۹	۵۴۶۷۷۱۳	۹۸۶۰۸۳۹	۵۰۲۳۲۰۳	۴۸۳۴۴۳۶	۲۰۳۲۵	۱۰۷۶۲	۹۵۶۳

نمبر شمار	سکه کل	سکه مرد	سکه عورت	مسلمان کل	مسلمان مرد	مسلمان عورت	پارسی کل	پارسی مرد	پارسی عورت	عیسائی کل	عیسائی مرد	عیسائی عورت
۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	۳۵۶۲	۲۱۵۶	۱۴۰۶	۹۲۵۹۲۹	۴۷۹۳۲۴	۴۴۶۶۰۵	۹۳۸	۵۶۴	۳۷۴	۱۳۴۱۵	۶۹۶۳	۶۴۵۲
۲	۵۶۳۷	۲۵۵۶	۳۰۸۱	۱۱۳۸۶۶۶	۵۸۱۳۹۶	۵۵۷۲۷۰	۱۰۵۸	۴۲۸	۶۳۰	۲۰۳۲۹	۱۱۶۳۰	۸۶۹۹
۳	۴۰۳۵	۲۴۱۰	۱۶۲۵	۱۱۵۵۶۶۰	۵۹۰۲۳۰	۵۶۵۴۳۰	۱۲۴۳	۸۱۴	۴۲۹	۲۲۹۹۶	۱۲۸۳۴	۱۰۱۶۲

نمبر شمار	یهودی کل	یهودی مرد	یهودی عورت	گونڈ و بهیل کل	گونڈ و بهیل مرد	گونڈ و بهیل عورت	اینی مشک کل	اینی مشک مرد	اینی مشک عورت	دیگر کل	دیگر مرد	دیگر عورت
۱	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۱	۴۷	۲۵	۲۲									
۲	۲۴	۱۰	۱۴	۲۹۱۳۰	۱۴۸۶۲	۱۴۲۶۸						
۳							۴۵۳۱۵	۲۳۱۱۹	۲۲۱۹۶	۹۹	۵۰	۴۹

نقشہ کتخدا و ناکتخدا و بیوہ وغیرہ ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف لغایت سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف

شمار	سنہ ء م سنہ ف	جملہ مردم شماری			ناکتخدا		بیاہ شدہ		رنڈوا و بیوہ		ان قسمی فاے	
		جملہ	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	۹۸۴۵۵۹۴	۵۰۰۲۱۳۷	۴۸۴۳۴۵۷	۲۲۴۱۱۳۱	۱۳۶۸۵۲۱	۲۵۲۷۳۰۴	۲۴۸۵۴۸۱	۲۳۲۷۳۴	۹۱۸۲۹۲	۹۹۸	۷۱۱۶۳
۲	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۷۳۱۲۹	۵۶۶۳۹۱۱	۳۰۵۵۲۶۶	۱۶۵۹۲۵۶	۲۵۷۳۲۳۶	۲۹۸۲۹۹۴	۲۴۲۱۵۱	۱۰۱۷۷۵۹	۲۴۷۶	۳۹۰۲
۳	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳	۳۰۰۹۴۳۹	۱۳۰۲۰۸۶	۲۷۷۲۷۹۵	۲۷۲۹۵۷۲	۲۹۶۳۹۵	۱۰۳۰۸۵۵		

صدر نقشہ مریضیان ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف لغایت سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف

شمار	سنہ ء م سنہ ف	جملہ مریضیان			جنونی			بہرے			نابینا			کوڑی		
		جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	۲۰۸۸۰	۱۲۴۸۲	۸۳۹۸	۲۲۹۵	۱۵۱۰	۸۷۵	۳۸۷۳	۲۴۵۱	۱۴۲۲	۱۱۷۲۳	۶۴۰۴	۵۳۱۹	۲۹۸۹	۲۱۱۷	۸۷۲
۲	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	۱۹۶۱۲	۱۱۹۱۸	۷۶۹۴	۱۵۸۴	۱۰۳۶	۵۴۸	۴۴۱۹	۲۷۲۹	۱۶۹۰	۱۰۶۳۲	۵۸۹۲	۴۷۴۰	۲۹۷۷	۲۲۶۱	۷۱۶
۳	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	۲۶۳۵	۱۷۴۰	۸۹۵	۳۳۴	۲۳۹	۹۵	۶۲۷	۴۰۶	۲۲۱	۱۳۴۴	۸۵۹	۴۸۵	۳۳۰	۲۳۶	۹۴

تختہ خانہ شماری و مردم شماری بلدہ حیدرآباد من ابتدای سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف لغایت سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف

نمبر شمار	سنہ عیسوی و فصلی	تعداد محلہ جات	تعداد مکان	جملہ مردم شماری	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	۳۲	۸۴۱۱۲	۳۵۴۹۶۲	۱۸۱۵۲۹	۱۷۳۴۳۳
۲	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	۳۶	۹۶۶۶۸	۴۱۵۰۳۹	۲۱۶۳۲۴	۱۹۸۷۱۵
۳	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	۳۶	۱۲۰۰۴۴	۴۴۸۴۶۶	۲۳۲۲۹۵	۲۱۶۱۷۱

صدر تختہ تعداد شہر و قصبہ مکانات و مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتدای سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف لغایت سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف

نمبر شمار	سنہ عیسوی و فصلی	تعداد رقبہ	تعداد شہر و قصبہ	تعداد مکان	جملہ مردم شماری	مرد	عورت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	سنہ ۱۸۸۱ء م سنہ ۱۲۹۰ف	۸۲۶۹۸	۳۰۴۷۵	۲۰۷۸۰۳۴	۹۸۴۵۵۹۴	۵۰۰۸۱۳۷	۴۸۳۷۴۵۷
۲	سنہ ۱۸۹۱ء م سنہ ۱۳۰۰ف	۸۲۶۹۸	۳۰۰۸۷	۲۲۸۳۷۸۷	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۷۳۱۲۹	۵۶۶۳۹۱۱
۳	سنہ ۱۹۰۱ء م سنہ ۱۳۱۰ف	۸۲۶۹۸	۳۰۰۸۹	۲۲۸۳۴۴۷	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳

تختهٔ خوانده و ناخوانده علاقهٔ سرکار عالی من ابتدای سنه ۱۸۸۱ء م سنه ۱۲۹۰ف لغایت سنه ۱۹۰۱ء م سنه ۱۳۱۰ف

	سنه ء م سنه ف	جملهٔ مردم شماری			جملهٔ مردم شماری خوانده و جاهل						ہندو						جین						سکھ						مسلمان					
					مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت		
		جمله	مرد	عورت	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۱	سنه ۱۸۸۱ء م سنه ۱۲۹۰ف	۹۸۴۵۵۹۲	۵۰۰۳۱۳۶	۴۸۴۲۴۵۶	۵۰۰۳۱۳۶	۳۱۳۹۱۸	۴۶۸۸۲۱۹	۴۸۴۲۴۵۶	۲۹۶۱	۴۸۳۹۴۹۵	۴۵۱۶۸۱۲	۲۶۱۶۱۷	۴۲۵۵۱۹۵	۴۳۴۶۲۶۹	۱۸۸۹	۴۳۴۴۳۸۰	۴۴۵۰	۷۵۶	۳۶۹۴	۴۰۶۱	۲	۴۰۵۹	۳۰۰۵۸	۲۸۴۴۴	۱۶۱۴	۱۶۰۶	۰	۱۶۰۶	۴۴۹۹۴۶	۲۷۰۲۳	۴۲۲۹۲۳	۴۵۶۴۸۳	۱۳۲۹	۴۵۵۱۵۴
۲	سنه ۱۸۹۱ء م سنه ۱۳۰۰ف	۱۱۵۲۷۰۴۰	۵۸۶۳۱۲۹	۵۶۶۳۹۱۱	۵۸۶۳۱۲۹	۳۵۳۸۳۳	۵۵۰۹۲۹۶	۵۶۶۳۹۱۱	۶۹۲۰	۵۶۵۶۹۹۱	۵۲۲۲۹۶۱	۳۱۳۱۵۸	۴۹۰۹۸۱۳	۵۰۴۸۲۶۸	۵۳۱۷	۵۰۴۲۹۶۱	۱۲۹۴۴	۹۵۵۴	۳۳۹۰	۱۲۸۶۹	۴۱	۱۲۸۲۸	۲۵۵۴	۹۶۴	۱۵۸۳	۲۰۸۱	۱۸	۲۰۶۳	۵۸۱۳۹۴	۶۵۱۱۰	۵۱۶۲۸۴	۵۵۶۱۶۰	۵۰۳۶	۵۵۱۱۲۴
۳	سنه ۱۹۰۱ء م سنه ۱۳۱۰ف	۱۱۱۱۰۱۴۲	۵۶۶۳۶۲۹	۵۴۴۶۵۱۳	۵۶۶۳۶۲۹	۳۱۰۳۸۶	۵۳۵۳۲۴۳	۵۴۴۶۵۱۳	۱۸۸۸۳	۵۴۲۷۶۳۰	۵۰۲۳۳۰۳	۲۲۰۸۱۰	۴۸۰۲۴۹۳	۴۸۴۴۴۳۶	۹۴۶۵	۴۸۳۴۶۶۳	۱۰۷۴۳	۳۶۵۴	۷۰۸۹	۹۵۸۳	۵۳	۹۵۳۰	۲۵۸۰	۷۶۰	۱۸۲۰	۱۶۲۵	۳۰	۱۵۹۵	۵۹۰۳۳۰	۵۶۲۹۴	۵۳۴۰۳۶	۵۶۵۵۳۰	۵۸۱۴	۵۵۹۷۱۶

تخته خوانده و ناخوانده علاقه سرکار عالی من ابتدای سنه ۱۸۸۱ع م سنه ۱۲۹۰ف لغایته سنه ۱۹۰۱ع م سنه ۱۳۱۰ف

نمبر	سنه ع م سنه ف	عیسائی						پارسی						یهودی						گونڈ و بهیل						انی مسٹک						دیگر اقوام					
		مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت			مرد			عورت		
		جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل	جمله	خوانده	جاهل
۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۱	سنه ۱۸۸۱ع م سنه ۱۲۹۰ف	۸۶۳۱	۵۴۰۶	۳۲۲۵	۵۶۳۲	۱۸۳۴	۳۷۹۸	۳۶۵	۲۵۴	۱۱۱	۲۴۲	۹۳	۱۴۹	۲۵	۷	۱۸	۳۳	۳	۳۰																				
۲	سنه ۱۸۹۱ع م سنه ۱۳۰۰ف	۱۱۲۳۰	۶۱۱۵	۵۱۱۵	۸۷۹۹	۳۶۴۰	۵۱۵۹	۴۳۸	۲۵۵	۱۸۳	۴۰۸	۲۲۲	۱۸۶	۱۰	۶	۴	۱۶	۱	۱۵	۱۲۸۶۴	۲۲	۱۲۸۴۲	۱۲۲۵۸	۱	۱۲۲۵۷														
۳	سنه ۱۹۰۱ع م سنه ۱۳۱۰ف	۱۲۸۳۳	۷۰۴۸	۵۷۸۵	۱۰۱۶۴	۳۱۲۵	۷۰۳۹	۸۱۳	۶۰۲	۲۱۱	۶۲۹	۳۴۸	۲۸۱													۳۲۱۱۹	۵۱	۳۲۰۶۸	۳۳۱۹۶	۱۲	۳۳۱۸۴	۵۰	۶	۴۴	۳۹	۴	۳۵

تختہ ہذا مین باعتبار قبضہ اراضی تعداد امکنہ اور مردم شماری بموجب سنہ ۱۹۰۱ء مرتب کیگئی ہی۔

علاقہ	مواضعات آباد	مواضعات بیچراغ	تعداد امکنہ	مرد	عورت	جملہ
صرفخاص						
علاقہ صرفخاص	۱۳۳۶	۹۱	۱۷۴۴۹۰	۴۳۰۵۴۶	۴۲۰۷۸۹	۸۵۱۳۳۵
جاگیرات مستثنی له	۹۸	۰	۱۲۰۴۹	۳۰۷۸۶	۳۰۱۲۱	۶۰۹۰۷
" غیر مستثنی	۳۴۵	۱۱۲	۲۸۹۰۶	۷۱۹۷۷	۶۹۸۸۴	۱۴۱۸۶۱
مقطعہ جات۔	۴۷	۱	۲۵۷۱	۶۲۸۴	۶۳۵۳	۱۲۶۳۷
اگرہار	۵	۰	۱۳۱	۳۱۸	۳۳۰	۶۴۸
میزان صرفخاص ۱	۱۸۳۱	۱۰۴	۲۱۸۱۴۷	۵۳۹۹۱۱	۵۲۷۴۷۷	۱۰۶۷۳۸۸
خالصہ						
خاص علاقہ خالصہ	۱۲۲۰۰	۹۴۴	۱۳۱۲۳۳۹	۳۳۰۱۳۳۶	۳۱۷۲۷۴۴	۶۴۷۴۰۸۰
جاگیرات مستثنی له	۳۱۴۸	۱۳۴	۳۷۰۶۶۷	۹۵۱۳۹۴	۵۲۷۳۵۱	۱۸۷۸۷۴۵
" غیر مستثنی	۲۲۰۹	۹۹	۱۷۷۰۱۷	۴۳۶۳۴۳	۴۱۹۷۵۴	۸۵۶۰۹۷
مقطعہ جات	۵۶۷	۵۷	۷۴۷۱۶	۱۸۶۷۱۳	۱۸۰۵۷۱	۳۶۷۲۸۴
اگرہار	۱۳۴	۲۳	۱۰۴۸۴	۲۵۶۳۷	۲۳۴۴۹	۴۹۰۸۶
میزان خالصہ ۲	۱۸۲۵۸	۱۲۵۷	۱۹۴۵۲۲۳	۴۹۰۱۴۲۳	۴۷۲۳۸۶۹	۹۶۲۵۲۹۲
بلدۂ حیدرآباد۔ ۳	۰	۰	۱۲۰۰۷۷	۲۳۲۲۹۵	۲۱۶۱۷۱	۴۴۸۴۶۶
مجملہ میزان ۔ ۱ و ۲ و ۳	۲۰۰۸۹	۱۳۶۱	۲۲۸۳۴۴۷	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۷	۱۱۱۴۱۱۴۶

له- بذریعہ جاگیرداران مردم شماری کیگئی-

اس تختہ مین باعتبار مذاهب پڑھے لکھون کا اوسط بتلایا گیا ہی بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع م سنہ ۱۳۱۰ ف

نمبر شمار	نام قوم مرد و عورت	جملہ تعداد مردم شماری	تعداد خوانندہ	کتنے آدمیون مین ایک لکھا پڑھا ہی
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ہندو			
	جملہ	۹۸۷۰۸۳۹	۲۵۰۲۸۵	۳۵ ۱/۴ آدمیون مین ایک
	مرد	۵۰۲۴۲۰۲	۲۴۰۸۱۰	۲۰ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۴۸۴۶۳۳۷	۹۴۷۵	۵۱۱ ۱/۲ 〃 〃 〃
۲	جین			
	جملہ	۲۰۳۴۵	۳۷۳۹	۵ ۱/۲ 〃 〃 〃
	مرد	۱۰۷۷۲	۳۶۸۳	۲ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۹۵۷۳	۵۳	۱۸۰ ۱/۲ 〃 〃 〃
۳	سکھہ			
	جملہ	۴۳۳۵	۸۰۰	۵ ۱/۲ 〃 〃 〃
	مرد	۲۱۶۰	۷۷۰	۲ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۱۷۲۵	۳۰	۵۷ ۱/۲ 〃 〃 〃
۴	مسلمان			
	جملہ	۱۱۵۵۷۵۰	۶۳۱۱۰	۱۸ ۱/۴ 〃 〃 〃
	مرد	۵۹۰۲۳۰	۵۷۲۹۴	۱۰ ۱/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۵۶۵۵۲۰	۵۸۱۶	۹۷ ۱/۴ 〃 〃 〃
۵	پارسی			

نشان سلسلہ	نام قوم مرد و عورت	جملہ تعداد مردم شماری	تعداد خوانده	کتنے آدمیون مین ایک لکھا پڑھا ہی
۱	۲	۳	۴	۵
	جملہ	۱۴۴۳	۹۷۱	۱ ۱/۲ آدمیون مین ایک
	مرد	۸۱۴	۶۰۳	۱ ۱/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۶۴۹	۳۶۸	۱ ۳/۴ 〃 〃 〃
۶	عیسائی			
	جملہ	۲۲۹۹۶	۱۰۱۹۳	۲ ۱/۸ 〃 〃 〃
	مرد	۱۲۸۳۲	۷۰۶۸	۱ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۱۰۱۶۴	۳۱۲۵	۳ ۱/۴ 〃 〃 〃
۷	اینی مسٹیک			
	جملہ	۶۵۳۱۵	۶۳	۱۰۳۶ ۳/۴ 〃 〃 〃
	مرد	۳۲۱۱۹	۵۱	۶۲۹ ۳/۴ 〃 〃 〃
	عورت	۳۳۱۹۶	۱۲	۲۷۶۶ ۱/۳ 〃 〃 〃
۸	دیگر			
	جملہ	۹۹	۱۱	۹ 〃 〃 〃
	مرد	۵۰	۷	۷ 〃 〃 〃
	عورت	۴۹	۴	۱۲ 〃 〃 〃

تختہ دریافت فاصلہ اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی۔

یہہ تختہ جغرافیہ مین درج کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ مگر سہواً چھوٹ گیا۔

لہذا یہان درج کیا جاتا ہے ۔ مسافت کا حساب میلون مین ہی۔

۱		حیدر آباد	بلدہ																
۲	ضلع	اورنگ آباد	۲۷۶	اورنگ آباد															
۳	″	بیٹر	۲۱۹	۷۳	بیٹر														
۴	″	ناندیڑ	۱۵۰	۱۴۴	۱۰۸	ناندیڑ													
۵	″	پربھنی	۱۷۷	۱۰۵	۷۲	۴۲	پربھنی												
۶	″	گلبرگہ	۱۱۱	۲۱۰	۱۳۸	۳۲	۱۲۸	گلبرگہ											
۷	″	رائچور	۱۱۱	۲۹۷	۲۲۵	۲۱۰	۳۳۵	۸۷	رائچور										
۸	″	لنگسگور	۱۵۹	۲۸۲	۲۱۰	۲۲۱	۲۲۵	۸۷	۵۷	لنگسگور									
۹	″	نلدرگ	۱۴۳	۱۳۲	۶۰	۱۱۱	۹۰	۸۱	۱۶۶	۱۵۰	نلدرگ								
۱۰	″	ورنگل	۸۷	۳۱۵	۲۶۷	۱۴۸	۲۰۸	۱۹۲	۱۹۸	۲۴۶	۲۴۰	ورنگل							
۱۱	″	نلگنڈہ	۹۰	۳۳۴	۲۷۶	۱۹۸	۲۳۱	۱۶۵	۱۴۴	۱۹۸	۲۳۱	۷۳	نلگنڈہ						
۱۲	″	محبوب نگر	۵۴	۲۸۱	۲۱۹	۱۷۷	۱۹۸	۹۰	۵۷	۱۰۸	۱۶۵	۱۳۴	۹۰	محبوب نگر					
۱۳	″	بیدر	۷۵	۲۰۴	۱۴۴	۸۷	۱۰۸	۶۲	۱۲۳	۱۴۵	۱۰۴	۱۳۸	۱۳۲	۹۰	بیدر				
۱۴	″	میدک	۳۳	۲۴۶	۱۸۳	۱۱۷	۱۴۷	۸۷	۱۱۱	۱۴۹	۱۴۱	۱۰۵	۹۰	۶۳	۴۲	میدک			
۱۵	″	ایلگندل	۸۷	۲۷۰	۲۳۴	۱۳۰	۱۶۹	۱۷۴	۲۰۱	۲۴۰	۲۱۹	۴۲	۹۶	۱۴۲	۱۱۴	۹۳	ایلگندل		
۱۶	″	اندور	۹۶	۲۰۴	۱۶۲	۶۳	۱۰۲	۱۱۴	۱۸۳	۲۱۰	۱۴۴	۱۰۸	۱۳۸	۱۳۸	۶۶	۷۵	۷۲	اندور	
۱۷	″	عادل آباد	۱۶۵	۲۱۰	۱۹۲	۸۷	۱۲۰	۲۰۴	۲۶۱	۲۸۵	۱۹۵	۱۳۸	۱۹۵	۲۱۰	۱۴۱	۱۴۷	۹۶	۷۵	عادل آباد

تعطیلات

علاقہ سرکار عالی کا دفتر باضابطہ ہونے سے پہلے اور اُس کے بعد کا بھی یہہ حال نہ معلوم ہوسکا کہ اُس وقت کون کون سی تعطیلین مقرر تھین۔ اس لیے گشتی نشان (۱۲) مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ سے تعطیلات کی ابتدا کی گئی ہی۔ کیونکہ اسمین کل تعطیلات مفصلاً لکھی گئی تھین۔

علاقہ دیوانی اور علاقہ صرف خاص کی تعطیلات مین کسیقدر اختلاف ہی۔ اگر کسی تعطیل کے مابین جمعہ آجائے تو علاقہ صرف خاص مین اُسکا معاوضہ دیا جاتا ہی۔ اور چند تعطیلین ایسی بھی ہین جو خاص صرف خاص سے مخصوص ہین۔ علاقہ دیوانی کی تعطیلات مین جسقدر تغیر و تبدل وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہی۔ وہ صراحتاً لکھا گیا ہی۔ مگر صرف خاص کا حال معلوم نہ ہوسکا۔ علاوہ اسکے اور تعطیلین بھی مثلاً آمد و رفت گورنر جنرل۔ و شاہزادگان یورپ و بعض تقاریب شادی و بیاہ۔ تولد و موت۔ وغیرہ کے موقع پر بھی ہوا کرتی ہین۔ اور یہ غیر معمولی تعطیلین کہلاتی ہین۔ اور اکثر جریدہ غیر معمولی کے ذریعہ سے شائع ہوا کرتی ہین۔ آخر مین تعطیلات کا ایک تختہ درج کیا گیا ہی۔

دسہرہ۔ دسہرہ کی تعطیل بموجب گشتی نشان (۱۲) مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام طور پر ایک یوم کی اور ہنود کیلیے خاص طور پر ۱ یوم کی منظور ہوئی (جریدہ ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی۔ (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۰۰ھ م جریدہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ بلاتخصیص قوم عام طور پر ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی۔ اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام کیلیے ۲ یوم کی تعطیل موقوف ہوکر ہنود کے لیے خاص کر دی گئی۔ (جریدہ ۲۵ صفر ۱۳۱۲ھ جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ یہہ تعطیل بلاتخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کر دی گئی۔ (جریدہ ۷ محرم ۱۳۱۳ھ جلد ۳۶ صفحہ ۴۰۶)

شب قدر۔ شب قدر کے نسبت بموجب گشتی نشان (۵) علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲۷ رمضان کو ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد

بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر ۲۷ رمضان کو ایوم کی تعطیل
قرار پائی (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعد بموجب گشتی نشان (۱۱) علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر
سنہ ۱۳۱۲ھ شب قدر کے لنسبت ایوم کی عام تعطیل موقوف ہوکر ۲۷ رمضان لغایتہ ۳۰ ماہ مذکور تک خاص
مسلمانوں کے لیے ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ جلد ۴ صفحہ ۳۰۶) بعد بموجب
گشتی نشان ۳ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکورہ کے بارہ مین بلاتخصیص قوم و بلا استثنا کسی
دفتر کے ۲۷ رمضان سے ۳۰ تک عام طور پر ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶
نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

دیوالی - دیوالی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۶ھ ہنود کے لیے خاص طور پر ایوم کی
تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی
مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ
جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ تعطیل مذکور عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ
۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعد ازان بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور
عام کے لیے موقوف ہوکر ہنود کے لیے خاص طور پر ۲ یوم کی منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)
اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۳ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم بلا استثنا کسی دفتر کے
یہہ عام کردی گئی - (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶) اسکے بعد حسب فرمان حضرت اقدس و اعلی
مورخہ ۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ تعطیل مذکور مین ایک یوم کا اضافہ ہوا - (جریدہ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۶)

عیدالفطر - عیدالفطر کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ سے عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی
(جریدہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ
عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی - (جریدہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد
بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ از غرہ شوال تا پنجم ۵ یوم کی تعطیل بلالحاظ قوم عام طور پر تمام دفاتر کے
لیے منظور ہوئی - (جریدہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ

۱۹۔ صفر ۱۳۱۲ھ حکم ہوا کہ بروز عید اور اُس کے دوسرے روز عام تعطیل اور ۳-۴ کو خاص مسلمانون کیلیے منظور ہوئی ۔ (جریدہ - ۱۹۔ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۸ علاقہ فینانس مورخہ ۲۔ محرم ۱۳۱۳ھ غرہ سے ۴، شوال تک ۴ یوم کی تعطیل عام بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے منظور ہوئی (جریدہ - ۲۴۔ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶) ۔

عرس گلبرگہ شریف ۔ عرس حضرت خواجہ بندہ نواز رح گلبرگہ کے لیے بلدہ کے دفاتر کو ۱۴۔ ذیقعدہ لغایتہ ۱۷۔ تک ۴ یوم کی تعطیل دینی منظور ہوئی تھی مگر گلبرگہ کے آمد و رفت کے لیے وہ کافی نہ تھی ۔ اسوجہ سے علاقہ مالگزاری سے ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ کو حکم ہوا کہ ۱۴۔ ذیقعدہ سے ۱۸ تک ۵ یوم کی تعطیل دیجایا کرے ۔ (جریدہ ۹۔ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ جلد ۲ صفحہ ۴۹) بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶۔ محرم ۱۳۰۱ھ عرس مذکور کے لیے جملہ دفاتر سمت جنوبی ۔ اضلاع نلدرگ ۔ و میدک ۔ و پٹن چرو ۔ و بھونگیر ۔ و دفاتر واقع بلدہ و اطراف بلدہ کو ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی ۔ (جریدہ - ۱۳۔ صفر ۱۳۰۱ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام طور پر موقوف ہوئی اور دفاتر گلبرگہ کے لیے ۱۵۔ ذیقعدہ لغایتہ ۱۷۔ ذیقعدہ ۳ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی ۔ (جریدہ - ۱۹۔ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد دفتر فینانس سے ۲۹۔ محرم ۱۳۱۴ھ کو حکم ہوا کہ مستقر ضلع رائچور گلبرگہ سے چونکہ قریب ہے اس لیے دفاتر رائچور کو ایک دن یعنی ۱۶۔ ذیقعدہ کی عام تعطیل بہ تقریب عرس گلبرگہ دیجایا کرے (جریدہ - ۱۳۔ تیر ۱۳۰۵ف جلد ۲۷ نمبر ۳۱ صفحہ ۴۸۸)

عیسائیان ۔ حسب تجویز ہوم سکرٹری مورخہ ۱۲۔ شوال ۱۳۰۴ف صرف عیسائی ملازمان کیلیے حسب تفصیل ذیل تعطیلات منظور ہوئے ۔ کرسمس ۲۵۔ ڈسمبر سے غرہ جنوری تک ۸ یوم گڈ فرائڈی ۱ یوم ۔ اش وینڈنس ڈے ۱۱۔ فبروری ۱ یوم بعد بموجب گشتی علاقہ فینانس نشان ۱۱ مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ ۔) ایسٹر منڈی ۲۶۔ مارچ ۱ یوم اور روسٹ منڈے ۔ ۴ ۔ مئی کو ۱ یوم کی تعطیل خاص عیسائیون کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹۔ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) ۔

تل سنکرات ۔ تل سنکرات کے لیے بموجب گشتی نشان ۱ علاقہ فینانس ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ ہجری ۱ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ - ۱۱۔ دے ۱۳۰۷ف جلد ۲۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۶۸)

عید الضحیٰ - عید الضحیٰ کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲/ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر ۴ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۳۴۴) لیکن ۱۲۹۳ھ کی جنتری کے رو سے یہ پایا جاتا ہے کہ تعطیل مذکور بجائے ۴ یوم کے ۵ یوم صرف مسلمانوں کو مقرر تھی اس کے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعدہ بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ ۹ ذی الحجہ لغایتہ ۱۳ عام طور پر تمام دفاتر کے لیے ۵ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور میں ترمیم ہو کر ۹ ذی الحجہ سے ۱۲ تک یعنی بروز عید اور اس کے دوسرے روز عام تعطیل اور ۹ و ۱۲ کو خاص مسلمانوں کے لیے منظور ہوئی - (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۴۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۷ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بلا تخصیص قوم و بلا استثنار کسی دفتر کے ۹ ذی الحجہ لغایت ۱۳ ۵ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی - (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶)

بسنت - بسنت کی نسبت بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۳ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۲۷ صفر ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام کے لیے موقوف ہو کر ہنود کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۴۵۶) بعد ازاں بموجب گشتی نشان ۷ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنار کسی دفتر کے عام کر دی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶)

عشرہ محرم - عشرہ محرم کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ ۵ لغایتہ ۱۰ - ۶ یوم کی تعطیل تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی - (جریدہ ۹ شعبان ۱۲۹۱ھ جلد ۱ صفحہ ۳۴۴) اسکے بعد ۲ محرم ۱۲۹۵ھ ۶ یوم کی علاوہ ۱۱ - ۱ اور ۱۲ - ۲ یوم کا اضافہ کر کے تمام دفاتر بلدہ کے لیے منظوری دی گئی (جریدہ ۲ محرم ۱۲۹۵ھ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے

بابتہ عشرہ ۸ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۲ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ ۵ لغایتہ ۱۲ — ۸ یوم کی تعطیل تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی۔ (جریدہ ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور مین ترمیم ہوکر ۵ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲۔ کل ۴ یوم کی تعطیل عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۵۶۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۲ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ سابق کے مجوزہ تعطیل مین ترمیم ہوئی اور ۵ سے ۱۰ تک ۶ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی۔ (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۹۰۴ جزو ۱)۔ اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۶ علاقہ فینانس بابتہ سنہ ۱۳۰۴ف کے رو سے سابق کی تعطیل مین ترمیم ہوکے صرف ۵ کو ۱ یوم اور ۱۰ سے ۱۲ تک ۳ یوم کی تعطیل عام طور پر قرار پائی۔ اسکے بعد بموجب حکم معتمدی فینانس و مال مورخہ ۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ عشرہ کی تعطیل ۶ یوم یعنی ۵ سے ۱۰ تک تمامی دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۰ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۴ صفحہ ۹۳ جزو ۱) اسکے بعد ۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۱ھ کو حکم ہوا کہ سنہ ۱۳۱۲ھ سے عشرہ کی تعطیل عام طور پر ۵ سے ۱۲ تک مقرر ہوئی (جریدہ ۱۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۳ف جلد ۵۳ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۶۰ جزو ۱)

مہاشیوراتری - شیوراتری کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۳ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ خاص ہنود کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ آبان سنہ ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۰ بہمن سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) بعد ازان بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ عام طور پر ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی۔ (جریدہ ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوکے صرف ہنود کے لیے خاص کردی گئی۔ (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۵۶۴) بعد بموجب گشتی نشان ۲ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۹۰۴ جزو ۱)

ہولی و دھولینڈی - ہولی و دھولینڈی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ

عام کے لیے ہولی کی ایوم کی اور ہنود کے لیے ہولی اور دہولینڈی ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ - آبان ۱۲۸۴ف جلد ا صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۰ ہجری عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ۲ یوم کی عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ عام کے لیے ۲ یوم کی تعطیل موقوف ہو کے خاص ہنود کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ - مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۴ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ تعطیل مذکور بلاتخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس حضرت شمس عالم - عرس مذکور کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ خاص دفاتر رائچور کے لیے ایوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

آخری چہار شنبہ - آخری چہار شنبہ کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۴ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ عام طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ - آبان ۱۲۸۴ف جلد ا صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ موقوف ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

اوگادی - اوگادی کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۴ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ خاص طور پر ہنود کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ - آبان ۱۲۸۴ف جلد ا صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی ۱۳۰۰ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۸ بہمن ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۰ تعطیل مذکور ایوم کے لیے عام کردی گئی - (جریدہ - ۲ - اسفندار ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ عام تعطیل موقوف ہو کے خاص طور پر ہنود کے لیے ایوم کی مقرر ہوئی - (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۴ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ بلاتخصیص قوم وبلا استثنا

کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس خواجہ منتخب الدین رح تعطیل کے نسبت بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ خاص دفاتر اورنگ آباد و خلدآباد کے لیے ۶ ربیع الاول تا ۸ ماہ مذکور ۳ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی۔ (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے قبل تعطیل مذکور کے نسبت کوئی حکم ہماری نظر سے نہیں گذرا۔

دوازدہم شریف - دوازدہم شریف کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام طور تمام دفاتر کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوکے مسلمانون سے خاص کردی گئی۔ (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بلا تخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس حضرت ابوالفیض قدس سرہ - عرس مذکور واقع مستقر بیدر کے لیے مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۱۷ف کو علاقہ دفتر فینانس سے حکم ہوا کہ ۱۸ ربیع الاول کو ایوم کی مقامی تعطیل دی جایا کرے (جریدہ - ۲۶ اردی بہشت ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۲۹ صفحہ ۳۹۹ جزو ۱)

سالگرہ مبارک - جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت کی پہلی تعطیل - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ کو تمام دفاتر بلدہ کو عام طور پر دی گئی لیکن اضلاع کے دفاتر کو نہیں دی گئی۔ دوسرے سال اضلاع کے دفاتر کے لیے بھی ایوم کی تعطیل دینی قرار پائی (جریدہ - ۱۰ خورداد ۱۲۸۶ف جلد ۳ صفحہ ۲۵۶)

یازدہم شریف - یازدہم شریف کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ھ عام طور پر ایوم کی تعطیل دیجانی منظور ہوئی (جریدہ - ۹ آبان ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ عام موقوف ہوکے ایوم کی مسلمانون سے مخصوص کردی گئی (جریدہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۷ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ھ بلا تخصیص قوم وبلا استثنا کسی دفاتر کے عام کردی گئی (جریدہ - ۲۴ امرداد ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

سالگرہ حضرتہ ملکہ معظمہ - حضرتہ ملکہ معظمہ کی سالگرہ ۲۴ مئی کو ہوا کرتی تھی اُس کی نسبت دفتر ہوم سکرٹری کی ۲۱ شوال ۱۳۰۴ھ کو حکم ہوا کہ آیندہ سے جملہ دفاتر مین اُسکی بابتہ عام طور پر یک یوم کی تعطیل ہوا کرے۔

عرس حضرت جمال بہار رو واقع بہونگیر - عرس مذکور کی تعطیل کے نسبت کسی خاص تاریخ کا حکم ہماری نظر سے نہین گذرا مگر سرکاری جنتری بابتہ ۱۲۹۷ف سے اسقدر پتہ چلتا ہی کہ ۱۳۰۴ھ سے ۲ یوم کی تعطیل دینے کی ابتدا ہوئی۔ بعدہ بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ خاص دفاتر بہونگیر کے لیے ۱۲ و ۱۳ جمادی الاول مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعدہ بموجب حکم علاقہ فینانس مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۱۴ھ حسب رائے مجلس مالگزاری عرس مذکور کے لیے ایک دن کی مقامی تعطیل ملازمین ضلع ورنگل کے لیے بھی منظور ہوئی (جریدہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۰۶ف جلد ۲۸ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۷۰ جزو ۱)

بتقریب سالگرہ ملک معظم - حسب فرمان اعلیحضرت قدر قدرت مصدرہ ۱۲ رجب ۱۳۱۹ھ آیندہ سے ۹ نومبر کو عام طور پر تعطیل ہوا کرے گی (جریدہ یکم دے ۱۳۱۱ف جلد ۳۳ نمبر ۶ صفحہ ۴ جزو اول)

عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح - حضرت کے عرس کی تعطیل کی نسبت مشایخین بلدہ کی درخواست پر ۷ رجب ۱۳۰۴ھ کو حکم ہوا کہ آیندہ سے تمام دفاتر سرکار عالی کو تاریخ ۶ رجب عام طور پر یک یوم کی تعطیل دیجایا کرے۔ (جریدہ ۱۶ خورداد ۱۲۹۶ف جلد ۳ صفحہ ۹۸) بعدہ بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تعطیل کا دینا موقوف ہوا (جریدہ ۱۹ مہر ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب حکم علاقہ مال و فینانس مورخہ ۱۸ بہمن ۱۳۰۵ف بعض تحریکات کی وجہ ۶ رجب کو ایک یوم کی تعطیل عام طور پر دینا منظور ہوا۔ (جریدہ ۲۶ بہمن ۱۳۰۵ف جلد ۲۷ نمبر ۴ صفحہ ۱۵۴ جزو اول۔

راکھی پونم - ۱۲۹۳ھ کی جنتری کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہی کہ بابتہ راکھی پونم خاص طور پر ہنود کے لیے ایک یوم کی تعطیل دی جایا کرتی تھی اسکے قبل کا حال معلوم نہین۔ بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ

۱۶۔ محرم سنہ ۱۳۰۰ھ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ۔ ۸۔ اہمن سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵۔ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲۔ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹۔ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل مذکور عام موقوف ہو کے ہنود کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ۔ ۱۹۔ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲۔ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ۔ ۲۴۔ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

عرس کوہ شریف۔ عرس کوہ شریف کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲۔ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ خاص دفاتر بلدہ و حوالی بلدہ۔ اور مدارس کے لیے عام طور پر ۲ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ۔ ۹۔ آبان سنہ ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) بعد سنہ ۱۲۹۳ھ کی جنتری کے رو سے پتہ چلتا ہے کہ عرس مذکور کے لیے بجائے ۲ یوم کے ۳ یوم کی مقامی تعطیل دفاتر بلدہ و حوالی بلدہ کے لیے عام طور پر دیجاتی تھی۔ بعد ازاں بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹۔ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیل کا دینا موقوف ہوا۔ (جریدہ۔ ۱۹۔ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲۔ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ بلا تخصیص خاص بلدہ و حوالی بلدہ کے لیے، ۱۰ و ۱۱۔ رجب ۲ یوم کی مقامی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۲۴۔ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

جنم اشٹمی۔ جنم اشٹمی کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲۔ شعبان سنہ ۱۲۹۱ھ ہنود کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ۔ ۹۔ آبان سنہ ۱۲۸۴ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶۔ محرم سنہ ۱۳۰۰ ہجری عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ۔ ۸۔ اہمن سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵۔ صفر سنہ ۱۳۰۰ھ بلا تخصیص قوم عام طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ۔ ۲۔ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۱۹۔ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ عام تعطیل موقوف ہوئی اور ہنود کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ۔ ۱۹۔ مہر سنہ ۱۳۰۳ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورخہ ۲۔ محرم سنہ ۱۳۱۳ھ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثنا کسی دفتر کے عام کردی گئی۔ (جریدہ۔ ۲۴۔ امرداد سنہ ۱۳۰۴ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

شب معراج - شب معراج کے لیے بموجب گشتی نشان ۱ مورخہ ۲۲ آذر سنہ ۱۳۰۹ ف م ۲۷ رجب کو عام طور پر ۱ یوم کی تعطیل کی نسبت کیابنٹ کونسل سے منظوری ہوئی (جریدہ ۹ دے سنہ ۱۳۰۹ ف جلد ۳۱ نمبر ۶ صفحہ ۷۰ جزو اول۔

گنیش چوتھ - گنیش چوتھ کے لیے بموجب گشتی نشان ۵ مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ عہدہ داران کوتوالی کیلیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۸ ۱ بہمن سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ۱ یوم کی تعطیل عام کردی گئی (جریدہ ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ تعطیل مذکور ہنود ہی کے لیے خاص طور پر ۱ یوم کی منظور ہوئی۔ (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم و بلا استثناء دفتر ۱ یوم کی عام تعطیل کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو اول)

انت چودس - انت چودس کے لیے بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۱ یوم کی تعطیل منظور ہوئی۔ (جریدہ ۱۸ بہمن سنہ ۱۲۹۴ ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ تعطیل مذکور بلا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے عام کردی گئی (جریدہ ۲۵ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ ہنود ہی کے لیے خاص طور پر ۱ یوم کی تعطیل کردی گئی۔ (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۲ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ ہ میں بلا تخصیص قوم و بلا استثناء کسی دفتر کے عام طور پر منظور ہوئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۱۴ ف جلد ۲۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۴۰۶ جزو)

شب برات - شب برات کے لیے بموجب گشتی نشان ۱۲ مورخہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ عام کے لیے ۲ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹ آبان سنہ ۱۲۹۴ ف جلد ۱ صفحہ ۴۳) بعد ازان بموجب گشتی نشان ۵ علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۰ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۳ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۸ بہمن سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۰ تعطیل مذکور ۱۳ شعبان

تا ۱۵ عام طور پر ۳ یوم کی تعطیل قرار پائی (جریدہ ۲- اسفندار سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ تعطیل مذکور مین ترمیم ہو کے ۱۳ و ۱۴ شعبان ۲ یوم کی مسلمانون کے لیے خاص کردی گئی (جریدہ ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۷ علاقہ فینانس مورخہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ مین تعطیل بلا تخصیص قوم و بلا استثنار کسی دفتر کے عام کردی گئی (جریدہ ۲۴ امرداد سنہ ۱۳۰۴ ف جلد ۲۶ نمبر ۴۲ جز و اول)

حضرت بابا شرف الدین رح - عرس حضرت بابا شرف الدین رح کے لیے ۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ ف کو حکم ہوا کہ ۷ شعبان کو عام طور پر تمام دفاتر بلدہ مین ایک یوم کی تعطیل دی جایا کرے - (جریدہ ۱۱ خورداد سنہ ۱۳۱۶ ف جلد ۳۸ نمبر ۲۹ صفحہ ۲۴۲ جز و اول)

عرس شاہ نظام الدین رح - بموجب حکم فینانس مورخہ ۲۰ شوال سنہ ۱۳۰۶ ھ ۱ یوم کی تعطیل سالانہ خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۰ امرداد سنہ ۱۲۹۸ ف جلد ۴ صفحہ [illegible]) بعد کے جنتریوں سے اس تعطیل کے نسبت پتہ نہین چلتا ہی - ۲۸ صفر سنہ ۱۳۲۶ ھ کو ایک یوم کی تعطیل ۱۳ ذیقعدہ کیلیے منظور ہوئی - (جریدہ ۹ خورداد سنہ ۱۳۱۷ ف جلد ۳۹ نمبر ۳۱ صفحہ ۱۴ جز و اول)

عید نوروز - عید نوروز کیلیے ایوم کی تعطیل ہر سال صرف پارسیون کے واسطے مورخہ ۱۷ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ھ کو منظور ہوئی (جریدہ ۱۰ مہر سنہ ۱۲۹۸ ف جلد ۴ صفحہ ۲۷۶)

جمعہ - اس تعطیل کے ملنے کی ابتدا کس سنہ مین ہوئی اسکا حال ٹھیک طور پر معلوم نہ ہوا - مگر سنہ ۱۲۹۱ ھ سے مسلسل پتہ چلتا ہی کہ جمعہ کو عام طور پر تمام دفاتر کو تعطیل دیجایا کرتی تھی - سنہ ۱۲۹۱ ف کے سرکاری جنتری سے پتہ چلتا ہی کہ اگر کسی تعطیل کے مابین جمعہ آجائے تو بعد ختم تعطیل اُس جمعہ کے معاوضہ مین ایک یوم کی تعطیل دیجاتی تھی - بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۰۱ ھ تعطیلات عیدین مین اگر جمعہ آجائے تو آخر مین جو معاوضہ دیا جاتا تھا اُسکا ملنا موقوف ہوا (جریدہ ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) بعد بموجب حکم دفتر فینانس مورخہ ۲۶ رمضان سنہ ۱۳۰۳ ھ باستثنار عدالت دیوانی کے بڑی تعطیل علاوہ اسکے اور جسقدر تعطیلون مین جمعہ کا روز واقع ہوگا تو اُسکا معاوضہ ختم تعطیلون کے دوسرے روز ہوگا - (جریدہ ۳ امرداد سنہ ۱۲۹۷ ف جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

اسکے بعد بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ھ تعطیلات مین معاوضہ جمعہ کا دینا موقوف ہوا (جریدہ - ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

تعطیل یکشنبہ - عیسائیون کے لیے یکشنبہ کو تعطیل دینے کی نسبت ابتدائی حکم کس سنہ مین جاری ہوا اسکا پتہ نہین چلا مگر بموجب گشتی نشان ۱۱ علاقہ فینانس مورخہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۴ھ باستثنار اُن محکمہ جات و دفاتر کے کہ جہان افسر عیسائی ہین یکشنبہ کو بجائے جمعہ تعطیل دی جائے (جریدہ - ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ ف جلد ۴ صفحہ ۳۵۶)

سورج گرہن وچاند گرہن - بموجب حکم دفتر ملکی مورخہ ۵ ربیع صفر سنہ ۱۳۰۰ھ سورج گرہن اور چاند گرہن کے دوسرے دن عام طور پر تمام دفاتر کو ایوم کی تعطیل دینے کی نسبت حکم ہوا (جریدہ - ۲ اسفندار سنہ ۱۲۹۲ ف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے قبل سرکاری جنتریون مین تعطیل کی نسبت کوئی حکم نہین پایا جاتا اسلیے مذکور الصدر حکم ابتدائی سمجھا جائیگا -

دفاتر صبح بروز تہوار ہنود - ۱۸ - جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ کو دفتر فینانس سے حکم ہوا کہ اہل ہنود کے ان تہوار دن مین صبح کا دفتر کیا جاسکتا ہے ۱ - رام نومی - ۲ - آشاڑی یکادشی - ۳ - ناگر پنچمی - ۴ - سہابہ لکھی ۵ - اودھوا نومی - ۶ - سروپتر آماوشیا - ۷ - بہاو دوج - ۸ - کارتک اکادشی - ۹ - کارتیک شوودہ چتور دشی - ۱۰ - اگشت ترتیا - (جریدہ - ۱۰ آبان سنہ ۱۳۱۱ ف جلد ۲ ۳ نمبر ۲ ۵ صفحہ ۶۹۰ جزو اول)

تعطیل موسم گرما برائے عدالت - بموجب حکم ہوم ڈپارٹمنٹ مورخہ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ھ بربنار تحریک مجلس عدالت العالیہ منظور کیا گیا کہ ایک مہینے کی تعطیل جو ہر سال موسم گرما مین عدالت دیوانی کو ملا کرتی تھی اور سنہ ۱۲۹۹ ف مین مجلس عدالت العالیہ کے سررشتہ دیوانی سے مخصوص کردی گئی تھی پھر حسب سابق عام کردی جائے آیندہ سے ہر سال مجلس عدالت العالیہ کے سررشتہ دیوانی کو اور نیز اُن عدالتہائے دیوانی کو جو ماتحت عدالت العالیہ ہون بلحاظ شدت موسم گرما ماہ تیر مین ایک مہینے کی تعطیل ہوا کرے گی (جریدہ ۲۷ امرداد سنہ ۱۳۰۱ ف جلد ۳ صفحہ ۴ ۳۵) چونکہ منصفون کو بھی فوجداری اختیارات دئے گئے ہین اسوجہ سے ۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۳ ف سے عدالت دیوانی بلدہ اور اضلاع کی تعطیل موسم گرما موقوف کردی گئی - اور سال مین ایک ماہ رخصت کا حق دیا گیا -

تختہ تعطیلات دفاتر علاقہ صرف خاص و دیوانی علاقہ سرکار عالی۔

نشان سلسلہ	نام تعطیل	تعداد ایام علاقہ صرف خاص	تعداد ایام علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	دسہرہ۔	۲	۲	آشوین سدھ دشمی	عام تعطیل اور
۲	شب قدر۔	۱	۴		دفاتر صرف خاص کے لیے ۲۷ رمضان کو ایک یوم کی دفاتر دیوانی کے لیے ۲۷ لغایتہ ۳۰ رمضان ۴ یوم کی تعطیل۔
۳	دیوالی۔	۲	۲	آشوین وِد تیرہ دسی و اماواسیا	عام
۴	عید الفطر۔	۴	۴	غرہ تا ۴ شوال	〃
۵	عرس ہنمکنڈہ	۲	۰	۵ تا ۶ 〃	خاص دفاتر صرف خاص کے لیے۔
۶	عرس شاہ نظام الدین رح	۰	۱	۱۳ ذیقعدہ	خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے
۷	عرس گلبرگہ شریف۔	۳	۳	۱۵ تا ۱۷ ذیقعدہ	خاص دفاتر علاقہ صرف خاص و گلبرگہ
		۰	۰		اور ایک یوم دفاتر رائچور کے لیے
۸	کرسمس۔ (و سال نو)	۰	۸	۲۵ دسمبر سے یکم جنوری تک	خاص عیسائیوں کے لیے۔
۹	تل سنکرات۔	۱	۱	۰	عام
۱۰	عید الضحیٰ۔	۵	۵	۹ تا ۱۳ ذی الحجہ	〃
۱۱	بسنت پنچمی۔	۱	۱	ماگھ شدھ پنچمی۔	〃
۱۲	عشرہ شریف۔	۸	۸	۵ تا ۱۲ محرم	〃
۱۳	مہاشیوراتری۔	۱	۱	ماگھ وِد تریودشی	〃
۱۴	ہولی و دھولینڈی۔	۲	۲	پھاگن پونم و پرتی پدا	〃
۱۵	عرس حضرت شمس عالم رح۔	۰	۱	۱۰ صفر	خاص دفاتر رائچور کے لیے۔
۱۶	آخری چہار شنبہ۔	۱	۰		خاص دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے۔

نشان مسلسل	نام تعطیل	تعداد ایام: علاقہ صرف خاص	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۷	اوگادی	۱	۱	چیت شدھ پرتی پدا	عام
۱۸	عرس خواجہ منتخب الدین رح	۰	۳	۶ تا ۸ ربیع الاول	خاص دفاتر اورنگ آباد کے لیے
۱۹	دوازدہم شریف۔	۱	۱	۱۲- ”	عام
۲۰	عرس حضرت ابوالفیض رح	۰	۱	۱۸- ”	خاص دفاتر بیدر کے لیے۔
۲۱	سالگرہ مبارک اعلیحضرت	۱	۱	۶- ربیع دوم	عام
۲۲	یازدہم شریف۔	۱	۱	۱۱- ”	”
۲۳	سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند۔	۱	۱	۲۴ مئی	”
۲۴	عرس بہونگیر۔	۲	۳	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۲ و ۱۳
۰	۰	۰	۰	۰	جمادی الاول اور دفاتر علاقہ بہونگیر کے لیے
۰	۰	۰	۰	۰	۱۳ تا ۱۵ جمادی الاول۔
۲۵	سالگرہ ملک معظم۔	۱	۱	۰	عام
۲۶	عرس اجمیر شریف۔	۱	۱	۶ رجب	”
۲۷	راکھی پونم۔	۱	۱	ساون پونم	”
۲۸	عرس کوہ مولا۔	۳	۲	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۶ تا
۰	۰	۰	۰	۰	۱۸ رجب اور دفاتر علاقہ دیوانی بلدہ
۰	۰	۰	۰	۰	وحوالی کے لیے ۱۷ تا ۱۸ رجب۔
۲۹	جنم اشٹمی	۱	۱	ساون وِدِ اشٹمی	عام
۳۰	شب معراج۔	۱	۱	۲۷ رجب	”
۳۱	گنیش چتھ۔	۱	۱	بہادون شدھ چتردسی	”

[illegible]	نام تعطیل	تعداد ایام: صرف خاص علاقہ	تعداد ایام: علاقہ دیوانی	تاریخ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۲	اننت چودس	۱	۱	بہادون شدہ چتردسی	عام
۳۳	شب برات	۲	۲	۱۴ تا ۱۵ شعبان	
۳۴	عرس حضرت باباشرف الدین رح	۱	۱	۲۰ شعبان	خاص وفاتر بلدہ کے لیے۔
۳۵	عید نوروز	۰	۱	۰	خاص پارسیون کے لیے۔

خطابات

اعلحضرت قدر قدرت ... کے عہد معدلت مہد مین بتقریب دربار حکمرانی عیدین جشن نوروز سالگرہ مبارک وجشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وغیرہ پیشگاہ خداوندی سے جو لوگ خطابات سے سرفراز ہوئے ہین اُن کے مدارج خطابات مع نام درج ذیل ہین لیکن مناصب بوجہ طوالت نہین درج کیے گئے ۱

شمار	خطاب	تعداد	نمبر	خطاب	تعداد	نمبر	خطاب	تعداد	نمبر	خطاب	تعداد
۱	خان	۱	۶	خان دوران	۲	۱۰	جاہی	۱	۱۵	پال	۲
۲	خانی بہادری	۳۴	۷	خان خانان		۱۱	علماء	۵	۱۶	ونت	۱۲
۳	جنگی	۱۷۶	۷	سلطنت	۲	۱۲	حکماء	۱۷	۱۷	مہاراجہ	۱
۴	دولائی	۳۱	۸	امرائی	۲	۱۳	راجہ	۷	۱۸	رانی	۱
۵	ملکی	۳۰	۹	امیر کبیر وامیر اکبر	۲	۱۴	راجہ بہادر	۱۸	۱۹	متفرق	۲
										جملہ	۳۶۵

اس ضمن مین اس امر کا ذکر کرنا بھی ضرور ہے کہ سلخ شعبان سنہ ۱۳۰۴ھ کو زبان اعلحضرت حضور پر نور باین حکم صادر ہوا کہ

۱ ۔ جن خطاب یافتہ اصحاب کا انتقال ہو چکا ہے اُن کے نام پر نشان چلیپہ کر دیا گیا ہے۔

جو لوگ خطاب جنگی - دولائی - اور ملکی سے سرفراز ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ نواب استعمال کیجای

مردہ محمد غفور - ۲۲ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک اعتماد نواز خان کا خطاب عطا ہوا خان

میر امیر علی فرزند سزاوار جنگ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی خانی بہادری
بہادری کا خطاب عطا ہوا - +

مرزا حیدر بیگ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب
عطا ہوا - آپ صدر مہتمم کوتوالی بیرون بلدہ تھے +

میر بیدار علی - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب
عطا ہوا - آپ اسد نواز جنگ کے پوتے تھے - +

مولوی محمد انوار اللہ - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -

فیض محمد علاقہ دار وقار الامرا - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر حشمت علی - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -

میر منور علی - ۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

محمد علی پسر قادر علیخان - ۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری کا
خطاب عطا ہوا -

محمد کریم الدین فرزند نواب خورشید الملک بہادر - ۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار
نوروز - خانی شمشیر بہادر کا خطاب عطا ہوا -

ٹیپو خان - ۲۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا
خطاب عطا ہوا -

امیر علی - ۲۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

میر لطیف علی - ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا
خطاب عطا ہوا -

میر حسین علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر لطیف بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

مرزا محمد حیدر جیون بیگ - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا -

مرزا احمد اکبر - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

محمد محمود علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر محمود علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا

محمد حامد الدین حسین - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

میر وزارت علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا -

مرزا ثابت علی - ۱۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - +

محمد عبدالکریم - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ سرگروہ دوم کوتوال بلدہ ہیں -

محمد افضل نور خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ افسر خفیہ پولیس اندرون و بیرون بلدہ ہیں -

غلام احمد خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار محکمہ نظامت کوتوالی اضلاع علاقہ سرکار عالی ہیں -

خیرات حسین - ۱۲ رجب ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ مہتمم خفیہ پولیس اضلاع سرکار عالی تھے - +

مبارک علی - ۱۲ - رجب سنہ ۱۳۱۷ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم کوتوالی ضلع اورنگ آباد ہین -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - کا خطاب عطا ہوا آپ خلف اعتصام الملک ہین -

میر لطف علی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف اعتصام الملک ہین -

سید علی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف اعتصام الملک ہین -

محمد عسکری - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا آپ خلف ناظم جنگ اور تعلقدار گدوال ہین -

میر احمد علی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف معظم جنگ ہین -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف مہدی یار جنگ ہین -

محمد ولی اللہ - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک لودہی خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف لودہی خان بہادر ہین -

محسن علی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تبقریب دربار جشن چہل سالہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ سرکردہ کوتوالی بلدہ ہین -

میر محمد علی فرزند شجاع الدولہ - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری ذوالفقار جنگ کا (جنگی) خطاب عطا ہوا -

میر عالم علی فرزند دلاور نواز جنگ - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور

دلاور نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا +

سید علی - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - اور ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۵ھ کو
بتقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

زور آور علیخان - ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۴ھ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ خانی - بہادری اور محتشم جنگ کا خطاب عطا ہوا +

میر جاندار علی - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ
کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک متہور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مولوی حافظ انور - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور محبوب نواز جنگ کا
خطاب عطا ہوا - آپ مفتی بلدہ تھے - +

مرزا نصر اللہ - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی خانی - بہادری - اور دولت یار جنگ کا
خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم دار الضرب اور کاغذ ممہور تھے - +

میر غضنفر علی عرضبیگی - ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور قوی جنگ کا
خطاب عطا ہوا - +

اکرام اللہ خان - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور
نواب یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ تھے +

مولوی محمد صدیق - ۲۳ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور
۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز - عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ
سرکار عالی میں متعدد اعلیٰ خدمتوں پر رہ چکے تھے - +

معین الدین خان - یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -
آپ اتالیق اعلیحضرت قدر قدرت اور کمشنر انعام تھے - +

مولوی دلیل الدین - ۶ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور
احترام جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے -

عیوض بلبل۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار خان بہادر۔ اور ۲۷
ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سرگروہ فوج نظام محبوب
(جمعیت میسرم) تھے۔ +

صالح بن ناصر۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۲۷
ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک رستم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جمعدار عرب
علاقہ نظم جمعیت تھے۔ +

مرزا طفیل علی بیگ۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو
تبقریب دربار سالگرہ مبارک نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ نواب افسر الملک کے بھائی اور اعلیٰحضرت قدر قدرت کے اے ڈی کانگ تھے۔

محمد ولی الدین۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور
وقار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر جعفر حسین۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور صف شکن جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب ناڑبن کہلاتے تھے۔ +

میر بہادر علی۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور سطوت جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔

حسن بن عبداللہ۔ ۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
عماد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صدر محاسب سرکار عالی اور کمشنر کرورگیری وغیرہ کی
خدمت پر رہ چکے تھے۔ +

مولوی مہدی حسن۔ ۲۷۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو تبقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور
فتح نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ تعلقدار اطراف بلدہ اور میر مجلس عدالت عالیہ کی خدمت پر
رہ چکے تھے۔ +

منشی مولوی محمد صدیق۔ ۲۷۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو تبقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری اور

صدیق یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم دفتر ملکی تھے۔ +

محمد فصیح الدین۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ فیروز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اتالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر تھے۔ +

احمد حسین۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ اور ۱۶۔ ربیع دوم ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک تہور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

شمشیر جنگ۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک بہادر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید سردار علی۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور سہراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

حاجی سید غلام محمد۔ ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور آسمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ نواب سر آسمانجاہ کے اسٹیٹ سے تھا۔ +

میر بشارت علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور آفتاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمود علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ احتشام جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر قدرت علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور حسام یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ ہمایون علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فخر یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید علیم الدین۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور عظمت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مرزا اشرف علی بیگ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور مظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمد علی منشی سرکار۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور سردار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ کریم الدین۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور قایم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ عباد اللہ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور تیمور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مراد حسین۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور صف شکن جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ برادر نواب تاڑبن اور نواب وقار الامراء مدار المہام مستعفی کے ایڈیکانگ تھے۔+

غلام محمد تقی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور لشکر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ +

میر محمد یار۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری و اشرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر عابد علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری اور صولت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

منیر الدین۔ نبیرہ تہنیت یار الدولہ۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا+

خواجہ بہرام علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر حافظ علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ انتخاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی مظفر الدین۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور

امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مسٹر فرام جی جمشید جی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور فرامز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صوبہ دار علاقہ سرکار عالی ہین۔

میر تراب علی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور تراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر آفتاب علی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حسین یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر اکبر علی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حیدر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

کپتان میر ہاشم علی۔ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری۔ اور ۲۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ہاشم نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ امپریل سکنڈ لانسر کے کپتان کمانڈنگ افسر ہین۔

عالم علی۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ترکتاز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی چراغ علی۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور اعظم یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ اور معتمدی فیناانس وغیرہ اور اعلیٰ خدمات پر رہ چکے تھے۔

مولوی شیخ احمد۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ سرور علی۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اکبر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد وقار الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور بہادر دل جنگ کا خطاب عطا ہوا -

صدر الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شرف یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد مختار الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک دایم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد فرید الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ باز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد جمال الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم خزانہ صرف خاص و اتالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر ہین -

سید محمد علی - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور صفدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

احمد بن شمس - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور قہار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت ہین -

محمد بہاؤ الدین - ۲۳ - ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سرفراز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد داور الدینخان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - داور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد سلطان الدینخان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نظام نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد جہانگیر بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شہزور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید امر اللہ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور معتصم جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شریک معتمد فوج تھے -

سید محمد حسن الدین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور واحد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد نیاز الدین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور محمود نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد کاظم علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور شیر جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جہانگیر علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور جہانگیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

وزارت علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور علی یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ قدرت اللہ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور منصور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر وزارت علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور خورشید جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد گیسو دراز - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سیف یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ قلعہ دار قلعہ گولکنڈہ اور گولکنڈہ برگیڈ میں افسر تھے -

محمد اعظم علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور کامیاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

حسینی نمر اللہ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مظہر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مفضل علی بیگ خان بہادر - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک انوار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر یاور علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

کلب حسین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور محکم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر سلطان علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور نصرت جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر تیمور علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور مظہر جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر لیاقت علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور حسین جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جہاندار علیخان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ارسلان جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید سرفراز علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور ضیغم جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر غلام حسین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور مصطفیٰ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا +

مرزا احمد علیبیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور ۱۰ - جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند تھے +

مرزا حامد علیبیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ۱۰ - جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - حامد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہین۔

مرزا محبوب علیبیگ۔ ۲۷۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری
اور ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خسرو جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ
نواب افسر الملک فرزند ہین۔

میر مبارک علی۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری۔ اور
مظفر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کبنٹ کونسل کے رکن ہین۔

میر جہانگیر علی۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور جہانگیر جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔

مرزا ذو القدر بیگ۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری
اور ذو القدر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سرور الملک کے فرزند اور جج مجلس عدالت العالیہ ہین

مرزا اسجاد بیگ۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔
اور عثمان نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر لطف علی۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور سرتاج جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم تعمیرات علاقہ صرف خاص وگرد دیوڑہی مبارک اور نواب ناظم الملک کے
فرزند ہین۔

میر ریاض الدین علی۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
قوت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ قدیر جنگ کے فرزند اور نواب وقار الامرا کے داماد ہین۔

محمد ہادی حسن۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
بے نظیر جنگ کا خطاب ہوا۔

میر سراج الحسن۔ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری
اور امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی حافظ سید احمد رضا ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور سکندر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ ناظم عدالت صوبۂ بیدر وغیرہ تھے ۔ +

مولوی وحید الزمان ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری اور وقار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مجلس مال کے رکن تھے ۔

مولوی احمد عبد العزیز ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور عزیز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد خدمتوں کے علاوہ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا کے علاقہ میں چند سال معتمدی کی خدمت پر تھے ۔

محمد علی بیگ ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور سردار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

محمد افضل ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور افضل یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

محمد وزارت ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور اشرف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر عبد الصمد ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور فیض جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر حسن علی ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور مجاہد جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

لالہ دین دیال ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ راجہ ۔ بہادر اور مصور جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے خاص فوٹو گرافر تھے ۔ +

میر یوسف علیخان ۔ ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور سالار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی مدار المہام مستعفی کے فرزند ہیں ۔

حیدر یار خان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور احمد یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہیں -

محبوب یار خان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رسول یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہیں -

غلام دستگیر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور نصرت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نصرت جنگ کے فرزند ہیں -

محمد غالب - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور جان باز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد عمر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شمشیر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک بہادر کے فرزند ہیں -

محمد صالح - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سیف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد بن سرہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور شمشیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد دولت - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور نصیب یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار سانڈوزی کہلاتے تھے - +

محمد عبد اللہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فضل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب لائق الدولہ کے فرزند ہیں -

معظم مرزا - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور فضل جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب داور الملک کے فرزند ہیں -

منیر الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور

سکندر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب خورشید جاہ مرحوم کے معتمد پیشی تھے۔

سیف الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حضور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

سید اصالت علی اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری اور اصالت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

سید غازی الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور سرباز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال کے فرزند ہیں۔

سید نجم الدین اکبر۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ملک یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کوتوال بلدہ کے فرزند ہیں۔

شیخ جلال الدین۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور سعد جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر شبیر علی۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور قیصر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد فیاض الدین۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور مشرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مددگار معتمد صرف خاص ہیں۔

رحمان شریف۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور رحمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر ملکی کے مددگار تھے۔

سید عبداللہ۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور نیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سناد الملک کے فرزند ہیں۔

سید عزیز اللہ۔ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اختر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب سناد الملک کے فرزند ہیں۔

سید خلیل الرحمن ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور اہتمام جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔

غلام محی الدین ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور مستقل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ میر مجلس انتظام کوٹھہ جات ہین ۔

غلام محبوب ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور اقتدار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مستقل نواز جنگ کے فرزند ہین ۔

محمد عزیز الدین ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ عزیز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ فیاض الدین کے فرزند ہین ۔

محمد نور الدین ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور شہسوار جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ شہسوار جنگ کے فرزند ہین ۔

کپتان قربان علی ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ بہمن جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ تھرڈ لانسر فوج باقاعدہ کے کمانڈنگ افسر ہین ۔

کپتان سید ادریس ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری اور فرمان جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مہاراجہ بہادر مدار المہام کے اڈیکانگ ہین ۔

محمد نوازش علی ۔ ۱۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور جنید یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ جمعدار مہدوی پٹھانان ستھے ۔

میر وزیر علی ۔ ۱۲۔ رجب سنہ ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک سلطان یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ کوتوال اندرون و بیرون بلدہ ہین ۔

میر صفدر علی ۔ ۱۲۔ رجب سنہ ۱۳۱۷ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک صفدر یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مددگار

کوتوال اندرون و بیرون بلدہ ہین۔

میر عبدالعلی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہین۔

میر علی محمد۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور شمشیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہین۔

سید جعفر علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ثریا جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب مشیر الملک کے فرزند ہین۔

میر اکرام حسین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور غازی جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین۔

میر مکرم حسین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فخر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین۔

میر صفدر حسین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور رئیس یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین۔

میر دیانت حسین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور رئیس جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین۔

میر امانت حسین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی بہادری۔ اور شاہ نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب فخر الملک کے فرزند ہین۔

میر مصطفےٰ علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور سرفراز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب افتخار الملک کے بہائی اور ضلع ورنگل کے دوم تعلقدار ہین۔

میر فیروز علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور رفیع جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ میر محمد علیخان نبیرہ حیدر الدولہ کے فرزند ہین۔